IX 9Marks
مارک ڈیور
بائبل مقدّس
کے مطابق کلیسیا

مستحکم وصحت مند کلیسیا کی 9 نشانیاں

بائبل مقدّس کے مطابق کلیسیا

از: مارک ڈیور

ترجمہ کار: فضا نسیم

ناشرین

مسیحی اشاعت خانہ

36 فیروز پور روڈ، لاہور

فہرستِ مضامین

دیباچہ: ایک تمثیل

''مگر فی الواقع خدا نے ہر ایک عضو کو بدن میں اپنی مرضی کے
موافق رکھا ہے۔ اگر وہ سب ایک ہی عضو ہوتے تو بدن کہاں
ہوتا؟ مگر اب اعضا تو بہت سے ہیں لیکن بدن ایک ہی ہے۔پس
آنکھ ہاتھ سے نہیں کہہ سکتی کہ مَیں تیری محتاج نہیں اور نہ سر
پاؤں سے کہہ سکتا ہے کہ مَیں تمہارا محتاج نہیں۔''

(ا۔کرنتھیوں ۱۲: ۱۸-۲۱)

ناک اور ہاتھ بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ صبح کی عبادت، جس میں کان اور منہ رہنمائی کر رہے تھے ابھی ختم ہوئی تھی اور ہاتھ ناک کو بتا رہا تھا کہ اُس نے اور اُس کے خاندان نے کسی اَور چرچ جانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

''واقعی؟ لیکن کیوں؟'' ناک نے ہاتھ کی بات سُن کر کہا۔

''مجھے معلوم نہیں'' ہاتھ نے نیچے دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ کلیسیا کے بدن کے دیگر اعضا کی نسبت عموماً کم بولتا تھا۔''میرا خیال ہے اِس کی وجہ یہ ہے کہ مَیں اور میری بیوی جو چاہتے ہیں وہ اِس کلیسیا میں نہیں۔''

''اچھا، آپ کلیسیا میں کیا چاہتے ہیں؟'' ناک نے ہاتھ سے پوچھا۔

اُس نے ہمدردانہ لہجے میں یہ الفاظ کہے تھے لیکن بات کرتے ہوئے اُس کے ذہن میں تھا کہ وہ ہاتھ کے جواب کو نظر انداز کر دے گا۔ اگر ہاتھ یہ نہیں دیکھ سکتا کہ ناک اور دوسرے رہنما کلیسیا کے بدن کو درست سمت میں

لے جا رہے ہیں تو بدن اُن کے بغیر رہ سکتا ہے۔

ہاتھ کو جواب دینے سے پہلے سوچنا تھا۔ وہ اور اُس کی بیوی پاسٹر منہ اور اُس کی بیوی کو پسند کرتے تھے اور موسیقی کی خدمت انجام دینے والا کان بھی اچھا کام کر رہا تھا۔ ''میرا خیال ہے ہم ایک ایسی جگہ کی تلاش میں ہیں جہاں لوگ ہم جیسے زیادہ ہوں۔'' بالآخر ہاتھ نے ہکلاتے ہوئے جواب دیا، ''ہم نے ٹانگوں کے ساتھ وقت گزارنے کی کوشش کی ہے، لیکن ہم اُن کے ساتھ تعلق پیدا نہیں کر سکے۔ پھر ہم نے پاؤں کی انگلیوں کے چھوٹے گروہ میں شامل ہونا چاہا، لیکن وہ ہر وقت جُرابوں، جوتوں اور بد بُو کے متعلق باتیں کرتی رہتی ہیں اور ہماری اِن باتوں میں کوئی دلچسپی نہیں۔''

یہ سن کر ناک نے حقیقی طور پر مایوس ہو کر ہاتھ کی طرف دیکھا، ''کیا آپ اِس بات سے خوش نہیں کہ وہ بد بُو آنے کے متعلق اِس قدر فکر مند رہتی ہیں؟''

''یقیناً ہم خوش ہیں، لیکن ہماری اُن باتوں میں اِتنی دلچسپی نہیں۔ کیا آپ کو یاد ہے ہم نے چہرے کے تمام اعضا کے ساتھ سنڈے سکول میں شرکت کی تھی؟ دو ماہ پہلے ہم کئی ہفتے سنڈے سکول آتے رہے تھے؟''

''آپ کا اُس میں شرکت کرنا ہمارے لئے خوشی کا باعث تھا،'' ناک نے حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا۔

''شکریہ۔ لیکن وہاں سب باتیں کرنا، سننا، سونگھنا اور چکھنا ہی چاہتے تھے۔ مجھے ایسا لگا کہ آپ لوگ کبھی بھی کام کرنا اور اپنے ہاتھ میلے کرنا نہیں چاہتے۔ خیر، مَیں اور میری بیوی اگلے بلاک میں نئے چرچ جانے کے متعلق سوچ رہے تھے۔ ہم نے سنا ہے کہ وہ کافی زیادہ تالیاں بجاتے اور ہاتھ

لہراتے ہیں اور یہ بہت حد تک وہی کام ہے جس کی ابھی ہمیں ضرورت ہے۔''

ناک نے جواب دیا، ''ہوں، مَیں سمجھ گیا کہ آپ کیا چاہتے ہیں۔ آپ کے چلے جانے سے ہمیں دکھ ہو گا، لیکن میرا خیال ہے کہ آپ کو وہی کرنا چاہیئے جو آپ کے لئے بہتر ہے۔''

مسز ہاتھ جو کسی اَور سے باتیں کر رہی تھی، اب وہ بھی اُن کی طرف متوجہ ہو گئی۔ ہاتھ نے مختصر طور پر اُسے بتایا کہ وہ اور ناک کیا باتیں کر رہے تھے اور ناک نے ہاتھوں کے چلے جانے کے خیال پر اپنی افسردگی کا دوبارہ اظہار کیا۔ لیکن اُس نے پھر اپنی بات دہرائی کہ وہ اُن کی صورتِ حال سمجھ گیا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ یہاں اُن کی ضروریات پوری نہیں ہو رہیں۔

مسز ہاتھ نے متفق ہوتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا۔ وہ شائستگی ظاہر کرنا چاہتی تھی لیکن سچائی واضح ہو گئی کہ اُسے یہ چرچ چھوڑنے کا دکھ نہیں۔ اُس کا خاوند سالوں سے چرچ پر تنقید کر رہا تھا اور اب مسز ہاتھ کا دل و دماغ اپنے خاوند کی سوچ کی عکاسی کر رہا تھا۔ اُس نے کلیسیا کے بدن کے خلاف کبھی بھی سرِعام اتنے شکوے نہیں کئے تھے۔ درحقیقت وہ اکثر اپنے رویے کی معافی مانگتا تھا اور خود اُسے ''منفی رویہ'' کہتا تھا۔ لیکن وہ چھوٹی چھوٹی شکایات جو اِدھر اُدھر کرتا رہتا تھا، اُنہوں نے اپنا اثر دکھایا۔ وہ اکثر اِس قِسم کے شکوے کرتا: چھوٹے گروہ اپنا الگ سے جتھا بنا لیتے ہیں۔ موسیقی کچھ پرانی نوعیت کی ہے۔ پروگرام تھوڑا سا سادہ تھا۔ واعظ مکمل طور پر اُن کی پسند کا نہیں تھا۔ بالآخر دونوں کے لئے اصل مسئلے کی شناخت کرنا مشکل ہو گیا لیکن اُنہوں نے فیصلہ کر لیا کہ وہ اِس چرچ کو چھوڑ دیں گے۔

اِن تمام باتوں کے علاوہ مسز ہاتھ جانتی تھی کہ اُن کی بیٹی پنکی یوتھ گروپ میں گھل مل نہیں سکی۔ وہاں سب اُس سے اِتنے مختلف ہیں کہ وہ اپنے آپ کو الگ ہی مخلوق محسوس کرتی ہے۔

پھر مسز ہاتھ نے کہا کہ وہ ناک اور دوسرے رہنماؤں کو بہت پسند کرتی ہے، لیکن ناک کے لئے یہ گفتگو پہلے ہی بہت طویل ہو چکی تھی۔ نیز اُسے محسوس ہو رہا تھا کہ مسز ہاتھ کے پر فیوم کی وجہ سے اُسے چھینک آ جائے گی۔ اُس نے اُس کی تعریف کا شکریہ ادا کیا اور اُن کے جانے کی خبر پر پھر دکھ کا اظہار کر کے وہاں سے چلا گیا۔ کِسے ہاتھوں کی ضرورت تھی؟ بظاہر اُنہیں اُس کی ضرورت نہیں۔

تعارُف

آپ کلیسیا میں کیا چاہتے ہیں؟

آپ کلیسیا میں کیا چاہتے ہیں؟ ہوسکتا ہے حال ہی میں آپ نے اِس سوال کے متعلق نہ سوچا ہولیکن اب ایک لمحے کے لئے غور کریں کہ ایک مثالی چرچ (کلیسیا) کیسا ہوتا ہے؟ ''ایک مثالی چرچ (کلیسیا)ایسی جگہ ہے جہاں...''

خوبصورت موسیقی، جس سے ظاہر ہو کہ گانے والوں اور ساز بجانے والوں نے اِس کی تربیت لے رکھی اور مشق کی ہوئی ہے۔ آپ کو زیادہ ساز پسند نہیں۔ آپ چاہتے ہیں کہ کوائر روایتی سازوں کے ساتھ گیت گائے۔ اچھی موسیقی خدا کو جلال دیتی ہے۔ یا ہوسکتا ہے آپ جدید سازوں کے ساتھ جدید موسیقی پسند کرتے ہوں۔ ریڈیو اور ٹی۔ وی پر لوگ ایسی ہی موسیقی سنتے ہیں، لہٰذا اُن کی خواہش اور ضرورت کے مطابق موسیقی اپنائی جائے۔

ہوسکتا ہے آپ کے نزدیک موسیقی کی بجائے پیغام زیادہ اہم ہو۔ آپ ایسے چرچ جانا چاہتے ہیں جہاں اچھی تیاری کے ساتھ بامقصد وعظ پیش کئے جائیں، لیکن وہ بھاری بھرکم نہ ہوں، بائبلی ہوں لیکن بوریت محسوس نہ ہو، عملی ہوں، لیکن نکتہ چینی اور شریعت پرستی پر مبنی نہ ہوں۔ بلاشبہ وعظ پیش کرنے والے کی شخصیت اُس کے وعظوں سے منعکس ہوتی ہے اور ہمارے ارد گرد ہر طرح کے واعظین ہیں: ایک انتہائی عالم فاضل شخص جو نظریات پیش کرنا پسند کرتا ہے اور کبھی مسکراتا بھی نہیں؛ مذاق کرنے والا واعظ جس کے پاس بہت

سی کہانیاں ہوتی ہیں؛ خاندانی صلاح کار جس سے آپ جب چاہیں مل سکتے ہیں۔ جی ہاں، مَیں مضحکہ خیز تصویر پیش کر رہا ہوں لیکن ہم میں سے زیادہ تر لوگوں کی پاسٹر صاحبان کے متعلق کچھ اِسی طرح کی توقعات ہوتی ہیں۔ مَیں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا؟ یا شاید آپ ایک ایسے چرچ کی تلاش میں ہیں جہاں لوگوں کی سماجی حیثیت اور حالاتِ زندگی آپ جیسے ہوں۔ وہ آپ کے مسائل کو سمجھ سکتے ہیں کیوں کہ وہ بھی آپ جیسے مسائل سے دوچار ہیں۔ آپ ہی کی طرح اُنہوں نے ابھی کالج کی تعلیم مکمل کی ہے۔ آپ کی طرح وہ بھی اپنے بچوں کے لئے پریشان ہیں۔ آپ کی طرح وہ بھی روزگار کی تلاش میں ہیں۔ آپ کی طرح وہ بھی سستے بازار سے خریداری کرتے ہیں یا جدید فیشن کے کپڑے پہننا پسند کرتے یا نا پسند کرتے ہیں۔ آپ کی طرح وہ شہری یا دیہاتی لوگ ہیں۔

ہوسکتا ہے آپ کے لئے سب سے اہم بات یہ ہو کہ کسی چرچ میں آپ کو اُس کی سرگرمیوں میں شامل ہونے کا، خدمت کرنے کا یا اچھے کام کرنے کا موقع ملتا ہے یا نہیں۔ کیا یہ چرچ بہت بشارت دیتا ہے؟ کیا یہ مشنری بھیجنے میں بہت سرگرم ہے؟ کیا یہ غریبوں کی مدد کرنے کے لئے تیار رہتا ہے؟ کیا یہ آپ کو اور آپ کے بیٹے کو دوسرے والدوں اور بیٹوں سے ملنے کے مواقع مہیا کرتا ہے؟ کیا آپ کو بچوں میں خدمت کرنے کے مواقع ملتے ہیں؟ کیا وہاں ایسے پروگرام ہوتے ہیں جو آپ کے چھوٹے اور نو جوان بچوں کے لئے دلچسپی کا باعث ہوں؟

مجھے امید ہے کہ بعض لوگ ایسے چرچ جانا چاہتے ہیں جو روح القدس

کے معاملے میں بڑا حساس ہو۔ روح القدس ہمارا رہنما ہے، لہٰذا آپ ایک ایسے چرچ جانا چاہتے ہیں جہاں لوگ اُس کی آواز سننے کے لئے، اُس کے کام دیکھنے کے لئے اور اُس کے معجزات پر ایمان لانے کے لئے تیار رہیں۔ آپ روح کو بجھانے والوں اور روایت پرست لوگوں کے ساتھ رہنے سے بیزار ہو چکے ہیں۔ روح القدس نئے کام کر رہا ہے۔ وہ ہمیں نئے گیت دے رہا ہے۔

یا ہوسکتا ہے آپ ایسے چرچ کی تلاش میں ہوں جو کسی خاص طریقے پر چلتا ہو۔ ممکن ہے آپ کسی ایسے چرچ جانے کے عادی ہیں جس کا ماحول شجر دار سڑک جیسا ہو یا کسی پرانی عبادت گاہ یا گاؤں جیسا ہو۔ یہ بات قابلِ فہم ہے کہ وہی چرچ آپ کے لئے مثالی ہو گا جو آپ کے احساسات کے مطابق ہو۔ جب ہم کسی وجہ سے اپنا شہر یا ملک چھوڑ کر کسی دوسری جگہ جاتے ہیں تو کیا ہم میں سے بہت سے لوگوں کو خاص مناظر، آوازوں یا خوشبوؤں کی یاد نہیں ستاتی؟

اِن میں سے بہت سی باتیں اچھی یا کم از کم نہ اچھی اور نہ ہی بُری ہوتی ہیں۔ مَیں صرف یہ چاہتا ہوں کہ آپ سوچنا شروع کریں کہ چرچ میں آپ کے لئے سب سے اہم بات کیا ہے۔

آپ کیسی کلیسیا چاہتے ہیں؟ ایک ایسی جگہ جہاں آپ کو قبول کیا جائے؟ سرگرم کلیسیا؟ مستند کلیسیا؟ ایک بڑی کلیسیا؟ یک جان کلیسیا؟ رجحان پسند یا پُرجوش کلیسیا؟

کلیسیا کو کیسا ہونا چاہئے؟

سب مسیحیوں کے لئے ایک موضوع

اِس سے پہلے کہ ہم اِس بات پر غور کریں کہ بائبل میں کیا لکھا ہے کہ کلیسائیں کیسی ہونی چاہئیں (پہلے چند ابواب میں ہم اِس بات کا جائزہ لیں گے) مَیں چاہتا ہوں کہ آپ سوچیں کہ مَیں نے آپ سے یہ سوال کیوں پوچھا اور بالخصوص جب کہ آپ پاسٹر نہیں۔ کیا صحت مند کلیساؤں کے موضوع پر لکھی جانے والی کوئی کتاب پاسبانوں اور کلیسیائی رہنماؤں کے لئے نہیں؟

جی ہاں ، یہ پاسبانوں کے لئے ہے، لیکن یہ ہر مسیحی کے لئے بھی ہے۔ یاد رکھیں: نئے عہد نامے کے مصنفین نے کن لوگوں کو مخاطب کیا۔ جب گلتیہ کی کلیسائیں جھوٹے استادوں کی تعلیم کی طرف متوجہ ہوئیں تو پولس نے اُنہیں یہ لکھا، ''مَیں تعجب کرتا ہوں کہ جس نے تمہیں مسیح کے فضل سے بلایا اُس سے تم اِس قدر جلد پھر کر کسی اَور طرح کی خوش خبری کی طرف مائل ہونے لگے'' (گلتیوں ۱:۶)۔ پولس نے ''تم'' کا لفظ کلیساؤں میں جھوٹی تعلیم کی جواب دہی کے لئے کس کے لئے استعمال کیا؟ وہ صرف پاسبانوں سے ہی نہیں بلکہ پوری کلیسیا سے مخاطب تھا۔ آپ توقع کر سکتے ہیں کہ اگر وہ صرف راہنماؤں کو لکھ رہا ہوتا تو لکھتا، ''اِس بدعت کی تعلیم دینا بند کرو'' لیکن اُس نے ایسا نہیں کیا ۔ اُس نے پوری کلیسیا سے اِس کا جواب طلب کیا۔

اِسی طرح جب کرنتھس کی کلیسیا نے اپنے درمیان زنا کاری کرنے والے ایک شخص کو تنبیہ نہ کی تو پولس نے یہاں بھی براہِ راست کلیسیا کو مخاطب کیا (۱۔کرنتھیوں باب ۵)۔ اُس نے پاسبانوں یا دیگر رہنماؤں کو یہ مسئلہ حل کرنے

کے لئے نہیں کہا بلکہ کلیسیا کو اِس کی طرف توجہ دینے کے لئے کہا۔
نئے عہد نامے کے زیادہ تر خطوط میں بھی ایسا ہی ہے۔
مجھے یقین ہے کہ جب پولس، پطرس، یعقوب اور یوحنا نے پہلی صدی کی کلیسیاؤں کو مخاطب کر کے خطوط لکھے تو اُن کلیسیاؤں کے پاسبانوں نے بھی اُن ہدایات پر توجہ دی اور اُن پر عمل کرنے کے لئے کلیسیا کی رہنمائی کرنے میں پیش قدمی کی۔تاہم رسولوں کی پیروی میں پاسبانوں اور کلیسیا دونوں کو مخاطب کرنے سے مجھے یقین ہے کہ مَیں (انسانی لحاظ سے) اُن ہی لوگوں کو ذمہ داری سونپ رہا ہوں جنہیں حقیقت میں سونپی جانی چاہیئے۔ اَے مسیحی، آپ کی کلیسیا کے پاسبان یا دیگر رہنماؤں کی بجائے آپ اور آپ کی کلیسیا کے تمام ارکان خدا کے سامنے اِس بات کے جواب دہ ہیں کہ آپ کی کلیسیا کیسی ہے۔
آپ کے پاسبان خدا کے سامنے کھڑے ہوں گے اور جس طرح اُنہوں نے آپ کی کلیسیا کی رہنمائی کی اُس کا حساب دیں گے (عبرانیوں ۱۳:۱۷)۔ لیکن ہم میں سے ہر ایک شخص جو خداوند یسوع کا شاگرد ہے وہ خدا کو جواب دے گا کہ ہم باقاعدگی سے کلیسیا میں جمع ہوئے یا نہیں، کلیسیا میں محبت اور نیک کاموں کو فروغ دیا اور خوش خبری کی امید کی صحیح تعلیم کو برقرار رکھنے کے لئے جدو جہد کی (عبرانیوں ۱۰:۲۳-۲۵)۔
دوست! اگر آپ اپنے آپ کو مسیحی کہتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ صحت مند کلیسیا کے موضوع پر کتاب کلیسیائی رہنماؤں یا علمِ الٰہی میں دلچسپی رکھنے والے لوگوں کے لئے ہے جب کہ آپ کو مسیحی زندگی کے متعلق کوئی کتاب پڑھنی چاہیئے تو ہوسکتا ہے آپ کو ایک بار پھر اِس بات پر غور کرنے کی ضرورت ہے

کہ بائبل کی رُو سے ایک مسیحی کون ہے۔ پہلے باب میں ہم اِس کے متعلق مزید غور وخوض کریں گے۔

اِس کے بعد ہم یہ دیکھیں گے کہ کلیسیا کیا ہے (باب۲)، کلیسیاؤں کے لئے خدا کا حتمی منصوبہ کیا ہے (باب۳) اور بائبل کیوں لازماً ہماری کلیسیاؤں کی رہنما ہو (باب۴)۔

اگر آپ پہلے ہی اِس بات پر متفق ہیں کہ خدا کا جلال ظاہر کرنے کے لئے ہماری کلیسیاؤں کو بائبل کی رہنمائی میں آگے بڑھنا ہے تو ہوسکتا ہے آپ پہلے ابواب چھوڑ کر براہِ راست پانچویں باب کا مطالعہ کرنا چاہیں جہاں سے مَیں نے ایک صحت مند کلیسیا کی نو علامات یا نشانیاں بیان کرنا شروع کیا ہے۔ خدا ہمارے اِس مطالعے کو اپنی آمدِ ثانی کے لئے اپنی دلہن تیار کرنے کے لئے استعمال کرے (افسیوں ۵:۲۵-۳۲)۔

حصہ اوّل

ایک صحت مند کلیسیا کیسی ہوتی ہے؟

باب 1

آپ کی مسیحیت اور آپ کی کلیسیا

کالج کے طلبہ و طالبات میں خدمت کرنے والی منسٹریاں بعض اوقات مجھے اپنے طلبہ و طالبات کو کلام سُنانے کے لئے بلاتی ہیں۔ میرے بارے میں کہا جاتا ہے کہ مَیں اکثر اِن الفاظ سے آغاز کرتا ہوں: ''اگر آپ اپنے آپ کو مسیحی کہتے ہیں اور آپ کسی کلیسیا کے رُکن نہیں اور باقاعدگی سے اُس میں شریک نہیں ہوتے تو مجھے فکر ہے کہ ہوسکتا ہے آپ جہنم میں جائیں گے۔''

آپ کہہ سکتے ہیں کہ اِس طرح مَیں اُن کی توجہ حاصل کر لیتا ہوں۔

کیا مَیں اُنہیں ذہنی اور جذباتی طور پر دھچکا لگانے کے لئے محض ایسا کرتا ہوں؟ میرا خیال ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ کیا مَیں اُنہیں خوف زدہ کر کے کلیسیا کا رُکن بننے کے لئے تیار کرنے کی کوشش کرتا ہوں؟ درحقیقت نہیں۔ کیا میرا مطلب یہ ہے کہ کلیسیا میں شامل ہونے سے کوئی مسیحی بن جاتا ہے؟ یقیناً ایسا نہیں۔ اِس طرح کی بات کہنے والی کسی بھی کتاب (یا مبلغ) کو کھڑکی سے باہر پھینک دیں۔

لہٰذا پھر مَیں کیوں اِس طرح کی تنبیہ سے آغاز کرتا ہوں؟ کیوں کہ مَیں چاہتا ہوں کہ وہ مسیحی زندگی میں صحت مند مقامی کلیسیا کی فوری اور اشد ضرورت کو جانیں اور کلیسیا کے لئے وہ جذبہ رکھیں جو مسیح اور اُس کے پیروکاروں کی خصوصیت ہے۔

دنیا میں آج بہت سے مسیحی یہ سمجھتے ہیں کہ مسیحی ہونے سے مراد یہ ہے کہ خدا کے ساتھ آپ کا شخصی تعلق ہو اور بس یہی کافی ہے۔ وہ اپنی مسیحیت کو صرف خدا کے ساتھ اپنا شخصی تعلق سمجھنے کا رجحان رکھتے ہیں۔ وہ عام طور پر جانتے ہیں کہ اِس شخصی تعلق کی وجہ سے اُنہیں کس طرح کی زندگی بسر کرنی چاہیئے، لیکن مجھے اِس بات کی فکر ہے کہ کئی مسیحی یہ نہیں جانتے کہ خدا کے ساتھ یہ سب سے اہم تعلق کس طرح دوسرے کئی ثانوی تعلقات کو لازمی قرار دیتا ہے یعنی وہ تعلقات جو مسیح نے ہمارے اور اپنے بدن (کلیسیا) کے درمیان قائم کئے ہیں۔ خدا یہ نہیں چاہتا کہ ہم بہت سے مسیحیوں میں سے اپنی پسند اور مرضی کے مطابق لوگ منتخب کر لیں۔ بلکہ اُس کی خواہش ہے کہ ہم گوشت پوست کے حقیقی لوگوں پر مشتمل گروہ کے ساتھ تعلق استوار کریں جو ہوسکتا ہے ہماری پسند کے مطابق نہ ہوں۔

مجھے اِس بات کی فکر کیوں ہے کہ اگر آپ اپنے آپ کو مسیحی کہتے ہیں لیکن جس کلیسیا میں آپ شامل ہوتے ہیں وہاں آپ ایک نیک نام ممبر نہیں ہیں تو ہوسکتا ہے آپ جہنم میں جائیں؟ آئیں ہم مل کر اِس بات پر غور کرتے ہیں کہ مسیحی ہونے کا کیا مطلب ہے۔

مسیحی کون ہوتا ہے؟

مسیحی کے بارے میں پہلی اور اہم بات یہ ہے کہ وہ ایسا شخص ہوتا ہے جس کے گناہ معاف ہو گئے اور مسیح یسوع کے وسیلے سے خدا باپ کے ساتھ اُس کا میل ملاپ ہو گیا۔ ایسا اُس وقت ہوتا ہے جب کوئی شخص اپنے گناہوں

سے توبہ کرتا اور خدا کے بیٹے یسوع مسیح کی کامل زندگی، اُس کی عوضی موت اور جی اٹھنے پر ایمان لاتا ہے۔

دوسرے الفاظ میں مسیحی وہ شخص ہوتا ہے جو اپنے آپ اور اپنے اخلاقی اور نیک کاموں پر انحصار کرنا چھوڑ دیتا ہے۔ وہ جان جاتا ہے کہ خدا کے کلام کی نافرمانی کرتے ہوئے اُس نے خدا کے بجائے اپنے مستقبل، خاندان، پیسوں سے خریدی جانے والی چیزوں، دوسرے لوگوں کی آرا، اپنے خاندان اور برادری کی عزت، دوسرے مذاہب کے دیوتاؤں، اِس دنیا کی روحوں حتیٰ کہ اُن اچھے کاموں (جو ایک شخص کر سکتا ہے) کی پرستش کی اور اُن سے محبت رکھی ہے۔ وہ یہ بھی جان لیتا ہے کہ اِس زندگی میں اِن باتوں کی بھوک کبھی ختم نہیں ہوتی اور اگلی زندگی کے لئے وہ خدا کے راست غضب کو دعوت دیتے ہیں۔ وہ ایسی موت اور عدالت کا باعث بنتے ہیں جن کا ایک مسیحی (خدا کے رحم کی بدولت) اِسی دنیا کے مصائب میں ہلکا سا تجربہ کر لیتا ہے۔

اِس لئے ایک مسیحی جانتا ہے کہ اگر آج رات وہ مر جائے اور خدا کے سامنے کھڑا ہو اور خدا اُس سے پوچھے، ''مَیں تمہیں اپنی حضوری میں آنے کی اجازت کیوں دوں؟'' تو مسیحی جواب دے گا، ''آپ کو مجھے اپنے پاس آنے کی اجازت نہیں دینی چاہئے۔مَیں نے گناہ کیا ہے اور مجھ پر آپ کا ایسا قرض ہے جسے مَیں ادا نہیں کر سکتا۔'' لیکن یہاں اُس کی بات ختم نہیں ہو جائے گی بلکہ وہ اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہے گا، ''تاہم آپ کے بڑے وعدوں اور رحم کی بدولت مَیں یسوع مسیح کے خون پر انحصار کرتا ہوں جو اُس نے میرے لئے بہایا اور میرا قرض ادا کیا، آپ کے مقدس اور راست تقاضے پورے کئے

اور آپ کے اُس غضب کو ٹھنڈا کر دیا جو مجھ پر تھا۔"

اول، مسیح میں راستباز ٹھہرائے جانے کی دلیل کی بنیاد پر مسیحی وہ ہوتا ہے جس نے گناہ کی غلامی سے آزادی کی ابتدا دریافت کر لی ہے۔ دوسرے بتوں اور دیوتاؤں کی کبھی تسکین نہیں ہوتی، اُن کے پیٹ کبھی نہیں بھرتے جب کہ مسیح کے کام میں خدا کی تسکین کا مطلب ہے کہ مسیح کے کام کے وسیلے سے سزا سے بچایا جانے والا شخص اب آزاد ہے۔ زندگی میں پہلی بار وہ گناہ سے منہ موڑنے کے لئے آزاد ہے۔ اب غلام کی طرح اُسے ایک گناہ کی جگہ دوسرا گناہ نہیں کرنا بلکہ اُسے روح القدس دیا گیا ہے اور اب اُس کی زندگی پر مسیح کی حکمرانی ہے۔ آدم نے خدا کو اپنے دل کے تخت سے اتار کر اپنے آپ کو دیوتا بنانے کی کوشش کی جب کہ ایک مسیحی اِس بات پر خوش ہوتا ہے کہ اُس کے دل پر مسیح تخت نشین ہے۔ وہ جانتا ہے کہ مسیح یسوع نے خدا کی مرضی اور کلام کی کامل طور پر تابع فرمانی کی، اِس لئے وہ اپنے نجات دہندہ کی مانند بننے کی کوشش کرتا ہے۔

لہٰذا سب سے پہلے ایک مسیحی وہ شخص ہے جس کا مسیح میں خدا کے ساتھ میل ملاپ ہو گیا۔ مسیح نے خدا کے غضب کو ٹھنڈا کر دیا اور اب مسیحی خدا کے سامنے راستباز ٹھہرایا گیا، راستباز زندگی گزارنے کے لئے بلایا گیا اور اِس امید میں زندگی بسر کرتا ہے کہ ایک دن وہ آسمان پر اُس کے جاہ و جلال کے سامنے حاضر ہو گا۔

تاہم یہ سب کچھ نہیں۔ دوم، چونکہ ایک مسیحی کی خدا سے صلح ہو گئی ہے اِس لئے اب اُس کی خدا کے لوگوں کے ساتھ بھی صلح ہے۔ کیا آپ کو بائبل میں آدم اور حوا کے گناہ میں گرنے اور باغِ عدن سے نکالے جانے کے بعد کا

پہلا واقعہ یاد ہے؟ یہ ایک انسان کا دوسرے انسان کو قتل کرنے کا واقعہ ہے۔ اِس میں قائن نے اپنے بھائی ہابل کو مار ڈالا۔ اگر ہم خدا کو تخت سے ہٹا کر اپنے آپ کو اُس پر بٹھانے کی کوشش کرتے ہیں تو کسی انسان کو ہم وہ جگہ حاصل کرنے کا موقع ہرگز نہیں دیں گے۔ آدم کے خدا سے رفاقت توڑنے کے فعل کا نتیجہ یہ تھا کہ دوسرے انسانوں کے ساتھ اُس کی رفاقت ٹوٹ گئی، یعنی ہر انسان صرف اپنے متعلق سوچنے لگا۔

اِس لئے ہمیں یسوع کی اِس بات سے حیران نہیں ہونا چاہئے کہ'' اِنہی دو حکموں پر تمام توریت اور انبیا کے صحیفوں کا مدار ہے'': خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل، ساری جان اور ساری عقل سے محبت رکھ اور اپنے پڑوسی سے اپنے برابر محبت رکھ (متی ۲۲:۳۴-۴۰)۔ دونوں حکم ایک دوسرے کے لئے لازم وملزوم ہیں۔ پہلے حکم کا پھل دوسرا حکم ہے اور دوسرا پہلے کو ثابت کرتا ہے۔

لہٰذا مسیح کے وسیلے سے خدا سے میل ملاپ ہونے کا مطلب ہے ہر اُس شخص سے میل ملاپ ہونا جس کی خدا سے صلح ہو چکی ہے۔ افسیوں دوسرے باب کے پہلے نصف حصے میں اُس بڑی نجات کے متعلق بیان کرنے کے بعد جو خدا نے مسیح یسوع میں ہمیں عطا کی پولس رسول اگلے حصے میں یہودیوں اور غیر اقوام اور اِس لحاظ سے مسیح میں شامل تمام لوگوں کا آپس میں تعلق واضح کرتا ہے:

> ''کیونکہ وہی ہماری صلح ہے جس نے دونوں کو ایک کر لیا اور جدائی کی دیوار کو جو بیچ میں تھی ڈھا دیا ... تاکہ دونوں سے اپنے آپ میں ایک نیا انسان پیدا کر کے صلح کرا دے اور صلیب پر

دشمنی کو مٹا کر اور اُس کے سبب سے دونوں کو ایک تن بنا کر خدا سے ملائے'' (افسیوں ۲:۱۴-۱۶)۔

اب خدا سے صلح رکھنے والے سب لوگ ''ہم وطن'' اور ''خدا کے گھرانے'' کے لوگ ہیں (آیت ۱۹)۔ مسیح میں سب '' مل ملا کر ... ایک پاک مقدِس'' ہیں (آیت ۲۱)۔ اِس کے متعلق ہمارے پاس بہت سی مثالیں ہیں۔

ایک خاندان، ایک شراکت اور ایک بدن

شاید گھرانے کی مثال پر غور کرنے سے ہمیں یہ سمجھنے میں مدد ملے کہ خدا کے ساتھ صلح ہونے کا مطلب اُس کے لوگوں کے ساتھ صلح ہونا بھی ہے۔ اگر کوئی بچہ یتیم ہے تو وہ کسی کو اپنے والدین نہیں بنا سکتا بلکہ کوئی اُسے اپنا لے پالک بیٹا یا بیٹی بنا سکتا ہے۔ فرض کریں کوئی جاوید نام کا شخص اُس بچے کو گود لے لیتا ہے۔ پھر وہ اپنے اِن والدین اور اُن کے بچوں کے ساتھ رہتا ہے اور اپنے بہن بھائیوں کی چیزیں استعمال کرتا ہے۔ جیسے سکول میں حاضری لگاتے ہوئے استاد یا اُستانی اُن کے نام کے ساتھ باپ کا نام لیتے ہیں اور وہ اپنا ہاتھ کھڑا کرتے ہیں اُسی طرح اِس لے پالک بچے کے نام کے ساتھ اب جاوید کا نام لیا جاتا ہے اور وہ اپنا ہاتھ دکھاتا ہے۔ وہ اِس لئے ایسا نہیں کرتا کیونکہ اُس نے جاوید صاحب کے بچوں کا کردار ادا کرنے کا فیصلہ کیا ہے بلکہ اِس کی وجہ یہ ہے کہ جاوید صاحب یتیم خانے گئے اور اُسے کہا کہ ''اب سے تم میرے بیٹے ہو گئے''۔ اُس دن سے وہ بچہ جاوید صاحب کے دوسرے بچوں کا بھائی بن گیا۔

لیکن آپ کو جاوید صاحب نے گود نہیں لیا بلکہ مسیح میں آپ خدا کے فرزند بن گئے ہیں اور آپ کا نام ''مسیحی'' ہے جس کے وسیلے سے آپ خدا کے خاندان میں شامل ہوئے (افسیوں ۱:۵)۔ اب آپ خدا کے پورے خاندان کا حصہ ہیں ''پاک کرنے والا اور پاک ہونے والے سب ایک ہی اصل سے ہیں'' (عبرانیوں ۲:۱۱)۔

یہ ایک بگڑا ہوا خاندان نہیں جس کے افراد ایک دوسرے کے ساتھ اجنبیوں کی طرح رہتے ہیں۔ یہ ایک شراکت ہے۔ جب خدا نے ''تمہیں اپنے بیٹے ہمارے خداوند یسوع مسیح کی شراکت کے لئے بلایا ہے'' (۱۔کرنتھیوں ۱:۹)، اُس نے تمہیں اپنے سارے خاندان کے ساتھ شراکت رکھنے لئے بھی بلایا تھا (اعمال ۴:۳۲)۔

اور یہ کوئی رسمی اور خوش اخلاقی کی بنا پر قائم ہونے والی شراکت نہیں۔ یہ ایک بدن ہے جو ہمارے انفرادی فیصلوں اور انسانی فیصلوں سے کہیں بڑھ کر مسیح کے کام کی بدولت باہم پیوستہ ہوا ہے۔ جیسے اپنا ہاتھ یا ناک کاٹ دینا احمقانہ فعل ہے اُسی طرح یہ کہنا حماقت ہے کہ ''مَیں خاندان کا حصہ نہیں ہوں''۔ جیسے پولس نے کرنتھس کی کلیسیا سے کہا، ''آنکھ ہاتھ سے نہیں کہہ سکتی کہ مَیں تیری محتاج نہیں اور نہ سر پاؤں سے کہہ سکتا ہے کہ مَیں تمہارا محتاج نہیں'' (۱۔کرنتھیوں ۱۲:۲۱)۔

مختصر یہ کہ ''مسیحی کون ہوتا ہے؟'' اِس سوال کا جواب کلیسیا کی بات کئے بغیر دینا کم از کم بائبل میں ناممکن ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ کلیسیا کے لئے صرف ایک استعارہ ہی استعمال کرنا بھی مشکل ہے کیونکہ نئے عہد نامے میں

اِس کے لئے کئی استعارے استعمال ہوئے ہیں جیسے کہ ایک خاندان اور ایک شراکت، ایک بدن اور ایک دلہن، ایک قوم اور ایک مقدِس،ایک خاتون اور اُس کے بچے۔ نئے عہد نامے میں یہ خیال کبھی بھی پیش نہیں کیا گیا کہ ایک مسیحی طویل عرصے تک اِس شراکت سے باہر رہ کر قائم رہ سکتا ہے۔ درحقیقت کلیسیا ایک جگہ نہیں بلکہ یہ لوگ ہیں اور یہ مسیح میں خدا کے لوگ ہیں۔

حقیقی کلیسیا میں شامل ہونا

جب کوئی شخص مسیحی بنتا ہے تو وہ مقامی کلیسیا میں محض اِس لئے شامل نہیں ہوتا کیونکہ یہ روحانی طور پر بالغ ہونے کے لئے اچھی بات ہے بلکہ وہ اِس لئے کلیسیا میں شامل ہوتا ہے کیونکہ یہ اِس اَمر کا اظہار ہے کہ مسیح نے اُسے اپنے بدن کا عضو بنا لیا ہے۔ مسیح کے ساتھ متحد ہونے کا مطلب ہر مسیحی کے ساتھ متحد ہونا ہے، لیکن اِس عالمگیر اتحاد کے لئے ضروری ہے کہ وہ مقامی کلیسیا میں ایک زندہ اور متحرک وجود کی طرح ہو۔

علمِ الٰہی کے علما بعض اوقات عالمگیر کلیسیا (پوری دنیا اور تاریخ کے تمام مسیحی) اور مقامی کلیسیا (کسی علاقے کے مسیحی جو باقاعدگی سے عبادت کے لئے جمع ہوتے اور بپتسمے اور عشائے ربانی میں حصہ لیتے ہیں) میں فرق کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ نئے عہد نامے میں عالمگیر کلیسیا کے چند حوالوں (جیسے کہ متی ۱۶:۱۸ اور افسیوں کے خط میں متعدد حوالے ہیں) کے علاوہ زیادہ تر حوالے مقامی کلیسیاؤں کے بارے میں ہیں جیسے کہ پولس رسول نے لکھا ''اُس کلیسیا کے نام جو کرنتھس میں ہے'' یا '' گلتیہ کی کلیسیاؤں کو...''

اب جو کچھ مَیں کہنے والا ہوں وہ کچھ سخت لیکن بہت اہم ہے۔ عالمگیر کلیسیا میں ہماری رکنیت اور مقامی کلیسیا میں ہماری رُکنیت میں جو تعلق ہے وہ بہت زیادہ اُس تعلق جیسا ہے جو ایمان کی بنیاد پر خدا سے ملنے والی راست بازی اور روزمرہ زندگی میں ہماری عملی راست بازی میں پایا جاتا ہے۔ جب ہم ایمان سے مسیحی بنتے ہیں تو خدا ہمیں راست باز ٹھہراتا ہے، لیکن ہم عملی طور پر راست باز زندگی بسر کرنے کے لئے بلائے جاتے ہیں۔ جو شخص خوشی سے ناراستی کی زندگی گزارتا رہتا ہے، اُس پر یہ سوال اٹھتا ہے کہ اُس نے حقیقی طور پر کبھی مسیح کی راست بازی کو حاصل کیا تھا یا نہیں (دیکھئے رومیوں ۶:۱-۱۸؛ ۸:۵-۱۴؛ یعقوب ۲:۱۴،۱۵) اور یہ بات اُن کے لئے بھی ہے جو مقامی کلیسیا کے ساتھ وابستہ ہونے سے انکار کرتے ہیں۔ مقامی کلیسیا کے ساتھ وابستگی مسیح کو قبول کرنے کا ایک فطری نتیجہ ہے۔ اِس سے کسی کی زندگی میں مسیح کے کفارہ بخش کام کی تصدیق ہوتی ہے۔ اگر آپ خوش خبری پر ایمان رکھنے والے ایک حقیقی گروہ، بائبل کی تعلیم دینے والے مسیحیوں کے ساتھ حقیقی وابستگی اختیار کرنے میں دلچسپی نہیں رکھتے تو آپ اپنے آپ سے سوال پوچھ سکتے ہیں کہ آیا آپ مسیح کے بدن سے تعلق رکھتے ہیں یا نہیں! عبرانیوں کے خط کے مصنف کے یہ الفاظ غور سے پڑھیں:

> ''اپنی امید کے اقرار کو مضبوطی سے تھامے رہیں کیونکہ جس نے وعدہ کیا ہے وہ سچا ہے اور محبت اور نیک کاموں کی ترغیب دینے کے لئے ایک دوسرے کا لحاظ رکھیں۔ اور ایک دوسرے کے ساتھ جمع ہونے سے باز نہ آئیں جیسا بعض لوگوں کا دستور ہے بلکہ ایک دوسرے کو نصیحت کریں اور جس قدر اُس دن کو نزدیک

ہوتے ہوئے دیکھتے ہو اُسی قدر زیادہ کیا کرو۔کیونکہ حق کی پہچان حاصل کرنے کے بعد اگر ہم جان بوجھ کر گناہ کریں تو گناہوں کی کوئی اَور قربانی باقی نہیں رہی، ہاں عدالت کا ایک ہولناک انتظار اور غضب ناک آتش باقی ہے جو مخالفوں کو کھا لے گی۔''

(عبرانیوں ۱۰:۲۳-۲۷)

اگر ہم نے حقیقی طور پر مسیح کو قبول کیا ہے تو خواہ ہم سُست رفتار سے ہی ترقی کریں اور ہم سے بہت سی غلطیاں سرزد ہوں لیکن ہماری تبدیلی ہمارے روزمرہ کے فیصلوں میں نظر آئے گی۔ خدا اپنے لوگوں میں حقیقی تبدیلی لاتا ہے۔ کیا یہ خوش خبری نہیں؟ لہٰذا میرے عزیز! اگر آپ راست بازی کی زندگی گزارنے کی کوشش نہیں کرتے تو کسی ایسے بے معنی خیال سے اپنے آ کو مطمئن نہ کرتے رہیں کہ آپ کے پاس مسیح کی راست بازی ہے۔ اِسی طرح اگر آپ مقامی کلیسیا کے ساتھ نہیں چل رہے تو اپنے آپ کو اِس سوچ سے دھوکا نہ دیں کہ آپ عالمگیر کلیسیا کا حصہ ہیں۔

ایک حقیقی مسیحی کی ترقی کا دار ومدار مقامی کلیسیا کے ساتھ اُس کی رفاقت پر ہے۔ شاذ و نادر ہی ایسی غیر معمولی صورتِ حال پیدا ہوئی کہ کسی ایمان دار مسیحی کو کلیسیائی رفاقت میسر نہ ہوسکی۔ مسیحی جانتا ہے کہ وہ ابھی کامل نہیں ہوا۔ وہ ابھی تک گناہ کے ساتھ جد و جہد کر رہا ہے اور اُسے مقامی کلیسیا کے سامنے جواب دہ ہونے اور اُن کی ہدایت کی ضرورت ہے اور اُنہیں اُس کی ضرورت ہے۔

جب ہم خدا کی عبادت کرنے کے لئے جمع ہوتے اور حقیقی زندگی میں ایک دوسرے کے لئے محبت اور بھلائی کا اظہار کرتے ہیں تو آپ کہہ سکتے ہیں کہ یہ وہ حقیقت ہے کہ خدا نے ہم سے صلح کی اور ہماری ایک دوسرے سے صلح کروا دی۔ ہم دنیا کو دکھا سکتے ہیں کہ ہم ''تبدیل شدہ'' لوگ ہیں اور اِس کی بنیاد یہ نہیں کہ ہم نے بائبل کی آیات یاد کی ہیں، کھانے سے پہلے دعا کرتے ہیں، اپنی آمدنی پر دہ یکی دیتے ہیں اور مسیحی ریڈیو سنتے یا مسیحی ٹی۔ وی چینل دیکھتے ہیں بلکہ اِس کی وجہ یہ ہے کہ ہم دوسروں کے ساتھ تحمل سے پیش آنے، معاف کرنے حتیٰ کہ اپنے گنہگار ساتھیوں سے محبت کرنے میں بھی روز بروز آگے بڑھ رہے ہیں۔

آپ اور مَیں کسی جزیرے پر اکیلے بیٹھ کر محبت، خوشی، اطمینان، تحمل یا مہربانی کا اظہار نہیں کر سکتے۔ بلکہ ہم اُسی صورت میں ایسا کر سکتے ہیں جب ہم ایسے لوگوں سے محبت کرنا جاری رکھیں جو اپنے قول و فعل سے ہمیں تنگ اور پریشان کرتے ہیں۔

کیا آپ سمجھ گئے ہیں؟ انجیل کی بدولت تبدیل شدہ زندگی کا اظہار اُسی وقت ہوتا ہے جب گنہگاروں کا ایک گروہ ایک دوسرے کو ناخوش کرنے کے باوجود ایک دوسرے سے محبت کرنا جاری رکھتا ہے۔ جب کلیسیا میں ہم ایک دوسرے کو اُسی طرح معاف کرتے ہیں جیسے مسیح نے ہمیں کیا، جب ہم ایک دوسرے کا ساتھ دینے کا عہد کرتے ہیں جیسے مسیح نے ہمارا ساتھ دیا اور جب ہم ایک دوسرے کے لئے اپنی زندگیاں قربان کرتے ہیں جیسے مسیح نے ہمارے لئے کی تو ہم عملی طور پر خوش خبری کو پیش کرتے ہیں۔

مل کر ہم مسیح یسوع کی خوش خبری کو اِس طرح پیش کر سکتے ہیں جس طرح ہم اکیلے ہرگز نہیں کر سکتے۔

مَیں نے مسیحیوں کو اُن کی مختلف روحانی نعمتوں کے متعلق اکثر بات کرتے ہوئے سنا ہے۔ تاہم مجھے اِس بات پر حیرانی ہوتی ہے کہ کتنے مسیحی اِس حقیقت پر اکثر غور کرتے ہیں کہ خدا نے اِنہیں اتنی زیادہ نعمتیں اِس لئے دی ہیں تاکہ وہ نعمتیں کلیسیا میں دوسرے مسیحیوں کے گناہ کے جواب میں استعمال ہوں۔ میرے گناہ آپ کو موقع دیتے ہیں کہ آپ اپنی نعمتوں کو استعمال کریں۔ لہٰذا مردوں اور عورتوں، جوانوں اور بوڑھوں، کالے اور گورے، ایشیائی اور افریقی، غریب اور امیر اور تعلیم یافتہ اور ناخواندہ لوگوں کو ایک گروہ کی صورت میں جمع کریں۔ صرف اِس بات کو یقینی بنائیں کہ وہ سب جانتے ہوں کہ وہ گنہگار لوگ ہیں جو صرف فضل سے بچائے گئے ہیں۔ اب آپ کے پاس کیا ہے؟ آپ کے پاس کلیسیا تشکیل دینے کے لئے لوگ ہیں۔

اگر آپ کا ہدف تمام مسیحیوں سے محبت کرنا ہے تو مَیں آپ کو مشورہ دوں گا کہ آپ پہلے مقامی کلیسیا کے مسیحیوں کی تمام تر خامیوں اور کمزوریوں کے باوجود اُن کے ساتھ رہنے کا عہد کریں۔ اَسی سال تک زندگی کے ہر نشیب و فراز میں اُن کا ساتھ دیں۔ پھر میرے پاس آئیں اور ہم ہر جگہ کے مسیحیوں کے ساتھ محبت رکھنے میں آپ کی ترقی کے بارے میں بات کریں گے۔

جواب دِہ ہونا

لہٰذا یہ سوچنا کس کی ذمہ داری ہے کہ ایک جگہ جمع ہونے والے لوگ جو

کہ کلیسیا کہلاتے ہیں وہ کس طرح کے ہونے چاہئیں؟ کیا یہ پاسبانوں یا کلیسیائی رہنماؤں کا کام ہے؟ جی ہاں، وہ اِس کام کے ذمہ دار ہیں۔ دوسرے مسیحیوں کے متعلق کیا خیال ہے؟ یقیناً وہ بھی اِس ذمہ داری میں شامل ہیں۔ مسیحی ہونے کا مطلب مسیح کے بدن یعنی کلیسیا کی زندگی اور صحت کا خیال رکھنا اور اُس کی فکر کرنا ہے۔ اَے مسیحی! چونکہ آپ کلیسیا سے تعلق رکھتے ہیں اِس لئے اِس کا مطلب ہے کہ آپ کو خیال رکھنا ہے کہ کلیسیا کیا ہے اور اِسے کیا ہونا چاہیئے۔

یقیناً ہم اِس لئے کلیسیا کی فکر کرتے ہیں کیونکہ یہ ہمارے نجات دہندہ کا بدن ہے۔ کیا آپ نے کبھی اُن الفاظ پر غور کیا ہے جو یسوع نے مسیحیوں کو دکھ دینے والے ساؤل سے دمشق کے راستے پر کہے تھے؟ ''اَے ساؤل اَے ساؤل! تُو مجھے کیوں ستاتا ہے؟'' (اعمال ۹:۴)۔ یسوع نے کلیسیا کے ساتھ اپنے قریبی تعلق کا اظہار اِس طرح کیا کہ اُس نے اُن کے ستائے جانے کو اُسے ستایا جانا کہا۔ اَے مسیحی! کیا آپ اُن کے ساتھ اِتنا قریبی تعلق رکھتے ہیں جن کے ساتھ آپ کا نجات دہندہ رکھتا ہے؟ کیا آپ کے دل میں مسیحیوں کے لئے وہی جذبات ہیں جو اُس کے دل میں ہیں؟

کچھ عرصہ پہلے ایک پاسٹر کا خط مجھے دیا گیا جس میں اُس نے اپنی اِس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ اُس کی کلیسیا کے لوگ جانیں کہ کلیسیا کیسی ہونی چاہیئے۔ یہ فروتن شخص اپنی کلیسیا سے چاہتا تھا کہ جب وہ فضل اور پاکیزگی میں آگے بڑھنے میں اُن کی رہنمائی کرے تو وہ اُس کی مدد کریں کہ وہ اُن کے سامنے جواب دہ رہے۔ یہ پاسٹر نئے عہد نامے کے نمونے کو سمجھتا تھا۔ وہ جانتا

تھا کہ ایک دن خدا اُس سے اِس بات کا حساب لے گا کہ اُس نے اپنی جماعت کی گلہ بانی کیسے کی اور ایک وفادار چرواہے کی طرح وہ چاہتا تھا کہ اُس کے گلّے کی ہر بھیڑ جان لے کہ وہ بھی خدا کو جواب دیں گے کہ اُنہوں نے ایک دوسرے سے اور اپنے پاسبان سے کیسے محبت رکھی۔

خدا کلیسیا کے بدن کے ہر عضو سے پوچھے گا،''جب بدن کے دوسرے اعضا نے خوشی منائی تو تم اُن کی خوشی میں شامل ہوئے؟ کیا تم رونے والوں کے ساتھ روئے؟ کیا تم نے کمزور اعضا کی مدد اپنا فرض سمجھ کر کی اور کیا تم نے اُن اعضا کی خاص طور پر عزت کی جنہیں سب سے کم عزت والے سمجھا جاتا ہے؟ کیا تم نے رہنمائی کرنے والوں اور تعلیم دینے والوں کو دوگنی عزت کے لائق سمجھا؟'' (۱۔کرنتھیوں۱۲:۲۲-۲۶ اور ۱۔تیمتھیس ۵:۱۷)۔

اَے مسیحی! کیا آپ اُس دن کے لئے تیار ہیں جب خدا آپ سے اِس بات کا حساب لے گا کہ آپ نے اپنے کلیسیائی خاندان بشمول کلیسیائی رہنماؤں سے کیسے محبت رکھی اور اُن کی کیسے خدمت کی؟

اور اَے پاسبان! کیا آپ اپنی کلیسیا کو یہ تعلیم دے کر کہ کلیسیا کیسی ہونی چاہئے اُس جواب دہی کے لئے تیار کر رہے ہیں؟ کیا آپ نے اُنہیں سکھایا ہے کہ اُنہیں خوش خبری پر مضبوطی سے قائم رہنے یا نہ رہنے کا حساب دینا پڑے گا؟

باب 2

کلیسیا کیا ہے... اور کیا نہیں ہے

تعارف میں مَیں نے یہ سوال پوچھا تھا کہ آپ کلیسیا میں کیا چاہتے ہیں اور بائبل میں کیا لکھا ہے کہ کلیسیا کیسی ہونی چاہیے، لیکن مَیں نے اِن دونوں سوالوں کا جواب نہیں دیا۔ بلاشبہ یہ مشکل سوال ہیں اور آج مسیحی کلیسیا میں مختلف قسم کی تمام باتیں چاہتے ہیں۔

ایک افسوس ناک گفتگو

جب مَیں کالج میں تعلیم حاصل کر رہا تھا تو اُس وقت مجھے ایک دوست کے ساتھ ہونے والی گفتگو یاد ہے۔ وہ ایک ایسی مسیحی منسٹری کے ساتھ کام کر رہا تھا جس کا کسی بھی کلیسیا کے ساتھ الحاق نہیں تھا۔ دو سال ہم دونوں ایک ہی کلیسیا میں شرکت کرتے رہے۔ مَیں نے اُس کلیسیا کی رُکنیت اختیار کی لیکن میرے دوست نے ایسا نہ کیا۔ دراصل وہ صرف اتوار کی صبح کی عبادت کے لئے آتا تھا اور جب پیغام شروع ہوتا تو وہ چلا جاتا تھا۔

ایک دن مَیں نے اُس کے اِس رویے کے متعلق پوچھا تو اُس نے جواب دیا، ''مجھے عبادت کے بقیہ حصے سے حقیقت میں کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔''

مَیں نے پوچھا، ''کیا تم نے کبھی کلیسیا کا رکن بننے کے بارے میں سوچا ہے؟''

ایسا لگتا تھا کہ اُسے میرے اِس سوال سے حقیقت میں حیرانی ہوئی۔ اُس نے کہا، '' کلیسیا کا رکن بننا؟ مَیں واقعی نہیں جانتا کہ مجھے ایسا کیوں کرنا چاہیئے۔ مَیں اپنی زندگی کے مقصد سے واقف ہوں اور یہ لوگ اُسے پورا کرنے کے لئے میرے کام کی رفتار کوکم کر دیں گے۔''

جہاں تک مجھے یاد ہے اُس نے یہ الفاظ حقارت یا تکبر سے نہیں بلکہ ایک جذبے سے بھرے ہوئے باصلاحیت مبشر کی طرح کہے تھے جو اپنے خداوند کا ایک گھنٹا بھی ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ اُسے کلیسیا میں کیا چاہیئے اورکم ازکم اُس کلیسیا کے افراد اُس کی وہ ضرورت پوری کرنے میں ناکام رہے تھے۔ وہ ایک ایسی جگہ چاہتا تھا جہاں وہ خدا کے کلام سے ایک اچھا وعظ سن سکے اور ہفتہ بھر کے لئے روحانی طور پر بیدار رہے۔

تاہم اُس کے یہ الفاظ میرے ذہن میں گونجتے رہے: ''یہ لوگ میرے کام کی رفتار کوکم کر دیں گے۔'' مَیں اِس موضوع پر اُس سے بہت سی باتیں کرنا چاہتا تھا، تاہم صرف یہی کہہ سکا: ''لیکن کیا تم نے کبھی سوچا ہے کہ اگرتم اُن لوگوں میں شامل ہو جاؤ گے، تو ہوسکتا ہے تمہاری رفتارکم ہو جائے، مگر تمہاری وجہ سے اُن کی رفتار تیز ہو جائے؟''

مَیں بھی ایک ایسی ہی کلیسیا چاہتا ہوں جہاں مَیں ہر اتوار اچھا پیغام سن سکوں۔ لیکن ''مسیح کا بدن'' کے الفاظ کا مطلب اِس سے کہیں بڑھ کر ہے۔ کیا ایسا نہیں؟

لوگ، نہ کہ ایک جگہ

پہلے باب میں مَیں نے ذکر کیا تھا کہ کلیسیا ایک جگہ نہیں ہے۔ یہ ایک عمارت نہیں ہے۔ یہ پیغام پیش کرنے کا مقام نہیں ہے۔ یہ ایسی جگہ نہیں جو آپ کو روحانی سہولیات فراہم کرے۔ یہ خدا کے نئے عہد اور خون سے خریدے جانے والے لوگوں کا ایک گروہ ہے۔ اِسی لئے پولس نے کہا ''مسیح نے بھی کلیسیا سے محبت کر کے اپنے آپ کو اُس کے واسطے موت کے حوالے کر دیا'' (افسیوں ۵:۲۵)۔ اُس نے کسی جگہ کے لئے نہیں بلکہ لوگوں کے لئے اپنی جان دی تھی۔

اِسی لئے جس کلیسیا کا مَیں پاسبان ہوں وہاں اتوار کی صبح یہ کہتے ہوئے عبادت کا آغاز نہیں ہوتا: ''کیپٹل ہل بپٹسٹ چرچ میں خوش آمدید''، بلکہ یہ کہا جاتا ہے کہ ''کیپٹل ہل بپٹسٹ چرچ کے اجتماع میں خوش آمدید''۔ ہم لوگ ہیں جو یہاں جمع ہوئے ہیں۔ جی ہاں یہ ایک چھوٹی سی بات ہے، لیکن ہم لوگوں کو خوش آمدید کہنے کے الفاظ میں بھی ایک بڑی حقیقت کی طرف اشارہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

جب ہمیں اِس بات کا بخوبی احساس ہو جاتا ہے کہ کلیسیا افراد ہیں تو پھر ہمیں یہ جاننے میں مدد ملتی ہے کہ کلیسیا کے لئے کیا اہم ہے اور کیا نہیں۔ مَیں جانتا ہوں کہ مجھے مدد کی ضرورت ہے۔ مثال کے طور پر مَیں اِس آزمائش میں پڑ جاتا ہوں کہ کسی چیز جیسے کہ موسیقی کے انداز سے کسی کلیسیا کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کروں، کیونکہ موسیقی اُن چند باتوں میں سے ہے جن پر کسی

کلیسیا میں ہم سب سے پہلے غور کرتے ہیں اور ہم موسیقی کے متعلق بڑے جذباتی انداز میں ردِعمل ظاہر کرنے کا رجحان رکھتے ہیں۔کسی بھی کلیسیا کی موسیقی ہم پر گہرے اثرات مرتب کرتی ہے، لیکن اگر مَیں موسیقی کے انداز کی وجہ سے کسی کلیسیا کو چھوڑنے کا فیصلہ کرتا ہوں تو اِس سے مسیح اور اُس کے لوگوں کے لئے میری محبت کے متعلق کیا ظاہر ہوتا ہے؟ یا اگر مَیں بحیثیت پاسبان اپنی کلیسیا کی اکثریت کو اِس لئے نظر انداز کر دوں کیوں کہ میرے خیال میں موسیقی کے انداز کو جدید بنانے کی ضرورت ہے؟ ہم کہہ سکتے ہیں کہ کم از کم مَیں یہ بات بھول رہا ہوں کہ کلیسیا ایک جگہ نہیں بلکہ لوگ ہیں ۔

اِس کے ساتھ ہی بائبل یہ تعلیم بھی دیتی ہے کہ مسیحیوں کو اِس بات کا بہت زیادہ خیال رکھنا چاہیئے کہ کلیسیا میں کیا ہو رہا ہے یا وہ کیا کر رہی ہے۔ دراصل اِس کتاب کے اگلے نصف حصے میں ہم اِسی بات پر گفتگو کریں گے۔ اِن دو باتوں میں ہم کیسے توازن قائم کر سکتے ہیں کہ لوگوں کا خیال رکھنا اور ساتھ ہی یہ فکر بھی کرنا کہ وہ کیا کر رہے ہیں؟ اگر یہ کتاب مسیحی خاندان بنانے کے بارے میں ہوتی تو ہم اِن باتوں پر گفتگو کرتے: رفاقتی کھانے، مل کر کلامِ مقدس پڑھنا، مل کر خوشی منانا، ایک دوسرے کے لئے دعا کرنا اور اِسی طرح کے اَور کام۔ تاہم اِس گفتگو کے دوران مجھے امید ہے کہ ہم سب یاد رکھیں گے کہ والدین سے غلطیاں ہوتی ہیں اور بچے آخر بچے ہی ہوتے ہیں۔ خاندان محض ایک ادارہ نہیں بلکہ لوگوں کا ایک گروہ ہے۔

لہٰذا کلیسیا بھی اِس طرح ہے۔کیا کوئی کلیسیا اپنے کاموں کے لحاظ سے آپ کی توقعات پر پوری اترنے میں ناکام رہی ہے جیسے کہ اُس نے کلیسیائی

قیادت کے متعلق بائبل کی تعلیم کی پیروی کی ہے یا نہیں (اِس موضوع پر ہم بعد میں بات کریں گے)؟ اگر ایسا ہے تو یاد رکھیں کہ یہ ایسے لوگوں کا گروہ ہے جو ابھی بھی فضل میں ترقی کر رہے ہیں۔ اُن سے محبت کریں اور اُن کی خدمت کریں۔تحمل سے کام لیں۔ ایک بار پھر خاندان کے بارے میں سوچیں۔ جب آپ کے والدین، بہن بھائی اور بچے آپ کی توقعات پوری کرنے میں ناکام رہتے ہیں تو کیا آپ اُنہیں فوری طور پر خاندان سے خارج کر دیتے ہیں؟ مجھے امید ہے کہ آپ اُنہیں معاف کر دیتے اور اُنہیں برداشت کرتے ہیں اور ہوسکتا ہے آپ یہ بھی سوچیں کہ ایسا تو نہیں کہ مجھے اپنی توقعات درست کرنے کی ضرورت ہے۔ اِسی طرح ہمیں اپنے آپ سے پوچھنا چاہئے کہ کیا ہم کلیسیا کے اُن افراد سے محبت رکھنا اور ثابت قدمی سے اُن کے ساتھ رہنا جانتے ہیں جو فرق نظریات کے مالک ہیں،جو توقعات پر پورے نہیں اترتے یا حتیٰ کہ ہمارے خلاف گناہ کرتے ہیں۔ (کیا آپ اور مَیں نے کبھی گناہ نہیں کئے جنہیں معافی کی ضرورت ہے؟)

بلاشبہ کہیں پر حد بندی تو ہے۔ ایسی کلیسیائیں اور پاسبان ہو سکتے ہیں جن میں آپ شامل ہونا نہ چاہیں یا اُن ہی کے ساتھ رہنا چاہتے ہوں۔ اِس سوال پر ہم کسی کلیسیا کی ''ضروری نشانیاں'' والے حصے میں غور کریں گے۔ ابھی ہم اِس بنیادی اصول پر ہی دھیان دیں گے کہ کلیسیا لوگوں کا ایک گروہ ہے۔ اِس لئے جو کچھ ہم اِس سے چاہتے ہیں اور جو کچھ اِسے ہونا چاہئے، اِس کے متعلق جو کچھ ہم کہہ رہے ہیں وہ سب بائبل کے بنیادی اصول کے مطابق ہونا ضروری ہے۔

لوگ، نہ کہ اعداد و شمار

اب مجھے کلیسیا کے متعلق غلط سوچ پر ایک اَور بات کی نشاندہی کرنے دیں۔ یہ سوچ خاص طور پر پاسبانوں میں عام ہے۔ نہ صرف یہ کہ کلیسیا ایک جگہ نہیں بلکہ وہ اعداد و شمار بھی نہیں۔

جب مَیں کالج کی تعلیم حاصل کر رہا تھا تو مَیں نے جان براؤن کا ایک اِصلاحی خط پڑھا تھا۔ وہ اُنیسویں صدی میں پاسبان تھا اور وہ خط اُس نے اپنے ایک طالب علم کو لکھا تھا جو حال ہی میں ایک چھوٹی سی جماعت کا پاسبان مقرر ہوا تھا۔ اُس خط میں براؤن نے لکھا:

> ''مَیں تمہارے دل کی خودنمائی سے واقف ہوں اور تم اِس بات پر شرم محسوس کرو گے کہ تمہاری کلیسیا تمہارے دوسرے بھائیوں کی کلیسیاؤں کے مقابلے میں چھوٹی ہے، لیکن ایک بزرگ آدمی کے اِن الفاظ سے اپنے آپ کو تسلی دو کہ جب تم خداوند یسوع مسیح کے تختِ عدالت کے سامنے اِس کا حساب دینے لگو گے تو تم سوچو گے کہ تمہارے پاس اِتنے ہی لوگ کافی تھے۔''

جب مَیں اُس جماعت کے متعلق سوچتا ہوں جو خدا نے میرے سپرد کی ہے تو مَیں اُس دن کا بوجھ محسوس کرنے لگتا ہوں۔ کیا مَیں چاہتا ہوں کہ میری کلیسیا بڑی ہو جائے؟ وہ بہت مشہور ہو اور ہر طرف اُس کا چرچا ہو؟ میری کلیسیا سے دوسرے لوگ کسی طرح متاثر ہوں؟

کیا میرے اندر یہ تحریک کارفرما ہے کہ جو لوگ میرے سپرد ہیں اُن کو

جیسے تیسے برداشت کروں، اچھے وقت کی تاڑ میں رہوں اور اُن موقعوں کا انتظار کروں جب مَیں اُس کلیسیا کو اپنی سوچ کے مطابق بنا دوں گا؟ کلیسیا کے مستقبل کے لئے خواہشات رکھنا غلط بات نہیں لیکن کیا میری خواہشات مجھے اپنے ارد گرد موجود مقدسین سے بے پرواحتیٰ کہ بیزار تو نہیں کر رہیں؟

یا کیا مَیں یاد رکھتا ہوں کہ اُن بہت سی روحوں کا کیا ہو گا جو آٹھ سو نشستوں والے ہال میں اتوار کی صبح میرے سامنے بیٹھی ہوتی ہیں اور اُن میں سے زیادہ تر بزرگ ہیں؟ کیا مَیں اُن چند لوگوں سے محبت رکھوں گا اور اُن کی خدمت کروں گا جن کی غیر بائبلی سرگرمیاں، پرانی روایات سے وابستگی اور مجھے پسند نہ آنے والی موسیقی کلیسیا کے لئے میری امیدوں (جو میرے خیال میں درست ہیں) کی راہ میں رکاوٹ بنی ہوئی ہیں؟ اور مَیں جانتا ہوں یہ صرف پاسبان ہی نہیں جو اپنے لوگوں کو برداشت کرنے کے چنگل میں پھنس جاتے اور اُس وقت تک گزارہ کرتے ہیں جب تک کلیسیا اُس طرح کی نہ بن جائے جس کا اُنہوں نے تصور کیا تھا۔

کلیسیا لوگ ہیں یہ نہ تو جگہ اور نہ ہی اعداد و شمار ہے۔ یہ ایک بدن ہے جو اپنے سر کے ساتھ متحد ہے۔ یہ ایک خاندان ہے جو مسیح کے وسیلے سے لے پالک بنائے جانے سے بنا ہے۔

میری دعا ہے کہ ہم پاسبان اُن خاص گلّوں کی خبر گیری کرنے کی اُس زبردست ذمہ داری کو گہرے طور پر پہچانیں جن کے لئے خدا نے ہمیں چرواہے مقرر کیا ہے۔

لیکن میری یہ بھی دعا ہے کہ آپ جو مسیحی ہیں خواہ ایمان میں بالغ یا بچے

ہیں، آپ بھی اپنے کلیسیائی خاندان سے محبت رکھنے، اُس کی خدمت کرنے اور ایک دوسرے کے سامنے جواب دہ ہونے کو مزید بہتر طور پر پہچانیں۔ جب حقیقی بہن بھائیوں کی بات آتی ہے تو مجھے امید ہے آپ اِس بات کو جان چکے ہیں کہ قائن نے جب خدا کو نظر انداز کرتے ہوئے یہ کہا، ''کیا مَیں اپنے بھائی کا محافظ ہوں؟'' تو اُس نے کیا غلطی کی تھی۔ لیکن اِس سے بھی بڑھ کر مجھے یہ امید ہے کہ اگر آپ نے پہلے اِس بات کو نہیں پہچانا تو اب آپ اُس بڑی ذمہ داری کو جان چکے ہیں جو آپ کے کلیسیائی خاندان کے بھائی بہنوں کے لئے آپ پر عائد ہے۔

''بھیڑ اُس (یسوع) کے آس پاس بیٹھی تھی اور اُنہوں نے اُس سے کہا دیکھ تیری ماں اور تیرے بھائی باہر تجھے پوچھتے ہیں۔ اُس نے اُن کو یہ جواب دیا میری ماں اور میرے بھائی کون ہیں؟ اور اُن پر جو اُس کے گرد بیٹھے تھے نظر کر کے کہا دیکھو میری ماں اور میرے بھائی یہ ہیں! کیونکہ جو کوئی خدا کی مرضی پر چلے وہی میرا بھائی اور میری بہن اور میری ماں ہے'' (مرقس۳:۳۲-۳۵)۔

باب 3

ہر کلیسیا کو صحت مند بننے کی آرزو رکھنی چاہئے

اگر آپ مسیحی والدین ہیں تو آپ اپنے بچوں کے لئے کیا چاہتے ہیں؟
اگر آپ مسیحی بچے ہیں تو آپ اپنے خاندان کے لئے کیا چاہتے ہیں؟

غالباً آپ کی خواہش ہے کہ کئی ایک صفات آپ کے خاندان کی امتیازی پہچان بن جائیں اور یہ صفات وقت کے ساتھ ترقی کرتی جائیں جیسے کہ محبت، خوشی، پاکیزگی، اتحاد اور خدا کا پُرتعظیم خوف۔ غالباً آپ کئی ایک باتوں کے بارے میں سوچ سکتے ہیں لیکن آئیں اُن تمام صفات کو ایک لفظ میں سمونے کی کوشش کرتے ہیں جو بے شک اِتنا زیادہ پُرکشش نہیں: ''صحت مند''۔ آپ ایک صحت مند خاندان چاہتے ہیں، ایک ایسا خاندان جو اُس طرح زندگی بسر کرتا اور ایک دوسرے سے محبت رکھتا ہے جیسے خدا کا منصوبہ تھا کہ خاندان اِس طرح رہے۔

یہی بات ہماری کلیسیاؤں کے لئے ہے۔ میری تجویز ہے کہ پاسبان ہوں یا کلیسیا کے افراد اُنہیں صحت مند کلیسیا بننے کی آرزو رکھنی چاہئے۔

ممکن ہے ''صحت مند'' سے بہتر کوئی لفظ ہو جو بیان کرے کہ کلیسیا کو کیسا ہونا چاہئے۔آخر ہم ابدی بیٹے، بادشاہوں کے بادشاہ اور خداوندوں کے خداوند کے خون سے خریدے گئے لوگوں کی بات کر رہے ہیں تو کیا ''صحت مند'' کا لفظ بہترین ہے جو مَیں اِس کے لئے استعمال کر سکتا ہوں؟ تاہم مجھے یہ لفظ

پسند ہے کیونکہ یہ ایک بدن کا خیال پیش کرتا ہے جو زندہ ہے اور نشو ونما پا رہا ہے جیسے کہ اُسے پانی چاہیئے۔ ہو سکتا ہے اُسے مسائل کا سامنا ہو۔ وہ ابھی کامل نہیں ہوا بلکہ ترقی کی راہ پر ہے اور وہ وہی کر رہا ہے جو اُسے کرنا چاہیئے کیونکہ خدا کا کلام اُس کی رہنمائی کر رہا ہے۔

مَیں اکثر اپنی جماعت کو بتاتا ہوں کہ جب زندگی میں گناہ سے جدوجہد کرنے کی بات آتی ہے تو ایک مسیحی اور غیر مسیحی میں یہ فرق نہیں کہ مسیحی گناہ نہیں کرتے بلکہ فرق یہ ہے کہ دونوں کس طرف ہوتے ہیں۔مسیحی گناہ کے خلاف خدا کی طرف ہوتے ہیں جب کہ غیر مسیحی خدا کے خلاف گناہ کی طرف ہوتے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں، ایک مسیحی گناہ کرتا ہے، لیکن پھر وہ خدا اور اُس کے کلام کی طرف رجوع لاتا اور کہتا ہے، ''گناہ کے خلاف لڑنے میں میری مدد کر۔'' ایک غیر مسیحی خواہ اپنے گناہ کو پہچان ہی لے وہ حقیقت میں یہی کہے گا، ''مَیں خدا کی نسبت اپنے گناہ کو زیادہ چاہتا ہوں۔''

ایک صحت مند کلیسیا وہ نہیں جو کامل اور بے گناہ ہے۔ اُس نے ہر بات کا حل نہیں نکال لیا بلکہ صحت مند کلیسیا وہ ہے جو بے دینی کی خواہشات اور دُنیا کے دھوکے، جسم اور ابلیس کے خلاف جنگ میں مسلسل خدا کی طرف کھڑے ہونے کی کوشش کرتی ہے۔ یہ وہ کلیسیا ہے جو لگاتار خدا کے کلام کے مطابق بننے کی جدوجہد میں لگی رہتی ہے۔

مَیں صحت مند کلیسیا کی ایک اَور زیادہ واضح تعریف بیان کروں گا اور پھر ہم اِس کی تائید میں کلامِ مقدس کے کئی ایک حوالوں پر غور کریں گے: ایک صحت مند کلیسیا وہ جماعت ہے جو خدا کے کردار کو منعکس کرنے میں بڑھتی جاتی

ہے۔ وہ کردار جو اُس کے کلام میں ظاہر ہوا ہے۔

لہٰذا اگر کوئی پاسبان مجھ سے پوچھے کہ مَیں اُسے کس قسم کی کلیسیا کی تمنا رکھنے کی نصیحت کروں گا تو ہوسکتا ہے مَیں کہوں، ''ایک صحت مند کلیسیا، ایک ایسی کلیسیا جو خدا کے کردار کو منعکس کرنے میں مسلسل بڑھتی جاتی ہے —— وہ کردار جو اُس کے کلام میں ظاہر ہوا ہے''۔

اور ایک مسیحی کو مَیں کس قسم کی کلیسیا میں شامل ہونے اور اُس میں خدمت کرنے اور صبر سے اُس کے ساتھ رہنے کی نصیحت کر سکتا ہوں؟ ایک صحت مند کلیسیا جو خدا کے کردار کو منعکس کرنے میں مسلسل بڑھتی جاتی ہے —— وہ کردار جو اُس کے کلام میں ظاہر ہوا ہے۔

اگر آپ غور سے پڑھ رہے ہیں تو آپ نے دیکھا ہوگا کہ مَیں نے ''ہو سکتا'' یا ''کر سکتا'' کا لفظ بار بار استعمال کیا ہے۔ ایسا کرنے کی دو وجوہات ہیں۔ اوّل، مَیں یہ خیال پیش کرنا نہیں چاہتا کہ 'ہماری کلیسیائیں کیسی ہونی چاہئیں' کو بیان کرنے کا یہ واحد طریقہ ہے۔ ہوسکتا ہے مختلف مواقع اور مختلف مقاصد اِس بات کو بیان کرنے کے لئے مختلف وضاحت کا تقاضا کریں۔ ہو سکتا ہے کوئی مصنف ہماری کلیسیاؤں میں پائی جانے والی شریعت پرستی یا شہوت پرستی کا حل پیش کر رہا ہو، لہٰذا وہ اِس طرح اپنی بات شروع کر سکتا ہے: ''ہماری کلیسیاؤں کے لئے سب سے اہم جو بات ہوسکتی ہے وہ یہ ہے کہ اِن کا محور و مرکز صلیب ہو''۔ مَیں اُس کی اِس بات پر آمین کہوں گا۔ یا ہوسکتا ہے کوئی مصنف ہماری کلیسیاؤں میں کلامِ مقدس کی کمی کے مسئلے کو حل کرنا چاہے۔ اِس صورت میں وہ کہے گا کہ ہماری کلیسیاؤں کا مرکز و محور بائبل ہونی چاہئے۔

مَیں اُس کی بات پر بھی آمین کہوں گا۔

دوم، مَیں یہ فرض نہیں کرنا چاہتا کہ جو کچھ مَیں کہنے کی کوشش کر رہا ہوں کوئی اَور اِس سے بہتر غور وخوض پیش نہیں کرسکتا۔ میرا ایمان ہے کہ کلیسیاؤں کے لئے بائبلی مقصد یہ ہے کہ وہ خدا کے کردار کو منعکس کریں جیسا اُس کے کلام میں ظاہر کیا گیا ہے۔

کیا ایک مسیحی یہ نہیں چاہتا؟

مکمل طور پر تیار

جب ہم کہتے ہیں کہ ہماری زندگیاں خدا کی ذات و کردار کا عکس ہوں تو اِس کا فطری مفہوم یہ ہے کہ ہم خدا کے کلام سے آغاز کریں۔ ہماری کلیسیاؤں کو کیا کرنا اور کیسا ہونا چاہیۓ اِس کا تعین کرنے کے لئے ہم خدا کے کلام کے بجائے دوسرے کامیاب طریقوں کی طرف متوجہ کیوں نہیں ہوتے؟ پولس نے تیمتھیس (وہ اِفُسس کی کلیسیا کا پاسبان تھا) کے نام اپنے دوسرے خط میں اُسے بتایا کہ بائبل اُسے ''ہر نیک کام کے لئے بالکل تیار'' کرے گی۔ دوسرے الفاظ میں کوئی ایسا نیک کام نہیں جس کے لئے خدا کا کلام تیمتھیس یا ہمیں تیار نہ کر سکے۔ اگر کوئی ایسا کام ہے جس کے بارے میں ہماری کلیسیاؤں کو خیال ہو کہ ہمیں یہ کرنا چاہیۓ، لیکن وہ کام خدا کا کلام میں نہ ہو تو پھر پولس نے تیمتھیس کو غلط لکھا، کیونکہ اِس صورت میں کلامِ مقدس کے متعلق یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ ہمیں ''ہر نیک کام کے لئے بالکل تیار'' کرسکتا ہے۔

کیا اِس سے میرا مطلب یہ ہے کہ ہمیں خدا کی بخشی ہوئی حکمت اور ذہن

استعمال نہیں کرنے چاہئیں؟ نہیں، بلکہ مَیں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ آئیں کلامِ مقدس سے شروع کریں اور دیکھیں کہ اِس میں ہمارے لئے کیا لکھا ہے۔

مَیں بائبل کی بنیادی اور مرکزی کہانی کے چھے واقعات پر مختصر طور پر غور کرنا چاہتا ہوں جس سے ہمیں یہ سمجھنے میں مدد ملے گی کہ ہم ایسی کلیسیائیں چاہتے ہیں جو خدا کے کردار کو منعکس کرنے میں مسلسل ترقی کرتی جائیں جیسے وہ خدا کے کلام میں ظاہر ہوا ہے۔ آپ بائبل کی اِس کہانی سے واقف ہیں۔ اِس کے بہت سے ذیلی پلاٹ ہیں، لیکن تمام ذیلی پلاٹ ایک بڑی کہانی کا حصہ ہیں۔ یہاں ہمارا مقصد یہ جاننا ہے کہ خدا اِس بنیادی کہانی میں کلیسیا کے لئے کیا چاہتا ہے۔

شبیہ سب کچھ ہے

ا۔ تخلیق

پیدائش کی کتاب میں لکھا ہے کہ خدا نے جانوروں اور پودوں کو ''اُن کی جنس کے موافق پیدا کیا''۔ ہر سیب دوسروں سیبوں جیسا اور ہر زیبرا دوسرے زیبروں جیسا بنایا گیا جب کہ بنی نوعِ انسان کے متعلق لکھا ہے کہ ''ہم انسان کو اپنی صورت پر اپنی شبیہ کی مانند بنائیں'' (۱:۲٦)۔ انسان دوسرے انسانوں کی مانند نہیں بنایا گیا بلکہ وہ خدا کی مانند بنایا گیا۔ وہ منفرد طریقے سے خدا کو منعکس کرتا یا اُس سے ملتا جلتا ہے۔

اِس لحاظ سے ہم منفرد طور پر خدا کی شبیہ پر خلق کئے گئے ہیں اور انسانوں

کو باقی کائنات کے سامنے خدا کی منفرد شبیہ اور اُس کے جلال کو پیش کرنا ہے۔ جیسے بیٹا اپنے باپ کی طرح عمل کرتا اور اُس کے نقشِ قدم پر چلتا ہے (پیدائش ۵:۱؛لوقا ۳:۳۸)، ویسے ہی انسان کو خدا کا کردار اور کائنات پر اُس کی حکمرانی کی نمائندگی کرنے کے لئے بنایا گیا۔ ''... اور وہ سمندر کی مچھلیوں اور آسمان کے پرندوں اور چوپایوں اور تمام زمین اور سب جانداروں پر جو زمین پر رینگتے ہیں اختیار رکھیں'' (پیدائش ۱:۲۶)۔

۲۔ گناہ میں گرنا

لیکن انسان نے خدا کی حکمرانی کی نمائندگی نہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ اُس نے خدا کے خلاف بغاوت کی اور اپنی حکمرانی کے لئے کام کرنے لگا۔ اِس لئے انسان نے جو مانگا خدا نے اُسے دے دیا اور اپنی حضوری سے خارج کر دیا۔ انسان کے اخلاقی جرم کا مطلب یہ تھا کہ اب وہ اپنی کسی کوشش کی بنا پر خدا کے قریب نہیں جا سکتا۔

کیا گناہ میں گرنے کے بعد بھی انسانوں میں خدا کی شبیہ قائم رہی؟ جی ہاں۔ پیدائش کی کتاب میں اِس حقیقت کی دوبارہ تصدیق کی گئی ہے کہ انسان میں اب بھی خدا کی صورت قائم تھی (پیدائش ۵:۱؛۹:۶) لیکن اب شبیہ اور صورت دونوں خراب ہو چکے تھے۔آپ کہہ سکتے ہیں کہ شیشہ ٹیڑھا ہو گیا تھا اِس لئے اب اُس میں سے ایک بگڑی ہوئی شبیہ نظر آنے لگی، لیکن گناہ میں گرنے کے باوجود ہم خدا کی شبیہ کو کسی حد تک منعکس کرتے ہیں۔علمِ الٰہی کے علما کی زبان میں انسان ''خطا وار'' اور ''خراب'' دونوں ہو گیا۔

۳۔ اسرائیل

خدا اپنے رحم کی بدولت لوگوں کے ایک گروہ کو بچانے اور کائنات کے لئے اپنے اصل مقصد (اپنے جلال کو ظاہر کرنا) کو پورا کرنے کا منصوبہ رکھتا تھا۔ اُس نے ابرہام نام کے ایک انسان سے وعدہ کیا کہ وہ اُسے اور اُس کی اولاد کو برکت دے گا اور اِس طرح وہ تمام اقوام کے لئے برکت کا باعث ہوں گے (پیدائش ۱۲:۱-۳)۔ خدا نے اُنہیں ''کاہنوں کی ایک مملکت'' اور ''مقدس قوم'' کہا (خروج ۱۹:۵-۷)۔ اِس کا مطلب تھا کہ اُنہیں خاص طور پر الگ کیا گیا ہے کہ وہ خدا کے احکام کی فرماں برداری کرنے سے دوسری قوموں کے سامنے خدا کی شبیہ، اُس کے کردار اور جلال کی نمائندگی کریں (جو کہ آدم کو کرنا تھا)۔ خدا اسرائیل کو کہہ رہا تھا کہ دُنیا کو دکھاؤ کہ مَیں کیسا ہوں۔ ''پاک ہونا کیونکہ مَیں قدوس ہوں'' (احبار ۱۱:۴۴؛۱۹:۲؛۲۰:۷)۔

خدا نے اِس قوم کو اپنا ''بیٹا'' بھی کہا کیونکہ بیٹوں سے توقع رکھی جاتی ہے کہ وہ باپ کے نقشِ قدم پر چلیں گے (خروج ۴:۲۲،۲۳) اور اُس نے وعدہ کیا کہ وہ اِس بیٹے کے ساتھ اُس سرزمین میں اُس کے ساتھ رہے گا جو وہ اُنہیں دینے والا تھا۔ یہ ایک ایسا پلیٹ فارم تھا جس پر اُنہیں خدا کے جلال کو ظاہر کرنا تھا (۱۔سلاطین ۸:۴۱-۴۳)۔

تاہم خدا نے اِس بیٹے کو خبردار بھی کیا کہ اگر وہ فرماں برداری کرنے اور اُس کے پاک کردار کو ظاہر کرنے میں ناکام رہا تو وہ اُسے اِس ملک سے خارج کر دے گا۔ افسوس اُس بیٹے نے فرماں برداری نہ کی اور خدا نے اُسے

اُس ملک اور اپنی حضوری سے باہر نکال دیا۔

۴۔ مسیح

قدیم اسرائیل کی کہانی کے بنیادی اسباق میں سے ایک یہ ہے کہ گناہ میں گرے ہوئے انسان خدا کی شریعت، خدا کی سرزمین اور خدا کی حضوری جیسی برکات رکھنے کے باوجود اپنی کوشش سے خدا کی شبیہ پیش نہیں کر سکتے تھے۔ ہم میں سے ہر ایک کو اسرائیل کی کہانی سے حلیمی اختیار کرنی چاہیئے۔ صرف خدا ہی اپنی شبیہ پیش کر سکتا ہے اور صرف وہی ہمیں گناہ اور موت سے بچا سکتا ہے۔

لہٰذا خدا نے دنیا میں اپنا اکلوتا بیٹا بھیجا جو ''انسانوں کے مشابہ'' پیدا ہوا (فلپیوں ۲:۷)۔ اِس پیارے بیٹے نے جس سے باپ خوش تھا خدا کی حکمرانی یا بادشاہی کی مکمل طور پر فرماں برداری کی۔ جو آدم نے نہیں کیا تھا وہ اُس نے کیا اور شیطان کی آزمائش کا مقابلہ کیا۔ جب وہ روزے کی حالت میں بیابان میں تھا تو اُس نے آزمانے والے کو کہا، ''آدمی صرف روٹی ہی سے جیتا نہ رہے گا بلکہ ہر بات سے جو خدا کے منہ سے نکلتی ہے'' (متی ۴:۴)۔

اور اُس نے وہ کیا جو اسرائیل نے نہیں کیا تھا۔ اُس نے مکمل طور پر خدا کی مرضی اور اُس کے کلام کے مطابق زندگی بسر کی: ''مَیں...اپنی طرف سے کچھ نہیں کرتا بلکہ جس طرح باپ نے مجھے سکھایا اُسی طرح یہ باتیں کہتا ہوں'' (یوحنا ۸:۲۸؛ ۶:۳۸؛ ۱۲:۴۹)۔

یہ بیٹا جس نے کامل طور پر باپ کی شبیہ پیش کی اپنے شاگرد فلپس سے کہہ سکتا تھا، ''جس نے مجھے دیکھا اُس نے باپ کو دیکھا'' (یوحنا ۱۴:۹)۔

جیسا باپ ویسا بیٹا۔

نئے عہد نامے کے خطوط کے مصنفین نے اُس کے متعلق لکھا، ''وہ اَندیکھے خدا کی صورت'' (کلسیوں ۱:۱۵) اور ''اُس کے جلال کا پرتو اور اُس کی ذات کا نقش'' ہے (عبرانیوں ۱:۳)۔ دوسرے آدم اور نئے اسرائیل کی حیثیت سے یسوع مسیح نے انسان میں خدا کی شبیہ کو فدیہ دے کر بحال کر دیا۔

تاہم مسیح نے نہ صرف شریعت کی تابع فرمانی کرنے سے خدا کی پُرجلال پاکیزگی ظاہر کی بلکہ گنہگاروں کے لئے صلیب پر اپنی جان دینے اور جس سزا کے وہ مستحق تھے وہ اٹھانے سے خدا کی پُرجلال محبت اور رحم کو بھی ظاہر کیا (یوحنا ۱۷:۱-۳)۔ سارے پرانے عہدنامے میں اِس عوضی قربانی کی طرف اِشارہ کیا جاتا رہا ہے۔ اُن جانوروں کے بارے میں سوچیں جنہیں آدم اور حوا کے گناہ میں گرنے کے بعد اُن کی برہنگی ڈھانکنے کے لئے ذبح کیا گیا تھا۔ غور کریں خدا نے اضحاق کو بچانے کے لئے کس طرح ابرہام اور اضحاق کے لئے مینڈھا مہیا کیا تھا۔ یوسف کے بارے میں سوچیں، یہ بیٹا قربان کر دیا گیا، اُس کے بھائیوں نے اُسے بیچ ڈالا تاکہ ایک دن وہ ایک قوم کا درمیانی بن سکے۔ اسرائیل کے لوگوں کے متعلق سوچیں جنہوں نے اپنے گھروں پر بروں کا خون لگایا اور اِس طرح اُن کے پہلوٹھے بیٹے موت کے منہ میں جانے سے بچ گئے۔ اُن اسرائیلی خاندانوں کے بارے میں سوچیں جو ہیکل میں خطا کی قربانی لاتے تھے،اُس جانور کے سر پر ہاتھ رکھتے اور پھر اُسے ذبح کرتے تھے۔ سردار کاہن کے متعلق سوچیں جو سال میں ایک بار پاک ترین مقام میں سب لوگوں کے لئے کفارے کی قربانی دینے کے لئے جاتا تھا۔ یسعیاہ نبی کے اِس وعدے کے

متعلق سوچیں: ''وہ ہماری خطاؤں کے سبب سے گھایل کیا گیا اور ہماری بدکرداری کے باعث کچلا گیا۔ ہماری سلامتی کے لئے اُس پر سیاست ہوئی تاکہ اُس کے مار کھانے سے ہم شفا پائیں'' (یسعیاہ ۵:۵۳)۔

یہ تمام باتیں اور اِس کے علاوہ بہت سے حوالہ جات یسوع مسیح کی طرف اشارہ کرتے ہیں جو خدا کے قربانی کے برّے کی حیثیت سے صلیب پر چڑھا۔ بالا خانے میں اُس نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ وہ سب توبہ کرنے والوں اور ایمان لانے والوں کے لئے اپنے خون سے ایک نیا عہد باندھنے والا ہے (لوقا ۲۰:۲۲)۔

۵۔ کلیسیا

ہم جو اپنے گناہوں میں مردہ تھے مسیح کی موت اور جی اٹھنے میں بپتسمہ لینے سے زندہ کئے گئے ہیں۔لہٰذا پولس نے لکھا ہے کہ '' تم سب اُس ایمان کے وسیلہ سے جو مسیح یسوع میں ہے خدا کے فرزند ہو اور تم سب جتنوں نے مسیح میں شامل ہونے کا بپتسمہ لیا مسیح کو پہن لیا'' (گلتیوں ۲۶:۳، ۲۷) اور ''چونکہ تم بیٹے ہو اِس لئے خدا نے اپنے بیٹے کا روح تمہارے دلوں میں بھیجا جو اَبا یعنی اَے باپ! کہہ کر پکارتا ہے'' (گلتیوں ۶:۴، ۷)۔

خدا کے اِن بہت سے بیٹوں کا کام کیا ہے؟ ہم نے آسمانی باپ اور اُس کے بیٹے کے'' کردار'' اور اُس کی ''صورت'' اور اُس کی ''شبیہ'' اور اُس کے ''جلال'' کو ظاہر کرنا ہے۔

یسوع نے ہمیں کہا کہ ہم صلح کروانے والے بنیں کیونکہ باپ نے اپنے

بیٹے کی قربانی کے وسیلے سے ہم سے صلح کی (متی ۵:۹)۔

یسوع نے ہمیں کہا کہ ہم اپنے دشمنوں سے محبت رکھیں کیونکہ ہمارا آسمانی باپ ہم سے محبت رکھتا ہے جو پہلے اُس کے دشمن تھے (متی ۵:۴۴؛رومیوں ۵:۸)۔

یسوع نے ہمیں کہا کہ ہم ایک دوسرے سے محبت رکھیں کیونکہ اُس نے ہم سے محبت رکھنے کے لئے اپنی جان قربان کر دی اور ہماری آپس کی محبت سے دنیا جانے گی کہ وہ کیسا ہے (یوحنا ۱۳:۳۴،۳۵)۔

یسوع نے دعا کی کہ جیسے وہ اور باپ ایک ہیں اُسی طرح ہم **ایک** ہوں (یوحنا ۱۷:۲۰-۲۳)۔

یسوع نے ہمیں کہا ہے کہ ہم اُسی طرح ''کامل'' ہوں جیسے ہمارا آسمانی باپ کامل ہے (متی ۵:۴۸)۔

یسوع نے ہمیں کہا ہے کہ ہم سب اقوام میں ''آدم گیر'' اور شاگرد بنانے والے بنیں (متی ۴:۱۹؛۲۸:۱۹)۔ جس طرح باپ نے اُسے بھیجا اُسی طرح وہ ہمیں بھیجتا ہے (یوحنا ۲۰:۲۱)۔

جیسا باپ ، ویسا بیٹا اور ویسے ہی دوسرے بیٹے۔

مسیح کے کام کی بدولت گناہ سے پاک، نئی مخلوق بن کر اور روح القدس کے کام کی بدولت نئی پیدائش کا تجربہ رکھنے والے دل کے ساتھ اُس کے لوگوں نے خدا کی صحیح شبیہ دریافت کرنا شروع کر دی ہے۔ مسیح ہمارا پہلا پھل ہے (۱۔کرنتھیوں ۱۵:۲۳)۔ اُس نے پردہ ہٹا کر کلیسیا کے لئے راستہ بنا دیا ہے کہ وہ ایک بار پھر باپ کا چہرہ دیکھ سکے (۲۔کرنتھیوں ۳:۱۴،۱۶)۔ اب ہم ایمان سے اُس کی شبیہ دیکھتے ہیں اور ''اُسی جلالی صورت میں درجہ بدرجہ بدلتے جاتے

ہیں'' (۲۔کرنتھیوں۳:۱۸)۔

کیا آپ کلیسیا کے لئے خدا کا مقصد دیکھنا چاہتے ہیں جسے صرف دو آیات میں پیش کیا گیا ہے؟ پولس نے بیان کیا ہے:

''اب کلیسیا کے وسیلے سے خدا کی طرح طرح کی حکمت اُن حکومت والوں اور اختیار والوں کو جو آسمانی مقاموں میں ہیں معلوم ہو جائے۔ اُس ازلی ارادہ کے مطابق جو اُس نے ہمارے خداوند مسیح یسوع میں کیا تھا'' (افسیوں۳:۱۰،۱۱)۔

کلیسیا خدا کی طرح طرح کی حکمت کیسے ظاہر کرسکتی ہے؟ تمام حکمت کا منبع خدا ہی صرف ایسا راستہ تیار کرسکتا ہے جس سے وہ اپنی محبت اور اپنے عدل کے تقاضے پورے کرے اور ساتھ ہی گنہگار انسانوں کو بچا لے جو اُس سے اور ایک دوسرے سے بیگانہ تھے۔ اور تمام حکمت کا منبع خدا ہی سنگین دلوں کو گوشتین دل بنا سکتا ہے جو اُس سے محبت رکھیں اور اُس کی ستائش کریں۔ خدا کرے کہ کائنات کی تمام قوتیں اِس بات کو دیکھیں اور تعجب کریں۔

۶۔ جلال

جب ہم اُسے اُس کے پورے جلال میں دیکھیں گے تو پھر ہم کامل طور پر اُسے ظاہر کریں گے: ''جب وہ ظاہر ہوگا تو ہم بھی اُس کی مانند ہوں گے کیونکہ اُس کو ویسا ہی دیکھیں گے جیسا وہ ہے'' (۱۔یوحنا ۳:۲)۔ ہم اُس کی طرح پاک ہوں گے۔ اُس کی طرح محبت کریں گے اور اُس کی طرح متحد ہوں گے۔ اِس آیت میں یہ وعدہ نہیں کیا گیا کہ ہم خدا بن جائیں گے بلکہ یہ

وعدہ ہے کہ ہماری جانیں اُس کے کردار اور جلال کے نور کو اِس طرح منعکس کریں گی جیسے ایک صاف اور شفاف آئینہ سورج کی روشنی کو منعکس کرتا ہے۔

کہانی کی دُہرائی

کیا آپ کو کہانی یاد ہے؟ مَیں اِسے دہرانے لگا ہوں۔ خدا نے یہ دنیا اور بنی نوعِ انسان کو اِس لئے پیدا کیا تا کہ وہ اُس کے جلال کو ظاہر کریں۔ آدم اور حوا نے ایسا نہ کیا اور نہ ہی اسرائیل کے لوگ ایسا کر سکے، لہٰذا خدا نے اپنے بیٹے کو بھیجا کہ وہ اُس کے پاک اور محبت بھرے کردار کو ظاہر کرے اور دنیا کے گناہوں کے لئے خدا کے غضب کو ٹھنڈا کرے۔ مسیح میں ہوکر خدا اپنے آپ کو ظاہر کرنے آیا اور مسیح میں ہی وہ ہمیں بچانے آیا۔

اب کلیسیا کو، جسے مسیح کی زندگی اور روح القدس کی قوت عطا کی گئی ہے، ساری کائنات کے سامنے خدا کا کردار اور جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اُس کی عظیم حکمت اور نجات کے کام کی قول وفعل سے گواہی دینے کے لئے بلایا گیا ہے۔

عزیز قاری! آپ کلیسیا میں کیا چاہتے ہیں؟ اچھی موسیقی؟ ایک پُر رونق ماحول؟ یا روایتی نظام؟ اِس کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے:

معافی پانے والے باغیوں کا ایک گروہ ...
جنہیں خدا سارے آسمانی لشکر کے سامنے اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے استعمال کرنا چاہتا ہے ...
کیونکہ وہ اُس کی سچائی ظاہر کرتے ہیں ...
اور اُس کی پاکیزگی، محبت اور اتحاد میں مسلسل آگے بڑھتے جاتے ہیں۔

باب 4

خدا کا کردار کیسے ظاہر کیا جائے

مَیں یہ بات مانتا ہوں کہ مَیں گھر میں عملی کام کرنے میں زیادہ ماہر نہیں ہوں جیسے کہ کتابوں کی الماری درست کرنا، بجلی کے تار کی مرمت کرنا یا یہ جاننا کہ میرے ٹیلی فون کے تمام بٹنوں کا کیا کام ہے بلکہ بہت سے ''ہاؤ-ٹو گائیڈ'' (how-to guides) کتابچے بھی میرے لئے مددگار ثابت نہیں ہوتے۔ مجھے اکثر اپنے خاندان کے افراد اور دوستوں کی صلاحیتوں کا سہارا لینا پڑتا ہے۔

مَیں شکرگزار ہوں کہ اِن چند عملی باتوں میں میری مہارت کی کمی اِس بات میں رُکاوٹ نہیں بنتی کہ مَیں بائبل کی تعلیم کو جان سکوں کہ وہ خدا کے پُر جلال کردار کو ظاہر کرنے کے متعلق کیا کہتی ہے۔ اِس بات کے لئے بنیادی اصول بہت سادہ ہے: ہمیں خدا کا کلام سُننا اور پھر اُس پر عمل کرنا ہے۔ اِس میں صرف دو قدم ہیں، سننا اور عمل کرنا۔

خدا کا کلام پڑھنے یا سننے اور اُس پر عمل کرنے سے ہم بادشاہ کے سفیر کی طرح خدا کے کردار اور جلال کو ظاہر کرتے ہیں۔

ایک ایسے بیٹے کا تصور کریں جس کا باپ ایک دُور کے ملک گیا اور وہاں سے اپنے بیٹے کو خط لکھتا رہا کہ کس طرح اُس نے اپنے خاندان کے نام کی عزت قائم رکھنی ہے اور خاندانی کاروبار کس طرح چلانا ہے۔ لیکن فرض کریں اُس بیٹے نے اپنے باپ کا خط کبھی نہیں پڑھا۔ تو پھر وہ کس طرح اپنے باپ

کی نمائندگی کر سکتا اور اُس کا کاروبار چلاسکتا ہے؟ وہ ایسا نہیں کر سکتا اور نہ خدا کے کلام کونظر انداز کرنے والی مقامی کلیسیا ہی ایسا کر سکتی ہے۔

دو قسم کے لوگ

جب سے آدم خدا کی نافرمانی کرنے کی وجہ سے باغِ عدن سے نکالا گیا تب سے تمام انسان دو گروہوں میں تقسیم ہو گئے ہیں: ایک گروہ خدا کے کلام پرعمل کرنے والوں کا ہے اور دوسرا اُن لوگوں کا ہے جو ایسا نہیں کرتے۔ نوح نے اُس کے کلام پرعمل کیا ،بابل کا برج بنانے والوں نے نہ کیا۔ ابرہام نے عمل کیا، فرعون نے نہ کیا۔ داؤد نے عمل کیا لیکن اُس کے زیادہ تر بیٹوں نے ایسا نہ کیا۔ زکائی نے عمل کیا، پیلاطس نے نہ کیا۔ پولس نے عمل کیا لیکن جھوٹے رسولوں نے نہ کیا۔

یہی بات ہم کلیسیا کی تاریخ میں بھی دیکھ سکتے ہیں:

اتھاسیس (Athanasius) نے عمل کیا۔ اریُس (Arius) نے نہ کیا۔ لوتھر(Luther) نے عمل کیا اور روم نے نہ کیا۔ ماخن (Machen) نے عمل کیا اورفوسڈک (Fosdick) نے نہ کیا۔

کلیسیائی تاریخ کے لوگوں کے متعلق مَیں حتمی طور پر کچھ نہیں کہہ سکتا۔ لیکن بائبل کی تاریخ کی تعلیم مستند اور قابلِ اعتبار ہے کہ خدا کے لوگوں کو غیر ایمان داروں اور بہروپیوں سے جو بات الگ کرتی ہے وہ یہ ہے کہ خدا کے لوگ اُس کا کلام سنتے اور اُس پر توجہ دیتے ہیں۔

استثنا کی کتاب میں جب موسیٰ ملکِ موعود کی سرحد پر کھڑا تھا تو اُس

نے یہی بات دوسری بار بتانے کی فکر کی۔ اُس نے اُنہیں یہ یاد دلاتے ہوئے بات شروع کی کہ چالیس سال پہلے وہ اُن کے والدین کے ساتھ اِسی جگہ کھڑا تھا اور اُنھوں نے اُس کی بات نہ سنی، لہٰذا خدا نے اُنہیں بیابان میں ہی مار دیا۔اگلے قریباً تیس ابواب میں جو تین وعظ ہیں اُن کا خلاصہ اِن الفاظ میں بیان کیا جا سکتا ہے: ''سنیں۔توجہ دیں۔لکھ لیں۔خدا نے جو کہا وہ یاد رکھیں۔ اُس نے تمہیں مصر کی غلامی سے رہائی بخشی لہٰذا اُس کی بات سُنیں۔'' موسیٰ نے جو کچھ کہا تھا تیسویں باب میں اُس کا نچوڑ ایک حکم میں بیان کر دیا: ''پس تُو زندگی کو اختیار کر'' (۱۹)۔

خدا کا کلام سُننے اور اُس پر عمل کرنے سے ہی خدا کے لوگ مکمل طور پر زندگی پائیں گے اور یہ زندگی صرف اُسی سے ملتی ہے۔یہ کتنی سادہ سی بات ہے۔

نئے عہد نامے کی کلیسیا کے لئے خدا کا پیغام اِس سے مختلف نہیں۔جب ہم نے اُس کا کلام سُنا اور اُس پر ایمان لائے تو اُس نے ہمیں گناہ اور موت کے بندھن سے رہائی دی (رومیوں ۱۰:۱۷)۔ اب ہمیں اُس کا کلام سُننا اور اُس پر عمل کرنا ہے۔جو کچھ اُس نے فرمایا ہے اُسے سُننے اور اُس کی فرماں برداری کرنے سے اُس کے کردار اور جلال کو ظاہر کرنے میں ترقی کرتے ہیں۔

بعض لوگ اعتراض کر سکتے ہیں کہ ''اِس بات سے ایسا لگتا ہے کہ مسیحی اپنے اوپر توجہ دیں۔کیا کلیسیا کو باہر یعنی دنیا پر توجہ دینے کے لئے نہیں بلایا گیا جیسے کہ مشنری اور بشارتی خدمت؟'' یقیناً اُسے اِن باتوں کے لئے بلایا گیا ہے اور یہ خدا کا کردار ظاہر کرنے کا حصہ ہیں۔ یسوع نے کہا،''میرے پیچھے چلے

آؤ تو مَیں تم کو آدم گیر بناؤں گا'' (متی ۴:۱۹) اور یہ بھی کہا ہے کہ'' جس طرح باپ نے مجھے بھیجا ہے اُسی طرح مَیں بھی تمہیں بھیجتا ہوں'' (یوحنا ۲۰:۲۱)۔ جب ہم مشنری اور بشارتی خدمت اور خدا کی بادشاہی کے لئے کام کرتے ہیں تو یہ خدا کے کلام کے مطابق ہے اور یہ سب متی ۴:۱۹ اور یوحنا ۲۰:۲۱ اور دیگر بہت سے حوالوں کے مطابق ہے۔ ہم یہ کام اِس لئے نہیں کرتے کیونکہ علمِ الٰہی کے بعض اساتذہ نے ہمیں ایسا کرنے کی تعلیم دی ہے یا اِس کی وجہ یہ نہیں کہ ہم سب اِس بات پر متفق ہیں کہ ایسا کرنا اچھا خیال ہے۔ ہم لوگوں کو کلام سناتے، بشارت دیتے اور خدا کی بادشاہی کا کام اِس لئے کرتے ہیں کیونکہ ''خدا نے اپنے کلام میں ہمیں یہ سب کرنے کا حکم دیا ہے''۔

تاریخ خصوصی طور پر اُن لوگوں میں منقسم نہیں جنہوں نے بشارتی خدمت کی اور جنہوں نے نہیں کی۔ یہ وہ بنیادی کام نہیں جس سے کلیسیا کی تعریف بیان کی جائے بلکہ یہ تقسیم اُن لوگوں کے درمیان ہے جنہوں نے خدا کے کلام کو سُنا یعنی توجہ دی اور جنہوں نے ایسا نہیں کیا۔

اِس لئے متی رسول نے بیان کیا ہے کہ یسوع نے شیطان کو بتایا کہ انسان کی زندگی کا دارو مدار'' ہر بات سے جو خدا کے منہ سے نکلتی ہے'' پر ہے (متی ۴:۴) اور اِس کے ساتھ اُس نے اپنے شاگردوں کو کچھ آخری باتیں کہیں کہ سب قوموں کو شاگرد بناؤ اور اُنہیں بپتسمہ دو''اور اُن کو یہ تعلیم دو کہ اُن سب باتوں پر عمل کریں جن کا مَیں نے تم کو حکم دیا'' (متی ۲۸:۲۰)۔

اِس لئے مرقس نے یسوع کی خدا کے کلام کے متعلق بیج کی تمثیل شامل کی جو چار مختلف زمینوں میں بویا گیا (مرقس ۴)۔ بعض لوگ اُسے قبول

کریں گے اور بعض نہیں۔

اِس لئے لوقا نے خود کو چشم دید گواہ اور کلام کا خادم کہا ہے (لوقا ۱:۲) اور یسوع کا یہ وعدہ بیان کیا ہے کہ'' زیادہ مبارک وہ ہیں جو خدا کا کلام سُنتے اور اُس پر عمل کرتے ہیں'' (لوقا ۱۱:۲۸)۔

اِس لئے یوحنا نے یسوع کے آخری الفاظ لکھے جو اُس نے تین بار پطرس سے کہے تھے کہ'' میری بھیڑیں چرا'' (یوحنا ۲۱:۱۵-۱۷)۔ وہ بھیڑوں کو کیا کھلاتا؟ خدا کا کلام۔

اِس لئے ابتدائی کلیسیا''رسولوں سے تعلیم پانے...میں مشغول'' رہی (اعمال ۲:۴۲)۔

اِس لئے پولس نے روم کی کلیسیا کو لکھا ''ایمان سُننے سے پیدا ہوتا ہے اور سُننا مسیح کے کلام سے'' (رومیوں ۱۰:۱۷)۔

اِس لئے اُس نے کرنتھس کی کلیسیا کو بتایا کہ''صلیب کا پیغام... نجات پانے والوں کے نزدیک خدا کی قدرت ہے'' (۱۔کرنتھیوں ۱:۱۸) کیونکہ''خدا کو یہ پسند آیا کہ اِس منادی کی بے وقوفی کے وسیلہ سے ایمان لانے والوں کو نجات دے'' (۱۔کرنتھیوں ۱:۲۱) اور اِسی لئے بعد میں اُس نے اِس کلیسیا کو کہا کہ وہ ''خدا کے کلام میں آمیزش'' کرنے والوں میں سے نہیں بلکہ ''دل کی صفائی سے'' سچائی بیان کرتے ہیں (۲۔کرنتھیوں ۲:۱۷؛۴:۲)۔

اِس لئے اُس نے گلتیہ کی کلیسیا کو لکھا: ''اُس خوش خبری کے سِوا جو تم نے قبول کی تھی اگر کوئی تمہیں اَور خوش خبری سناتا ہے تو ملعون ہو'' (گلتیوں ۱:۹)۔

اِس لئے اُس نے افسیوں کی کلیسیا کو لکھا ''اُسی (مسیح) میں... تُم

نے کلامِ حق کو سنا جو تمہاری نجات کی خوش خبری ہے'' (افسیوں ۱:۱۳)۔
اُس نے اُنہیں یہ بھی لکھا: ''اُسی نے بعض کو رسول اور بعض کو نبی اور بعض کو مبشر اور بعض کو چرواہا اور استاد بنا کر دے دیا، تاکہ مقدس لوگ کامل بنیں اور خدمت گزاری کا کام کیا جائے اور مسیح کا بدن ترقی پائے۔ جب تک ہم سب کے سب خدا کے بیٹے کے ایمان اور اُس کی پہچان میں ایک نہ ہو جائیں اور کامل انسان نہ بنیں یعنی مسیح کے پورے قد کے اندازہ تک نہ پہنچ جائیں'' (۴:۱۱-۱۳)۔

اِس لئے اُس نے فلپی کی کلیسیا کو لکھا کہ اُس کی قید کی وجہ سے بہت سے بھائی ''دلیر ہو کر بے خوف خدا کا کلام سُنانے کی زیادہ جرأت کرتے ہیں'' (فلپیوں ۱:۱۴)۔

اِس لئے اُس نے کلسے کی کلیسیا کے نام خط میں لکھا: ''مسیح کے کلام کو اپنے دلوں میں کثرت سے بسنے دو اور کمال دانائی سے آپس میں تعلیم اور نصیحت کرو'' (کلسیوں ۳:۱۶)۔

اِس لئے اُس نے تھسلنیکے کی کلیسیا کو کہا، ''اِس واسطے ہم بھی بلاناغہ خدا کا شکر کرتے ہیں کہ جب خدا کا پیغام ہماری معرفت تمہارے پاس پہنچا تو تم نے اُسے آدمیوں کا کلام سمجھ کر نہیں بلکہ (جیسا حقیقت میں ہے) خدا کا کلام جان کر قبول کیا اور وہ تم میں جو ایمان لائے ہو تاثیر بھی کر رہا ہے'' (۱۔تھسلنیکیوں ۲:۱۳)۔ اور پھر بعد میں اُنہیں نصیحت کی ''پس اَے بھائیو! ثابت قدم رہو اور جن روایتوں کی تم نے ہماری زبانی یا خط کے ذریعہ سے تعلیم پائی ہے اُن پر قائم رہو'' (۲۔تھسلنیکیوں ۲:۱۵)۔

اِس لئے اُس نے اپنے شاگرد تیمتھیس کو بتایا کہ کلیسیا کے لئے وہ جن نگہبانوں (ایلڈروں) کو منتخب کرے وہ ''تعلیم دینے کے لائق'' ہوں جب کہ خادم (ڈیکن) ''ایمان کے بھید کو پاک دل میں حفاظت سے رکھیں'' (۱۔تیمتھیس ۳:۲،۹)۔

تیمتھیس کے نام دوسرے خط میں اُس نے اُسے لکھا کہ ایک بنیادی بات اُس کے کام کا مرکزی نکتہ ہے:

> '' تُو کلام کی منادی کر۔ وقت اور بے وقت مستعد رہ۔ ہر طرح کے تحمل اور تعلیم کے ساتھ سمجھا دے اور ملامت اور نصیحت کر۔ کیونکہ ایسا وقت آئے گا کہ لوگ صحیح تعلیم کی برداشت نہ کریں گے بلکہ کانوں کی کھجلی کے باعث اپنی اپنی خواہشوں کے موافق بہت سے استاد بنا لیں گے اور اپنے کانوں کو حق کی طرف سے پھیر کر کہانیوں پر متوجہ ہوں گے'' (۲۔تیمتھیس ۴:۲-۴)۔

اِس لئے اُس نے طِطس کے ساتھ مل کر خوشی منائی کہ خدا نے ''مناسب وقتوں پر اپنے کلام کو اُس پیغام میں ظاہر کیا جو ہمارے منجی خدا کے حکم کے مطابق میرے سپرد ہوا'' (طِطس ۱:۳)۔

اِس لئے پولس نے فلیمون کو نصیحت کی کہ وہ سرگرمی سے دوسروں کے ساتھ اپنے ایمان کی منادی کرے۔ ایمان سے مراد ایک داخلی جذباتی حالت نہیں بلکہ واضح عقائد ہیں (فلیمون آیت ۶)۔

اِس لئے عبرانیوں کے خط کے مصنف نے تنبیہ کی کہ'' خدا کا کلام زندہ

اور موثر اور ہر ایک دو دھاری تلوار سے زیادہ تیز ہے اور جان اور روح اور بند بند اور گودے کو جدا کر کے گزر جاتا ہے اور دل کے خیالوں اور اِرادوں کو جانچتا ہے'' (عبرانیوں ۴:۱۲)۔

اِس لئے یعقوب نے اپنے قارئین کو یاد دلایا کہ خدا نے '' اپنی مرضی سے ہمیں کلامِ حق کے وسیلے سے پیدا کیا'' اور'' کلام پر عمل کرنے والے بنو نہ محض سننے والے جو اپنے آپ کو دھوکا دیتے ہیں'' (یعقوب ۱:۱۸،۲۲)۔

اِس لئے پطرس نے بہت سے علاقوں میں جا بجا رہنے والے مقدسین کو یاد دلایا کہ وہ ''فانی تُخم سے نہیں، بلکہ غیر فانی سے خدا کے کلام کے وسیلہ سے جو زندہ اور قائم ہے نئے سرے سے پیدا ہوئے'' ہیں (۱۔پطرس ۱:۲۳) اور'' خداوند کا کلام ابد تک قائم رہے گا'' (۱:۲۵) اور اِسی لئے اُس نے اپنے دوسرے خط میں بھی لکھا: ''کتابِ مقدس کی کسی نبوت کی بات کی تاویل کسی کے ذاتی اختیار پر موقوف نہیں کیونکہ نبوت کی کوئی بات آدمی کی خواہش سے کبھی نہیں ہوئی بلکہ آدمی روح القدس کی تحریک کے سبب سے خدا کی طرف سے بولتے تھے'' (۲۔پطرس ۱:۲۰، ۲۱)۔

اِس لئے یوحنا نے لکھا: ''جو کوئی اُس کے کلام پر عمل کرے اُس میں یقیناً خدا کی محبت کامل ہو گئی ہے۔ ہمیں اِسی سے معلوم ہوتا ہے کہ ہم اُس میں ہیں۔ جو کوئی یہ کہتا ہے کہ مَیں اُس میں قائم ہوں تو چاہئے کہ یہ بھی اُسی طرح چلے جس طرح وہ چلتا تھا'' (۱۔یوحنا ۲:۵،۶)۔ اور یہ بھی کہا، ''محبت یہ ہے کہ ہم اُس کے حکموں پر چلیں'' (۲۔یوحنا ۶)۔ پھر لکھا '' میرے لئے اِس سے بڑھ کر اَور کوئی خوشی نہیں کہ مَیں اپنے فرزندوں کو حق پر چلتے ہوئے

سنوں'' (۳۔یوحنا ۴)۔

اِس لئے یہوداہ نے اپنے قارئین کو قریباً اپنے پورے خط میں جھوٹے استادوں کے خلاف تنبیہ کی (یہوداہ ۴-۱۶) اور وعدہ کیا کہ خداوند آ رہا ہے تا کہ ''سب آدمیوں کا انصاف کرے اور سب بے دینوں کو اُن کی بے دینی کے اُن سب کاموں کے سبب سے جو اُنہوں نے بے دینی سے کئے ہیں اور اُن سب سخت باتوں کے سبب سے جو بے دین گنہگاروں نے اُس کی مخالفت میں کہی ہیں قصور وار ٹھہرائے'' (یہوداہ ۱۵)۔

اور اِس لئے یوحنا نے مکاشفہ کی کتاب میں فلدلفیہ کی کلیسیا کی تعریف کی کہ ''مَیں تیرے کاموں کو جانتا ہوں ... کہ تجھ میں تھوڑا سا زور ہے اور تُو نے میرے کلام پر عمل کیا ہے اور میرے نام کا انکار نہیں کیا'' (مکاشفہ ۳:۸)۔

• • • • •

عزیز قاری! کلیسیا کو خدا کا کلام سُننے سے زندگی ملتی ہے اور جب وہ اُس پر عمل کرتی اور اُس کے مطابق زندگی بسر کرتی ہے تو اُسے اپنا مقصد حاصل ہوتا ہے۔ کلیسیا کا کام خدا کے کلام کو سننا اور پھر اُس کی منادی کرنا ہے۔ یہی اُس کا مقصدِ حیات ہے۔ آج کلیسیاؤں کو درپیش بنیادی چیلنج یہ نہیں ہے کہ وہ اُسے کس طرح موجودہ تقاضوں کے مطابق ''بامقصد'' بنا سکتے، ''اچھی حکمتِ عملی'' تیار کر سکتے، حساس ہوسکتے یا ''بہترین سوچ بچار'' کر سکتے ہیں، بلکہ اُنہیں یہ دیکھنا ہے کہ وہ کس طرح وفادار رہ سکتے، سن سکتے، بھروسا رکھ سکتے اور فرماں برداری کر سکتے ہیں۔

اِس لحاظ سے ہم اسرائیل کے لوگوں کی طرح ہیں جو ملکِ موعود میں

داخل ہونے کی تیاری کر رہے تھے۔ خدا ہم سے کہہ رہا ہے، ''اَے کلیسیا سن: میرے پیچھے چل''۔ خوش خبری یہ ہے کہ اسرائیل کے برعکس ہمارے پاس مسیح یسوع میں خدا کا مکمل مکاشفہ ہے اور ہمارے پاس اُس کے بیٹے کا روح ہے جو ہماری مخلصی پر مُہر اور وعدہ ہے۔

آئیں سنتے رہیں

اوپر بیان کی گئی تمام باتوں کی وجہ سے ہم اِس کتاب کے دوسرے نصف حصے میں بھی سُننے کا عمل جاری رکھنا چاہتے ہیں۔ خدا نے اپنے کلام میں ایک صحت مند کلیسیا کے متعلق ہمیں اَور کیا سکھایا ہے؟ اب ہم ایک صحت مند کلیسیا کی نو بنیادی نشانیوں یا علامات پر غور کریں گے اور مجھے اُمید ہے کہ یہ صرف میرے خیالات نہیں، بلکہ یہ ہم سب کو سنتے رہنے پر آمادہ رکھنے کے لئے تحریک دیتے رہیں گے۔ اِس کتاب کی فہرست پر ایک نظر ڈالیں اور آپ دیکھیں گے کہ میرا کیا مطلب ہے: تشریحی (یا بائبلی) وعظ، بائبلی علمِ الٰہی، خوش خبری کی بائبلی سمجھ، نئی پیدائش کی بائبلی سمجھ، کلیسیا کی رکنیت کی بائبلی سمجھ، بائبلی نظم و ضبط وغیرہ۔

اگر آپ اِن ابواب میں میری کسی بات سے اتفاق نہ بھی کریں تو مجھے امید ہے کہ اِس کی وجہ یہ ہو گی کہ آپ سوچتے ہیں کہ بائبل کی اِس بات کا وہ مطلب نہیں جو مَیں سمجھ رہا ہوں۔ دیگر الفاظ میں مجھے امید ہے کہ کلام سننے سے آپ بھی سوچنے لگیں گے کہ مقامی کلیسیا کیسی ہونی چاہئے اور اُسے کیا کرنا چاہئے۔

مختصر تجاویز:

اگر آپ اپنی کلیسیا چھوڑنے کے متعلق سوچ رہے ہیں...

چھوڑنے کا فیصلہ کرنے سے پہلے:

۱۔ دعا کریں۔

۲۔ دوسری کلیسیا میں شامل ہونے یا شہر تبدیل کرنے سے پہلے اپنے موجودہ پاسبان کو اپنے خیالات سے آگاہ کریں اور اُس سے مشورہ مانگیں۔

۳۔ کلیسیا چھوڑنے کے متعلق اپنے محرکات کا تجزیہ کریں۔ کیا آپ گناہ آلودہ، شخصی کشمکش یا مایوسی کی وجہ سے ایسا کر رہے ہیں؟ یا کیا اِس کا باعث عقیدے میں فرق ہے اور کیا یہ فرق اہمیت کے حامل ہیں؟

۴۔ ٹوٹے ہوئے تعلقات بحال کرنے کے لئے وہ سب کچھ کریں جو آپ کر سکتے ہیں۔

۵۔ کلیسیائی زندگی کے جن پہلوؤں میں آپ نے خدا اور اُس کے فضل کو کام کرتے ہوئے دیکھا ہے اُن باتوں پر یقینی طور پر غور و خوض کریں اور اگر آپ کو خدا کے پُر فضل کام کا کوئی نشان نہ ملے تو ہو سکتا ہے آپ کو ایک بار پھر اپنا جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔

(متی ۷:۳-۵)

۶۔ فروتنی اختیار کریں۔ اِس بات کو سمجھیں کہ آپ کو تمام حقائق معلوم نہیں اور ممکن ہے کہ آپ لوگوں اور حالات کا صحیح اور درست اندازہ نہیں لگا سکے۔

اگر آپ کلیسیا چھوڑ دیں:

۱۔ مسیح کے بدن میں یعنی مقامی کلیسیا میں پھوٹ نہ ڈالیں۔

۲۔ اِس بات میں انتہائی احتیاط سے کام لیں کہ آپ کی باتوں سے آپ کے قریب ترین ساتھیوں کے دلوں میں بھی بے اطمینانی یا ناراضی کے بیج نہ بوئے جائیں۔ یاد رکھیں کہ آپ یہ نہیں چاہتے کہ اِس کلیسیا میں رہتے ہوئے وہ خدا کے فضل میں ترقی کرنے سے پیچھے رہ جائیں۔ اپنی بھڑاس نکالنے یا محض اپنے جذبات کا اظہار کرنے کے لئے گپ شپ کرنے کی خواہش سے اجتناب کریں۔

۳۔ کلیسیا اور اُس کے رہنماؤں کے لئے دعا کریں اور اُنہیں برکت دیں۔

۴۔ اگر کسی نے آپ کو دکھ پہنچایا ہے تو اُسے معاف کر دیں کیونکہ آپ کے گناہ بھی معاف کئے گئے ہیں۔

حصہ دوّم

ایک صحت مند کلیسیا کی بنیادی علامات

ایک صحت مند کلیسیا کی بنیادی علامات

ہم فیصلہ کر چکے ہیں کہ ہم صحت مند کلیسیا ئیں چاہتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ مسیحیوں کی جماعتیں خدا کا کردار منعکس کرنے میں ترقی کرتی جائیں جیسا اُس کے کلام میں ظاہر کیا گیا ہے۔ کلیسیا ئیں بڑی ہیں یا چھوٹی ہیں، شہری ہیں یا دیہاتی ہیں، روایتی یا جدید طرز کی ہیں، گھروں، عمارتوں یا سکولوں میں جمع ہوتی ہیں — صرف یہ کریں کہ وہ دنیا کو یہ دکھائیں کہ ہمارا پاک اور محبت بھرا خدا کیسا ہے۔ خدا کرے کہ وہ خدا کے حیرت انگیز فضل کی اپنے قول و فعل سے گواہی دیں۔

اب ہم اِس سوال پر غو رکریں گے کہ ایک صحت مند کلیسیا کی کیا علامات ہیں؟

اگر ہم اپنے جسم کو صحت مند رکھنے کے بارے میں گفتگو کر رہے ہوتے تو ہم متوازن غذا کھانے، ورزش کرنے، اچھی نیند لینے اور اِسی طرح کی دوسری باتوں کا ذکر کرتے، لیکن کلیسیا کے بدن کے متعلق کیا خیال ہے؟

اِس حصے میں اور اگلے میں بھی مَیں ایک صحت مند کلیسیا کی علامات بیان کروں گا۔ یہ علامات یا نشانیاں اُن تمام خصوصیات کا احاطہ نہیں کرتیں جو کہ ایک کلیسیا میں پائی جانی چاہئیں اور نہ یہ کسی کلیسیا کی سب سے اہم خصوصیات ہیں۔ مثال کے طور پر کلیسیا کی تاریخ کے طالب علم آپ کو بتائیں گے کہ بپتسمہ اور عشائے ربانی ایک بائبلی کلیسیا کے ضروری و بنیادی پہلو ہیں۔

تاہم اِن پہلوؤں پر براہِ راست گفتگو نہیں کی گئی کیونکہ ہر کلیسیا کم از کم اِن پر عمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ یہاں جن نو صفات پر بات کی گئی ہے یہ وہ نشانیاں ہیں جو ہوسکتا ہے ایک صحیح، صحت مند اور بائبلی کلیسیا کو اُس کی کئی بیمار ساتھی کلیسیاؤں سے الگ کریں۔ یہ نو علامتیں آج نہایت کم یاب ہیں اور اِسی لئے اِن پر خاص طور پر توجہ دینے اور اِنہیں کلیسیاؤں میں پیدا کرنے کی خاص ضرورت ہے۔

اِس حصے میں مَیں صحت مند کلیسیا کی تین بنیادی علامات پر گفتگو کروں گا۔ بنیادی علامات ہر لحاظ سے بنیادی اور ضروری ہیں۔کسی کلیسیا سے تشریحی وعظ، بائبلی علمِ الٰہی اور خوش خبری کی بائبلی سمجھ نکال دیں تو آپ دیکھیں گے کہ ایسا کرنے سے کلیسیا کی صحت فوری طور پر تیزی سے گرنے لگے گی۔ درحقیقت وہ بہت جلد ختم ہو جائے گی۔

افسوس کی بات ہے کہ کلیسیا کی تاریخ ایسے بے شمار پاسبانوں کی مثالوں سے بھری ہوئی ہے جنہوں نے شاید نیک خواہشات کے ساتھ، اِن تین علامات میں سے کسی ایک پر سمجھوتا کر کے اپنی کلیسیاؤں کو دورِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق بنانے کی کوشش کی۔ ایک لحاظ سے اُنہوں نے خدا سے زیادہ عقل مند بننے کی کوشش کی۔ دوست! اِس راستے پر نہ چلیں۔

اگر کوئی شخص مجھ سے یہ پوچھے کہ کیا اُسے ایسی کلیسیا کا پاسبان بننے کی پیش کش قبول کر لینی چاہیئے جو تشریحی وعظ نہیں چاہتی تو مَیں ایسا کرنے کے لئے غالباً اُس کی حوصلہ شکنی کروں گا۔ اگر کوئی مسیحی مجھے بتائے کہ اُس کی کلیسیا کے پلپٹ سے مسلسل غلط خوش خبری پیش کی جا رہی ہے تو مَیں اُسے نصیحت

کروں گا کہ وہ اپنی کلیسیا تبدیل کرنے کے متعلق سوچے۔

مَیں یہ بات اِتنے پُرزور انداز میں کیوں کہوں گا؟ اِسی وجہ سے مَیں کسی کی ایسے ریسٹورنٹ میں جانے سے منع کروں گا جہاں کھانے کے بجائے محض کھانے کی تصاویر پیش کی جاتی ہیں۔ خدا کا کلام اور صرف خدا کا کلام ہی زندگی بخشتا ہے۔

•••••

باب 5

صحت مند کلیسیا کی ایک بنیادی علامت: تفسیری وعظ

اگر ایک صحت مند کلیسیا ایسی جماعت ہے جو مسلسل خدا کے کردار کو ظاہر کرنے میں ترقی کرتی جا رہی ہے جیسے کہ خدا کے کلام میں بیان کیا گیا ہے تو پھر سب سے اہم بات یہ ہے کہ مسیحیوں کو خدا کا کلام سُننے کی دعوت دی جائے۔ خدا کا کلام زندگی اور صحت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ اِس سے ہمیں خوراک ملتی ہے، اِس سے ہم نشو ونما پاتے ہیں اور خوش خبری کے متعلق کلیسیا کی سمجھ کو محفوظ رکھا جاتا ہے۔

اِس کا کیا مطلب ہے

بنیادی طور پر اِس کا مطلب ہے کہ پاسبان اور کلیسیا دونوں تفسیری وعظ سے منادی کرنے کا عہد کریں۔ یہ ایسا وعظ ہے جس میں خدا کے کلام کی تفسیر وتشریح کی جاتی ہے۔ اِس میں کلامِ مقدس کا ایک حصہ لیا جاتا ہے، اُس کی وضاحت کی جاتی ہے اور پھر کلیسیا کی زندگی پر اُس حصے کے مطلب کا اطلاق کیا جاتا ہے۔ وعظ پیش کرنے کے اِس طریقے کی بڑی خصوصیت یہ ہے کہ یہ طریقہ بڑی صفائی سے بتاتا ہے کہ خدا اپنے لوگوں سے اور جو اُس کے لوگ نہیں اُن سے کیا کہتا ہے۔ اِس طریقہ کار سے خدا کا کلام سننے اور سنانے

کا عہد کرنے کا مطلب خدا کے کلام پر غور کرنے کا عہد کرنا ہے۔

وعظ پیش کرنے کے اَور بھی طریقے ہیں۔ مثال کے طور پر موضوعاتی وعظ میں ایک خاص موضوع کے متعلق کلامِ مقدس کے ایک یا اِس سے زیادہ حصے منتخب کئے جاتے ہیں جیسے کہ دعا یا ہدیہ دینے کا موضوع ہے۔ سوانحی وعظ میں بائبل کے کسی کردار پر کلام سنایا جاتا ہے اور اُس کی زندگی کو خدا کے فضل کا اظہار اور امید اور وفاداری کی مثال کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ مختلف موقعوں پر دوسرے طریقہ کار مفید ہو سکتے ہیں لیکن کلیسیا کو باقاعدگی سے خدا کے کلام کے خاص حصے کی وضاحت اور اطلاق پر مشتمل غذا ملنی چاہئے۔

تفسیری وعظ پیش کرنے کا عمل اِس اعتماد پر مبنی ہے کہ جو کچھ خدا فرماتا ہے وہ اُس کے لوگوں کے لئے مستند اور معتبر ہے۔ اِس میں یہ سمجھا جاتا ہے کہ اُس کے لوگوں کو اُس کا کلام سُننا چاہئے اور اُنہیں اِس کی ضرورت ہے، تاکہ ایسا نہ ہو کہ ہماری کلیسیائیں اُس کلام سے محروم نہ رہ جائیں جسے خدا ہمیں اپنی شبیہ پر ڈھالنے کے لئے استعمال کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اِس میں یہ سمجھا جاتا ہے کہ خدا چاہتا ہے کہ کلیسیا دونوں عہدناموں اور کلامِ مقدس کی ہر صنف جیسے کہ شریعت، تاریخ، حکمت، نبوت، اناجیل اور خطوط سے سیکھے۔ ایک ایسا پاسبان جو دونوں عہد ناموں کی کتابوں اور اِس کی مختلف اصناف میں سے باقاعدگی سے کلام سناتا رہتا ہے، مجھے یقین ہے کہ وہ اُس ماں کی طرح ہے جو اپنے بچوں کو صرف اُن کا پسندیدہ کھانا ہی نہیں کھلاتی بلکہ متوازن غذا دیتی ہے۔

تفسیری وعظ پیش کرنے والے مناد کا اختیار کلامِ مقدس سے شروع ہوتا

اور اُسی پر ختم ہوتا ہے۔ جیسے پرانے عہد نامے کے انبیا اور نئے عہد نامے کے رسولوں کو محض پیغام پیش کرنے کے لئے نہیں بلکہ ایک خاص پیغام سنانے کے لئے بھیجا گیا تھا۔ اِسی طرح آج کے مسیحی منادوں کے پاس بھی خدا کا اختیار ہے بشرطیکہ وہ خدا کے کلام میں سے پیغام پیش کرتے ہیں۔

اِس کا کیا مطلب نہیں

ہوسکتا ہے کوئی شخص خوشی سے اِس بات کا اقرار کرے کہ خدا کا کلام معتبر اور بائبل غلطی سے پاک ہے، لیکن اگر وہ (دانستہ یا نا دانستہ طور پر) تفسیری یا تشریحی وعظ پیش نہیں کرتا تو وہ اپنی ہی بات کو جھٹلاتا ہے۔

بعض اوقات لوگ تشریحی وعظ کو کسی خاص مناد کے تشریحی انداز سے گڈ مڈ کر دیتے ہیں جسے اُنہوں نے کلام سناتے ہوئے سُنا ہوتا ہے، لیکن تفسیری وعظ بنیادی طور پر ایک انداز نہیں ہے۔ تفسیری وعظ میں زیادہ بات یہ نہیں کہ ایک واعظ کس طرح کیا پیش کرتا ہے بلکہ یہ کہ کس طرح وہ فیصلہ کرتا ہے کہ اُس نے کیا پیش کرنا ہے۔ ہمارے مواد کا تعین کلامِ مقدس سے ہوتا ہے یا کسی اَور ذریعے سے؟ تفسیری وعظ کی امتیازی خوبی کوئی خاص شکل یا انداز نہیں۔ انداز مختلف ہوں گے۔ تفسیری وعظ کی خوبی یہ ہے کہ اِس کا مواد بائبل مقدس سے لیا ہوتا ہے۔

بعض لوگ کسی آیت کو پڑھنے اور پھر اُس سے منسلک ملتے جلتے موضوع پر کلام سنانے کو تفسیری وعظ سمجھتے ہیں۔ تاہم جب کوئی مناد اپنی پسند اور انتخاب کے کسی موضوع پر جماعت کو تعلیم دیتا ہے اور محض اپنے نکتے کی تائید کرنے

کے لئے بائبل کے حوالے استعمال کرتا ہے تو وہ اُس سے زیادہ نہیں سکھا سکتا جتنا وہ پہلے ہی سے جانتا ہے اور جماعت صرف اُتنا ہی سیکھے گی جتنا مناد کے پاس علم ہے۔تفسیری وعظ اِس سے زیادہ کا تقاضا کرتا ہے۔ اِس میں کلامِ مقدس کے حصے کے سیاق و سباق پر احتیاط سے توجہ دینے کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ اِس کا مقصد بائبل کے متن کا نکتہ واضح کرنا ہوتا ہے جو کہ وعظ کا نکتہ ہوتا ہے۔ جب کوئی مناد کلامِ مقدس کے حوالے کے سیاق و سباق کے ساتھ جماعت کو تعلیم دیتا ہے جس میں حوالے کا نکتہ وعظ کا نکتہ ہوتا ہے تو پاسبان اور جماعت دونوں خدا کی آواز سنتے ہیں۔ وہ ایسی باتیں سن لیتے ہیں جنہیں پیش کرنے کے لئے مناد نے پیغام کی تیاری کرنے سے پہلے سوچا نہیں تھا۔ (واعظ کے الفاظ کچھ یوں ہوتے ہیں: ''اگلے ہفتے ہم لوقا کی انجیل کے پہلے باب پر غور کریں گے، اور جو کچھ خدا نے لوقا پہلے باب میں ہمارے لئے رکھا ہے۔ اُس سے اگلے ہفتے ہم اِس انجیل کے دوسرے باب کو دیکھیں گے اور جو کچھ خدا نے اِس میں ہمارے لئے رکھا ہے۔ اُس سے اگلے ہفتے... '' وغیرہ)۔

اِس طرح کا طریقہ کار نہایت فائدہ مند ہے اگر ہم اپنی مسیحی زندگی پر غور کریں یعنی جب سے ہم نے خدا کی آواز سن کر توبہ کی اور پھر پاک روح کی ہدایت اور قائلیت کے مطابق قدم بہ قدم خدا کے فضل میں ترقی کی۔کیا اِس سارے عمل میں یہی نہیں ہوتا رہا کہ ہم نے خدا کی آواز کو نئے طور سے یوں سنا جیسے پہلے کبھی نہ سنا ہو؟

کسی بھی مبلغ کی خدمت کی لازمی خوبی یہ ہوتی ہے کہ وہ پاک کلام کی اِسی طرح منادی کرے۔ تاہم یہ نہ سمجھیں کہ یہ ساری ذمہ داری پاسٹر یا مبلغ پر

ہی آتی ہے: اِس بات کو یقینی بنانا جماعت کی ذمہ داری ہے کہ یہ بات اُن کے پاسبانوں کے متعلق درست ہو۔ متی کی انجیل کے اٹھارھویں باب میں یسوع نے اور گلتیوں کے خط کے پہلے باب میں پولس نے یہ خیال پیش کیا ہے کہ کلیسیا میں جو کچھ ہوتا ہے اُس کی آخری ذمہ داری کلیسیا پر عائد ہوتی ہے۔ اِس لئے کسی کلیسیا کو کبھی بھی ایسے شخص کو نگہبان کی خدمت نہیں سونپنی جو خدا کا کلام سیکھنے اور سکھانے کے عہد کا عملی طور پر اظہار نہ کرے۔ جب کلیسیا ایسا نہیں کرتی ہے تو یہ بات یقینی ہو جاتی ہے کہ وہ اپنے پاسبان کی قابلیت کی سطح سے آگے نہیں جا سکے گی۔ اِس طرح کلیسیا خدا کے بجائے آہستہ آہستہ اپنے پاسبان کی شبیہ پر ڈھل جائے گی۔

جس طریقے سے خدا ہمیشہ کام کرتا رہا ہے

خدا کے لوگ ہمیشہ اُس کے کلام سے پیدا ہوئے ہیں۔ پیدائش کی کتاب کے پہلے باب میں تخلیق کے بیان سے لے کر بارھویں باب میں ابرہام کی بلاہٹ تک، حزقی ایل کے سینتیسویں باب میں سوکھی ہڈیوں کی وادی کے رُویا سے لے کر زندہ کلام یعنی یسوع مسیح کے آنے تک، خدا ہمیشہ اپنے کلام سے اپنے لوگ خلق کرتا رہا ہے۔ جیسے پولس نے روم کی کلیسیا کو لکھا: ''ایمان سننے سے پیدا ہوتا ہے اور سننا مسیح کے کلام سے'' (رومیوں ۱۰ :۱۷) یا کرنتھس کی کلیسیا کو لکھا: ''جب خدا کی حکمت کے مطابق دنیا نے اپنی حکمت سے خدا کو نہ جانا تو خدا کو یہ پسند آیا کہ اِس منادی کی بے وقوفی کے وسیلہ سے ایمان لانے والوں کو نجات دے'' (۱۔کرنتھیوں ۱:۲۱)۔

صحیح تفسیری وعظ کلیسیا کی حقیقی نشو ونما کے لئے اکثر سر چشمہ ہوتا ہے۔ خدا کے کلام پر احتیاط سے غور وخوض کرنے والے مارٹن لوتھر نے ایک اصلاحی تحریک کا آغاز کیا۔ہمیں بھی اپنے آپ کو اِس بات کا پابند کرنا ہے کہ ہماری کلیسیائیں ہمیشہ خدا کے کلام سے اصلاح پاتی رہیں۔

عبادت کا مرکزی نکتہ

لندن کی ایک کلیسیا میں کٹر مسیحی اصولوں (Puritanism) پر ایک روزہ سیمینار میں تعلیم دیتے ہوئے مَیں نے کہا کہ اِس فرقے کے پاسبانوں کے وعظ بعض اوقات دو گھنٹوں پر مشتمل ہوتے تھے۔ شرکا میں سے کسی نے لمبا سانس لیتے ہوئے پوچھا، ''اِس طرح اُن کے پاس پرستش کے لئے کتنا وقت بچتا تھا؟'' یہ واضح ہے کہ اُس شخص کے خیال میں خدا کا کلام سننا پرستش میں شامل نہیں تھا۔ مَیں نے جواب دیا کہ گذشتہ صدیوں میں بہت سے انگریز پروٹسٹنٹ مسیحیوں کا ایمان تھا کہ اُن کی عبادت کا سب سے بنیادی حصہ اپنی زبان میں خدا کا کلام ''سننا'' اور اپنی زندگی میں اُسے ''قبول کرنا'' ہے۔ اُنہیں اِس بات کی بہت کم فکر ہوتی تھی کہ ایسا کرنے میں اُن کے پاس مسیحی گیت گانے کا وقت بچتا بھی ہے کہ نہیں۔

ہماری کلیسیاؤں کو بھی اپنی عبادات میں خدا کے کلام کی مرکزیت کو دوبارہ سے دریافت کرنا ہے۔ بائبل مقدس میں خدا کے لوگوں نے اُس کا کلام سننے کے بعد موسیقی کے ساتھ اُس کی شکرگزاری کی، لیکن خدا نے موسیقی ہمیں اِس لئے نہیں دی کہ ہم اپنی کلیسیاؤں کی تعمیر اِس پر کریں۔ جو کلیسیا موسیقی کی

بنیاد (خواہ وہ کوئی بھی انداز ہو) پر تعمیر کی جاتی ہے وہ ریت پر تعمیر ہوتی ہے۔

اَے مسیحی! اپنے پاسبان کے لئے دعا کریں کہ وہ جانفشانی، احتیاط اور توجہ سے خدا کے کلام کا مطالعہ کرنے کا عہد کرے۔ دعا کریں کہ خدا اُسے اپنے کلام کی سمجھ عطا کرے، وہ حکمت سے اُس کا اپنی زندگی اور کلیسیا کی زندگی پر اطلاق کرے (دیکھئے لوقا ۲۴:۲۷؛اعمال ۶:۴؛افسیوں ۶:۱۹،۲۰) اور اُسے ہفتے کے دوران وقت بھی دیں تا کہ وہ اچھے پیغام تیار کر سکے۔ پیغام سنانا پاسبانی خدمت کا بنیادی کام ہے۔ اُسے یہ بتا کر اُس کی حوصلہ افزائی کریں کہ کلام کے ساتھ اُس کی وفاداری کے باعث آپ نے خدا کے فضل میں کیسے ترقی کی ہے۔

اَے پاسبان! اپنی زندگی میں یہ باتیں پیدا کرنے کے لئے دعا کریں۔ اپنے اردگرد کی کلیسیاؤں، شہروں، قوموں اور اُن لوگوں کے لئے دعا کریں جو دنیا میں خدا کے کلام کی منادی کرتے اور اُس کی تعلیم دیتے ہیں۔ اور پھر اِس بات کے لئے دعا کریں کہ ہماری کلیسیائیں تفسیری وعظ سننے کا عہد کریں تا کہ ہر کلیسیا کا ایجنڈا روز بروز کلامِ مقدس میں پیش کئے گئے خدا کے ایجنڈے جیسا بنتا جائے۔ تفسیری وعظ پیش کرنے کا عہد کرنا ایک صحت مند کلیسیا کی بنیادی اور ضروری علامت ہے۔

باب 6

صحت مند کلیسیا کی ایک بنیادی علامت:
بائبلی علمِ الٰہی

آپ کے خیال میں اِس آیت میں جلی حروف کا کیا مطلب ہے: ''اِتنا جانتے ہیں کہ جب وہ ظاہر ہوگا تو **ہم بھی اُس کی مانند ہوں گے** کیونکہ اُس کو ویسا ہی دیکھیں گے جیسا وہ ہے'' (۱۔یوحنا ۳:۲)۔

اگر آپ تیسرے باب میں پیش کی گئی بائبل کی بنیادی کہانی پر غور کریں تو غالبًا آپ دیکھیں گے کہ یہ الفاظ اِس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ دُنیا کے آخر پر کلیسیا گناہ کے اثر سے چھوٹ کر کس طرح خدا کے محبت بھرے اور پاک کردار کو مکمل طور پر منعکس کرے گی۔

تاہم اگر آپ مارمن گرجا گھر میں بیٹھے ہوں تو وہاں ''ہم بھی اُس کی مانند ہوں گے'' الفاظ کا مطلب یہ بتایا جائے گا کہ ہم سب خدا بن جائیں گے۔

اِن دونوں وضاحتوں میں کیا فرق ہے؟ ایک پوری بائبل کی الہامی تعلیم کے مطابق ہے اور دوسری نہیں۔ پچھلے باب میں ہم نے پڑھا کہ تفسیری وعظ کلیسیا کی صحت کے لئے ضروری ہے۔ تاہم ہر طریقہ خواہ وہ کتنا ہی مفید کیوں نہ ہو، اُسے غلط طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ہماری کلیسیاؤں کو صرف اِس بات کی ہی فکر نہیں کرنی چاہئے کہ اُنہیں کیسے سکھایا جاتا ہے بلکہ اِس بات کا

بھی خیال رکھنا چاہیئے کہ اُنہیں کیا سکھایا جاتا ہے۔ اِس لئے ایک صحت مند کلیسیا کی دوسری ضروری علامت بائبل کی صحیح الہامی تعلیم ہے یا وہ الہامی تعلیم جو بائبل کے مطابق ہو۔ بصورتِ دیگر ہم آیات کو اُن کے سیاق و سباق سے الگ کر کے وہ مطلب نکالیں گے جو ہم نکالنا چاہتے ہیں۔

صحیح تعلیم

پولس نے تیمتھیس اور طِطس کے نام پاسبانی خطوط میں لفظ ''صحیح'' یا ''درست'' کئی بار استعمال کیا ہے۔ اِس کا مطلب ہے ''قابلِ اعتبار''، ''ٹھیک'' یا ''سچائی''۔ بنیادی طور پر اِس لفظ میں پنہاں مفہوم طب کی دنیا کی نمائندگی کرتا ہے جس کا مطلب ''سالم/ پورا'' یا ''صحت مند'' ہے۔ لہٰذا بائبل کی صحیح الہامی تعلیم وہ تعلیم ہے جو بائبل کی تعلیم کی پوری سچائی کے مطابق ہے۔ یہ اِس کے حصوں کی وضاحت پوری بائبل کی روشنی میں قابلِ اعتبار اور ٹھیک طریقے سے کرتی ہے۔

تیمتھیس کے نام پہلے خط میں پولس نے اُسے لکھا: ''صحیح تعلیم'' وہ تعلیم ہے جو ''خوش خبری کے موافق'' اور گناہ اور بے دینی کے خلاف ہے (۱۔تیمتھیس ۱:۱۰،۱۱)۔ آگے چل کر اُس نے غلط تعلیم اور ''صحیح باتوں کو یعنی ہمارے خداوند یسوع مسیح کی باتوں... جو دین داری کے مطابق'' ہیں ایک دوسرے کے مقابل ٹھہرایا ہے (۱۔تیمتھیس ۶:۳)۔

تیمتھیس کے نام دوسرے خط میں پولس نے اُسے نصیحت کی ''جو صحیح باتیں تُو نے مجھ سے سنیں اُس ایمان اور محبت کے ساتھ جو مسیح یسوع میں

ہے اُن کا خاکہ یاد رکھ'' (۲۔تیمتھیس ۱:۱۳)۔ پھر پولس نے اُسے خبردار کیا کہ ''ایسا وقت آئے گا کہ لوگ صحیح تعلیم کی برداشت نہ کریں گے بلکہ کانوں کی کھجلی کے باعث اپنی اپنی خواہش کے موافق بہت سے استاد بنا لیں گے'' (۲۔تیمتھیس ۴:۳)۔

جب پولس نے ایک اَور جوان پاسبان طِطس کو خط لکھا تو اُس نے اُس کے ساتھ بھی اپنی اِسی فکر کا اظہار کیا۔ اُس نے اُسے کہا کہ وہ جس شخص کو بھی کلیسیا کا بزرگ (ایلڈر) مقرر کرے وہ ''ایمان کے کلام پر جو اِس تعلیم کے موافق ہے قائم ہو تا کہ صحیح تعلیم کے ساتھ نصیحت بھی کر سکے اور مخالفوں کو قائل بھی کر سکے'' (طِطس ۱:۹)۔ جھوٹے استادوں کو ملامت کرنا ضروری ہے ''تا کہ اُن کا ایمان درست ہو جائے'' (طِطس ۱:۱۳) اور طِطس کو وہ باتیں بیان کرنی ہیں ''جو صحیح تعلیم کے مناسب ہیں'' (۲:۱)۔

پاسبانوں کو صحیح تعلیم سکھانی چاہئے۔ وہ تعلیم جو قابلِ اعتبار، ٹھیک اور سچائی پر مبنی ہو اور کلیسیائیں اِس بات کی ذمہ دار ہیں کہ اپنے پاسبانوں سے صحیح تعلیم کا تقاضا کریں۔

اِتحاد، اختلاف اور محبت

ہم صحیح تعلیم میں شامل تمام باتوں کو یہاں بیان نہیں کر سکتے کیونکہ ایسا کرنے کے لئے ہمیں پوری بائبل کی تعلیم پر تفصیلی بحث پیش کرنی ہو گی، لیکن عملی طور پر ہر کلیسیا فیصلہ کرتی ہے کہ کن باتوں میں اُسے مکمل طور پر اتفاق کرنا ہے، کہاں وہ محدود پیمانے پر اختلاف کرنے کی اجازت دے سکتی ہے اور کن

باتوں میں وہ مکمل آزادی دے سکتی ہے۔

مَیں واشنگٹن ڈی سی کی کلیسیا میں خدمت کرتا ہوں اور وہاں ہم ممبر سے تقاضا کرتے ہیں کہ وہ صرف مسیح یسوع کے وسیلے سے ملنے والی نجات پر ایمان رکھے۔ ہم ایمان دار کے بپتسمے اور کلیسیا کے نظام (یعنی حتمی فیصلے کون کرے گا) کو بھی مانتے ہیں۔ بپتسمے اور کلیسیائی نظام پر متفق ہونا نجات کے لئے ضروری نہیں، لیکن عملی طور پر یہ کلیسیا کی زندگی کے لئے مفید اور صحت بخش ہیں۔

دوسری طرف ہماری کلیسیا کچھ معاملات میں اختلاف کرنے کی اجازت بھی دیتی ہے۔ یہ وہ معاملات ہیں جو نہ تو نجات اور نہ ہی کلیسیا کی عملی زندگی کے لئے ضروری ہیں۔ ہم سب مسیح کی آمدِ ثانی پر متفق ہیں لیکن اُس کے آنے کے وقت کے متعلق مختلف خیالات پائے جاتے ہیں۔

آخری بات یہ ہے کہ بعض معاملات ایسے ہیں جن میں ہماری کلیسیا مکمل آزادی دیتی ہے۔ اِن کی مرکزی حیثیت کم اور یہ غیر واضح ہیں جیسے کہ ہتھیار تھام کر اپنے حقوق کی حفاظت کرنے کے عمل کا درست ہونا یا یہ سوال کہ عبرانیوں کے خط کا مصنف کون ہے۔

اِن تمام باتوں میں ایک بنیادی اصول پایا جاتا ہے: ہم اپنے ایمان کے مرکز کے جتنا زیادہ قریب ہوں گے اُتنا ہی زیادہ ہم اپنے ایمان کی سمجھ یعنی صحیح بائبلی تعلیم میں متحد ہوں گے۔ ابتدائی کلیسیا نے اِسے یوں بیان کیا: ضروری باتوں میں'' اتحاد''، غیر ضروری باتوں میں ''اختلاف'' اور سب باتوں میں'' محبت'' ہونی چاہئے۔

پیچیدہ یا بحث طلب تعلیمات

وہ کلیسیا جو صحیح تعلیم دینے کا عہد کرتی ہے وہ بائبل کی تعلیمات دینے کا عہد کرے گی اور یہی وہ بات ہے جس کو کلیسیائیں نظر انداز کر دیتی ہیں۔ کچھ تعلیمات ہمیں مشکل، حتیٰ کہ تقسیم کرنے والی لگ سکتی ہیں۔ لیکن ہم اعتماد رکھ سکتے ہیں کہ خدا نے اُنہیں اپنے کلام میں اِس لئے شامل کیا ہے کیونکہ وہ نجات میں اُس کے کام کو سمجھنے کے لئے بنیادی حیثیت کی حامل ہیں۔

روح القدس غلط کام نہیں کرتا۔ اگر اُس نے ساری دنیا کے پڑھنے کے لئے کوئی بات بائبل مقدس میں ظاہر کی ہے تو کلیسیاؤں کو اپنے آپ کو زیادہ عقل مند نہیں سمجھنا چاہئے کہ وہ بعض مضامین سے اجتناب کر کے بہتر نتائج حاصل کر سکتی ہیں۔ کیا اُنہیں کسی بات پر اظہارِ خیال کرتے ہوئے پاسبانی حکمت اور فکر کا مظاہرہ کرنا چاہئے؟ یقیناً اُنہیں ایسا ہی کرنا چاہئے۔ کیا اُنہیں اُن باتوں سے مکمل طور پر اجتناب کرنا چاہئے؟ یقیناً نہیں۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ کلیسیائیں بائبل کی صحیح تعلیم سے رہنمائی پائیں تو ہمیں پوری بائبل سے تعلیم دینے کی ضرورت ہے۔

مثال کے طور پر بائبل کی ’’برگزیدہ ٹھہرائے جانے یا چُنے جانے کی تعلیم‘‘ سے اکثر اِس لئے کنارہ کیا جاتا ہے کہ یہ بہت پیچیدہ یا الجھا دینے والی ہے۔ یہ جیسی ہے اِسے ویسی ہی رہنے دیں کیونکہ اِس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ یہ بائبل کی تعلیم ہے۔ ہوسکتا ہے ہم چنے جانے کے متعلق ہر بات کو نہ سمجھ سکیں، لیکن یہ چھوٹی بات نہیں کہ ہمیں نجات اپنی وجہ سے نہیں بلکہ حتمی طور پر

خدا کی طرف سے ملتی ہے۔

بائبل میں کئی اہم سوالوں کے جواب دیئے گئے ہیں، لیکن کلیسیائیں عام طور پر اِنہیں نظر انداز کر دیتی ہیں جیسے کہ یہ سوال ہیں:

- کیا لوگ بنیادی طور پر اچھے یا بُرے ہیں؟ کیا اُنہیں محض حوصلہ افزائی اور عزتِ نفس بحال کرنے کی ضرورت ہے یا اُنہیں معافی اور نئ زندگی کی ضرورت ہے؟
- یسوع نے صلیب پر جان دے کر کیا کِیا؟ کیا اُس نے حقیقی اور موثر طور پر باپ کے راست غضب کو ٹھنڈا کیا؟ یا اُس نے اپنے پیروکاروں کے لئے صرف ایثار وقربانی کی مثال قائم کی؟
- جب کوئی مسیحی بنتا ہے تو کیا ہوتا ہے؟
- اگر ہم مسیحی ہیں تو کیا ہم اِس بات کا یقین رکھ سکتے ہیں کہ خدا ہمارا خیال رکھتا رہے گا؟ اگر ایسا ہے تو کیا اُس کے خیال رکھنے کی بنیاد ہماری وفاداری پر ہو گی یا اُس کی وفاداری پر؟

یہ تمام سوال صرف علمِ الٰہی کے کتاب دوست ماہرین یا سیمنری کے طلبہ و طالبات کے لئے ہی نہیں بلکہ یہ ہر مسیحی کے لئے بہت اہم ہیں۔ پاسبان جانتے ہیں کہ اگر درج بالا سوالوں میں سے کسی ایک کا جواب ہم تبدیل کر دیں تو ہم اپنی کلیسیاؤں کی پاسبانی مختلف انداز میں کریں گے۔

کلامِ مقدس کے ساتھ وفاداری تقاضا کرتی ہے کہ ہم اِن معاملات پر اختیار اور واضح طور پر بات کریں جیسے ہماری یہ خواہش واضح ہے کہ ہم خدا کے

کردار کو مکمل طور پر ظاہر کریں۔

اِس بات پر غور کریں کہ اگر ہم ایسی کلیسیائیں چاہتے ہیں جو خدا کے کردار کو منعکس کریں تو کیا ہم بائبل کی ہر بات کو جاننا نہیں چاہئیں گے جو اُس نے اپنے کلام میں ظاہر کی ہے؟ اگر ہم ایسا نہیں کرتے تو یہ اُس کے کردار کے متعلق ہماری رائے کو کتنا مستند بنا دے گا؟

خدا کی حاکمیت کی مزاحمت کرنا

بائبل خدا کے بارے میں جو سکھاتی ہے، اِس کے متعلق ہماری سمجھ اہمیت کی حامل ہے۔ بائبل کا خدا خالق اور خداوند ہے۔ تاہم بعض اوقات کلیسیا میں بھی اُس کی حاکمیت سے انکار کیا جاتا ہے۔ جب اُس کے نام کا اقرار کرنے والے مسیحی تخلیق یا نجات میں خدا کی حاکمیت کے خیال کی مزاحمت کرتے ہیں تو درحقیقت مسیحی خدا کی حاکمیت کے بارے میں کئی سوال کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی اُس کی حاکمیت سے مسلسل انکار کرتا اور اُس پر قائم رہتا ہے تو یہ ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہونا چاہئے۔ ایسے شخص کو بپتسمہ دینا کسی لحاظ سے اُسے بپتسمہ دینا ہے جو کچھ باتوں میں ابھی تک غیر ایماندار ہے۔ اُسے کلیسیا کا رکن تسلیم کر کے ہم اُسے اُس شخص کی طرح قبول کریں گے جو خدا پر بھروسا رکھتا ہے جب کہ حقیقت میں وہ خدا پر بھروسا ہی نہیں رکھتا۔

کسی بھی کلیسیا میں اِس طرح کی صورتِ حال خطرناک ہے، لیکن یہ کسی جماعت کے رہنما میں اُس سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ جب کوئی کلیسیا ایسا رہنما مقرر کرتی ہے جو خدا کی حاکمیت پر شک کرتا ہو یا بائبل کی تعلیم کو صحیح طور

پر نہ سمجھتا ہو تو وہ ایسے شخص کو اپنے لئے مثال بناتی ہے جو ہو سکتا ہے خدا پر بھروسا کرنے کے لئے بالکل تیار نہ ہو۔ اِس بات سے کلیسیا کی نشو ونما میں رکاوٹ پیدا ہو گی۔

آج کے دور میں ہمارے ارد گرد صارفیت (زیادہ سے زیادہ چیزیں خریدنے کا رجحان) اور مادہ پرستی کی ثقافت اکثر کلیسیاؤں کی حوصلہ افزائی کرتی ہے کہ وہ روح کے کام کو مارکیٹنگ کی اصطلاح میں سمجھیں اور بشارت کو اشتہار بازی میں تبدیل کر دیں۔ خدا کو انسان کی شبیہ پر بنا دیا گیا ہے۔ ایسے دور میں ایک صحت مند کلیسیا کو خاص طور پر دعا کرنی ہے کہ اُس کے رہنما خدا کی حاکمیت کی بائبلی اور تجرباتی سمجھ رکھیں۔ اُنہیں یہ دعا بھی کرنی چاہیے کہ اُن کے رہنما ساری صحیح تعلیم اور بائبلی جلال کے ساتھ مکمل طور پر وفادار رہیں۔ ایک صحت مند کلیسیا کی نشانی تفسیری وعظ اور بائبلی الہامی تعلیم ہے۔

باب 7

صحت مند کلیسیا کی ایک بنیادی علامت: خوش خبری کی بائبلی سمجھ

ہماری کلیسیاؤں کے لئے یہ بات خاص طور پر اہم ہے کہ یسوع مسیح کی خوش خبری کے متعلق اُن کی سمجھ بائبل کے مطابق ہو۔ خوش خبری مسیحیت کا دل ہے، لہٰذا یہ ہماری کلیسیاؤں کا مرکزی نکتہ ہونی چاہیئے۔

ایک صحت مند کلیسیا وہ کلیسیا ہے جس کا ہر رکن، جوان اور بوڑھا، بالغ اور نابالغ خداوند یسوع مسیح کے وسیلے سے ملنے والی نجات کی حیرت انگیز خوش خبری سے باہم متحد ہے۔ بائبل مقدس کا ہر حصہ اِس کی طرف یا اِس کے کسی پہلو کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اِس لئے کلیسیا ہر ہفتے خوش خبری کا پیغام سننے کے لئے جمع ہوتی ہے۔ خوش خبری کی بائبلی سمجھ ہر وعظ، ہر بپتسمے اور عشائے ربانی، ہر گیت، ہر دعا اور ہر گفتگو میں ہونی چاہیئے۔ ایک صحت مند کلیسیا کے افراد کو کلیسیائی زندگی میں کسی بھی دوسری چیز سے زیادہ اِس خوش خبری کو جاننے کی خواہش رکھنی چاہیئے اور اِس کے لئے دعا کرنی چاہیئے۔

کیوں؟ کیونکہ خوش خبری کی امید مسیح کے چہرے میں خدا کے جلال کو پہچاننے کی امید ہے (۲۔کرنتھیوں ۴:۴-۶)۔ یہ اُسے واضح طور پر دیکھنے اور مکمل طور پر جاننے کی امید ہے جیسے ہم پہچانے گئے ہیں (۱۔کرنتھیوں

۱۲:۱۳)۔ یہ اُس کی مانند بننے کی امید ہے کیونکہ ہم اُس کو ویسا ہی دیکھیں گے جیسا وہ ہے (۱۔یوحنا ۲:۳)۔

خوش خبری کی بنیادیں

اِنجیل کی خبر یہ نہیں کہ ہم ٹھیک ہیں، خدا محبت ہے، یسوع ہمارا دوست بننا چاہتا ہے یا اُس کے پاس ہماری زندگی کے لئے ایک منصوبہ یا مقصد ہے۔ جیسے مَیں پہلے باب میں تفصیل سے گفتگو کر چکا ہوں کہ انجیل کی خوش خبری یہ ہے کہ یسوع مسیح نے صلیب پر گنہگاروں کے لئے کفارہ دیا اور زندہ ہوا، اِس طرح اُس نے خدا سے ہمارا ملاپ کروانے کے لئے ایک راستہ تیار کر دیا۔ اِنجیل کی خبر یہ ہے کہ اگر ہم توبہ کریں اور ایمان لائیں تو منصف باپ بن جاتا ہے (مزید تفصیل کے لئے پہلا باب دیکھیں)۔

انفرادی یا اجتماعی طور پر خوش خبری کا پیغام پیش کرتے ہوئے مَیں یہ چار نکات یاد رکھنے کی کوشش کرتا ہوں: (۱) خدا، (۲) انسان، (۳) مسیح، (۴) قبول کرنا۔ دوسرے الفاظ میں:

- کیا مَیں نے یہ وضاحت کی ہے کہ ہمارا خدا پاک اور قادرِ مطلق خالق ہے؟
- کیا مَیں نے یہ واضح کر دیا ہے کہ ہم انسان ایک عجیب صورتِ حال میں ہیں، ہم خدا کی شبیہ پر پیدا کئے گئے ہیں، لیکن خوف ناک حد تک گناہ میں گرے ہوئے اور خدا سے جُدا ہیں؟
- کیا مَیں نے تفصیل سے بتایا ہے کہ یسوع کون ہے اور اُس نے کیا

کِیا ہے یعنی یہ کہ وہ خدا اور انسان دونوں ہے جو لاثانی اور حتمی طور پر خدا اور انسان کے درمیان عوضی اور زندہ خداوند کی حیثیت سے کھڑا ہوتا ہے؟

- آخری بات یہ کہ اگر مَیں نے یہ سب کچھ بیان کر دیا ہے تو کیا مَیں نے یہ واضح طور پر بتایا ہے کہ ایک شخص کو اِس خوش خبری کو قبول کرنا اور اِس پیغام پر ایمان لا کر خود غرضی پر مبنی زندگی اور گناہ سے منہ موڑنا ہے؟

بعض اوقات ہم اِس آزمائش کا شکار ہو جاتے ہیں کہ خوش خبری کے چند بہت ہی حقیقی فوائد کو ہی خوش خبری کے طور پر پیش کر دیں۔ یہ فوائد وہ ہیں جنہیں غیر مسیحی لوگ فطری طور پر پسند کرتے ہیں جیسے کہ خوشی، اطمینان، تکمیل، خود توقیری اور محبت۔ تاہم اِنہیں خوش خبری کے طور پر پیش کرنا سچائی کو جزوی طور پر پیش کرنا ہے اور جے۔ آئی۔ پیکر نے کہا ہے، ''آدھی سچائی جو پوری سچائی کے روپ میں ہو وہ ایک مکمل جھوٹ بن جاتی ہے۔''

بنیادی طور پر ہمیں صرف خوشی یا اطمینان یا مقصد کی ضرورت نہیں بلکہ ہمیں خود خدا کی ضرورت ہے۔ چونکہ ہم مجرم ٹھہرائے گئے گنہگار ہیں اِس لئے ہمیں سب سے پہلے معافی کی ضرورت ہے۔ہمیں روحانی زندگی کی ضرورت ہے۔جب خوش خبری کو مکمل طور پر پیش نہیں کرتے تو ہم لوگوں میں جھوٹی تبدیلی اور کلیسیا کی رکنیت میں بے مقصد اضافے کا سبب بنتے ہیں اور اِن دونوں باتوں سے دنیا میں بشارت کا کام مزید مشکل ہو جاتا ہے۔

خوش خبری سے لبریز

جب ایک کلیسیا صحت مند ہوتی ہے اور اُس کے اراکین ہر بات سے بڑھ کر خوش خبری سے واقف اور اُس میں مسرور ہوتے ہیں تو وہ اُسے روز بروز دنیا کے سامنے زیادہ پیش کرنا چاہتے ہیں۔ جارج ڈبلیو۔ ٹرواِٹ (George W. Truett) پچھلی نسل کا ایک عظیم مسیحی رہنما اور ڈیلاس (ٹیکساس) میں فرسٹ بپٹسٹ چرچ کا پاسبان تھا، اُس نے لکھا ہے:

> ''کسی کلیسیا پر جو سب سے بڑا الزام آپ لگا سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ اُس میں انسانی روحوں کے لئے جذبہ اور محبت نہیں۔ اگر کوئی کلیسیا کھوئی ہوئی روحوں کے لئے ہمدردی سے لبریز نہیں اور اگر وہ اُنہیں یسوع مسیح کے متعلق بتانے کے لئے تلاش نہیں کرتی تو وہ ایک اخلاقی کلب سے بڑھ کر نہیں۔''

آج کل کئی کلیسیاؤں کے افراد اتوار کے روز دوسرے مسیحیوں کی نسبت اپنے غیر مسیحی یا نامی مسیحی دوستوں کے ساتھ گھروں، دفتروں اور ہمسایوں میں زیادہ وقت گزارتے ہیں۔ بشارت محض یہ نہیں کہ ہم کسی کو چرچ آنے کی دعوت دیں۔ ہم میں سے ہر ایک کے پاس مسیح کی نجات کی شاندار خوش خبری ہے۔ آئیں اِس کا کسی اَور چیز کے ساتھ سودا نہ کریں۔ آئیں یہ آج ہی دوسروں کو بتائیں۔

ایک صحت مند کلیسیا خوش خبری سے واقف ہے اور وہ اِسے دوسروں تک بھی پہنچاتی ہے۔

مختصر تجاویز:

ایک اچھی کلیسیا کیسے تلاش کی جائے

ا۔ دعا کریں۔

۲۔ خدا پرست پاسبان (یا ایلڈر) سے مشورہ کریں۔

۳۔ اپنی ترجیحات درست رکھیں۔

- خوش خبری کی سچائی سے تصدیق کی جائے، واضح طور پر تعلیم دی جائے اور وفاداری سے اُس کے مطابق زندگی بسر کی جائے۔ خوش خبری کے متعلق اِن باتوں میں سے کسی ایک میں بھی کمی بہت خطرناک ہے۔
- کلام کی تعلیم بائبل مقدس کے مطابق، شخصی طور پر چیلنج کرنے والی اور کلیسیا کی زندگی کا مرکز ہونی چاہیے۔ آپ صرف اُسی صورت میں روحانی طور پر ترقی کریں گے جب کلامِ مقدس کو سب سے اعلیٰ اختیار سمجھا جائے گا۔
- اِس بات پر بھی غور کرنا بہت ضروری ہے کہ وہ کلیسیا بپتسمہ، عشائے ربانی، کلیسیا کی رکنیت، کلیسیا میں تنبیہ اور تربیت اور حتمی فیصلہ کرنے کا اختیار جیسے معاملوں کو کیسے منظّم کرتی ہے۔
- مختصر الفاظ میں یہ کہ اِس کتاب میں باب ۵ تا ۱۳ کا مطالعہ کریں۔

۴۔ اپنے آپ سے اِس طرح کے تشخیصی سوالات پوچھیں:

- کیا مَیں ایسے شریکِ حیات کی تلاش میں ہوں جس کی پرورش اِس کلیسیا کی تعلیم کے مطابق ہوئی ہو؟
- اِس کلیسیا میں میرے بچے کلیسیا کی کیسی تصویر دیکھیں گے، دُنیا سے مختلف یا بہت زیادہ ویسی ہی جیسی دنیا دیکھتی ہے؟
- کیا مَیں اِس کلیسیا میں غیر مسیحیوں کو آنے کی دعوت دے سکوں گا؟ یعنی کیا وہ یہاں واضح طور پر خوشخبری سن سکیں گے اور خوش خبری کے مطابق زندگیاں بھی دیکھ سکیں گے؟ کیا یہ کلیسیا غیر مسیحیوں کو خوش آمدید کہنے اور اُن تک پہنچنے کا جذبہ رکھتی ہے؟
- کیا اِس کلیسیا میں مَیں خدمت کر سکتا ہوں؟

۵۔ جغرافیائی طور پر غور کریں۔ کیا عبادت خانے کا آپ کے گھر سے فاصلہ آپ کے وہاں اکثر جانے اور خدمت کرنے میں مشکل یا آسانی کا باعث ہے۔کسی نئے علاقے میں قیام پذیر ہونے سے پہلے وہاں ایک اچھی کلیسیا تلاش کرنے کی کوشش کریں۔

حصہ سوم

ایک صحت مند کلیسیا کی اہم علامات

ایک صحت مند کلیسیا کی اہم علامات

اِس کتاب میں اب تک جن نو علامات کا خاکہ پیش کیا گیا وہ بائبل کے مطابق اور مسیح کی کلیسیاؤں کے لئے معتبر حیثیت کی حامل ہیں۔ تاہم ضروری اور اہم علامات میں فرق سے ہمیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ کلیسیا اور فرد کی زندگی میں تقدیس کا عمل آہستہ آہستہ وقوع پذیر ہوتا ہے۔ جیسے خدا یہ چاہتا ہے کہ ہم صبر سے اپنے بچوں کی پرورش کریں اُسی طرح اُس کی خواہش ہے کہ ہم کلیسیا کے ساتھ تحمل سے پیش آئیں۔

مَیں اِس لئے اِن علامات کو اہم کہتا ہوں کیونکہ کم از کم جب انفرادی طور پر جب اِن پر غور کیا جائے تو یہ اہم ہیں لیکن اِن کی عدم موجودگی کا لازمی طور پر یہ مطلب نہیں کہ کلیسیا کو چھوڑ دیا جائے (لیکن ہوسکتا ہے ایسا کرنا عقل مندی ہو)۔ اگر یہ علامات کلیسیاؤں میں موجود نہیں تو اِس کا یہ مطلب بھی ہوسکتا ہے کہ آپ دعا کریں، صبر کریں اور اپنی زندگی سے اچھی مثال قائم کر کے صحت مند تبدیلیاں پیدا کریں۔

اگر کوئی پاسبان مجھ سے یہ پوچھے کہ وہ کب تک قیادت کرنے کے ایک غیر بائبلی نظام کو برداشت کرے یا کوئی مسیحی پوچھے کہ وہ کب تک کلیسیائی نظم و ضبط میں کلیسیا کی ناکامی کو نظر انداز کرے یا کوئی ڈیکن سوال کرے کہ اُسے کب تک کلیسیا کی رکنیت کے انتہائی نامناسب اندراج کو برداشت کرنا ہے تو ہوسکتا ہے مَیں اُس مقدس کی یوں حوصلہ افزائی کروں کہ وہ صبر کرے، دعا

کرے، اچھی مثال قائم کرے، محبت کرے اور انتظار کرے۔نشو ونما آہستہ آہستہ ہوتی ہے اور کلیسیا لوگوں کا ایک گروہ ہے جنہیں معاف کرنے، نصیحت کرنے، خدمت کرنے، کبھی کبھار اور خندہ پیشانی سے چیلنج کرنے اور سب سے بڑھ کر ایک دوسرے سے محبت رکھنے کے لئے بلایا گیا ہے۔

جیسے اِس زندگی میں کوئی بھی مسیحی کامل نہیں ہے اِسی طرح کوئی بھی کلیسیا کامل نہیں ہے۔حتیٰ کہ بہترین کلیسیائیں بھی مثالی معیار سے کم ہیں۔ نہ درست نظم ونسق نہ ہی دلیرانہ منادی، نہ ایثار سے دینا نہ ہی راسخ العقیدہ تعلیم اِس بات کو یقینی بنا سکتی ہے کہ کلیسیا پھلے پھولے گی۔ اِس کے باوجود کلیسیا اپنی موجودہ صحت سے زیادہ صحت مند ہوسکتی ہے۔ اِس زندگی میں ہم کبھی بھی گناہ پر مکمل طور پر فتح نہیں پا سکیں گے، لیکن خدا کے حقیقی فرزند ہونے کی حیثیت سے ہمیں اِس جد و جہد سے پیچھے نہیں ہٹنا اور کلیسیاؤں کو بھی ہمت نہیں ہارنی۔ مسیحیوں اور خاص طور پر پاسبانوں اور کلیسیائی رہنماؤں کوصحت مند کلیسیاؤں کی خواہش رکھنی چاہیئے اور اُس کے لئے جانفشانی سے کام کرنا چاہیئے۔

• • • • •

باب 8

صحت مند کلیسیا کی ایک اہم علامت:
نئ پیدائش کی بائبلی سمجھ

میری کلیسیا نے ۱۸۷۸ء میں اپنی پہلی میٹنگ میں ایمان کے اقرار کے ایک بیان کو اپنایا جس کے الفاظ یہ ہیں:

''ہم ایمان رکھتے ہیں کہ توبہ کرنا اور ایمان لانا مقدس فرائض اور ایسے فضائل ہیں جنہیں ایک دوسرے سے الگ نہیں کیا جا سکتا اور یہ خدا کی نیا بنانے والی روح کی بدولت ہماری زندگیوں پر نقش ہوئے ہیں۔ ہم اپنے گناہ، موت کے خطرے اور بے بسی کے باعث انتہائی عاجزی اور شرمساری کے ساتھ سچے دل سے مسیح کی نجات اور خدا باپ کے رحم کی طرف رجوع کرتے ہیں اور خداوند یسوع کو اپنا نبی، کاہن اور بادشاہ قبول کرتے ہیں اور صرف اِس بات پر بھروسا کرتے ہیں کہ وہی ہماری نجات کا منبع اور نجات دِہندہ ہے۔''

لازم نہیں کہ ہر کلیسیا نے اِس طرح کا بیان قلم بند کیا ہوا ہو، لیکن ایک صحت مند کلیسیا کی نشانی یہ ہے کہ وہ نئ پیدائش کے متعلق بائبلی سمجھ رکھتی ہے۔

ہمارا کام

ایمان کے اقرار کا بیان توبہ کرنے اور ایمان لانے کی بائبلی بلاہٹ سے شروع ہوتا ہے، جیسے یسوع نے اپنی خدمت کے آغاز میں حکم دیا کہ ''توبہ کرو اور خوش خبری پر ایمان لاؤ'' (مرقس ۱:۱۵)۔ سادہ ترین الفاظ یا اصطلاح میں نئ پیدائش یا تبدیلی توبہ کرنے اور ایمان لانے کے برابر ہے۔

اِس اقرار میں آگے چل کر بتایا گیا ہے کہ توبہ کرنا اور ایمان لانا کیا ہے۔اِس میں کہا گیا ہے کہ ہم اپنے گناہ سے خدا کی طرف ''رجوع لاتے'' اور مسیح کو ''قبول کرتے'' ہیں اور ہم صرف اُسی پر ''بھروسا کرتے'' ہیں کہ صرف وہی ہمارا نجات دہندہ ہے۔ نیا عہد نامہ ایسے گنہگاروں کی مثالوں سے بھرا ہوا ہے جنھوں نے اپنے گناہ کو چھوڑا، مسیح کو قبول کیا اور اُس پر بھروسا کیا۔ لاوی کے بارے میں سوچیں جس نے مسیح کی پیروی کرنے کے لئے اپنے پیشے کو چھوڑ دیا۔ کنویں پر آنے والی سامری عورت، رومی صوبے دار، پطرس، یعقوب اور یوحنا کے متعلق سوچیں۔ یا مسیحیوں کو ستانے والے ساؤل کے متعلق سوچیں جو غیر قوموں کا رسول، پولس بن گیا۔ یہ فہرست طویل ہے۔ اِن میں سے ہر ایک رجوع لایا، بھروسا کیا اور پیروی کی۔ یہ نئ پیدائش یا تبدیلی ہے۔

یہ عقیدے کی تلاوت کرنا نہیں۔ یہ دعا کرنا نہیں۔ یہ باتیں کرنا نہیں۔ یہ مغربی بننا نہیں۔ یہ ایک خاص عمر تک پہنچنا، کسی جماعت میں شامل ہونا یا بالغ ہونے کے دیگر رسوم و رواج میں سے گزرنا نہیں۔ یہ سفر نہیں جس میں ہر شخص کو کسی نہ کسی موڑ پر دوسروں سے جدا ہونا ہے بلکہ نئ پیدائش پانے سے ہم

اپنے آپ کو راست باز ٹھہرانے کے بجائے مسیح کی راست بازی کی طرف آجاتے ہیں، اپنی حکمرانی کی بجائے خدا کی حکمرانی کے ماتحت ہو جاتے ہیں اور بت پرستی کی بجائے خدا کی پرستش کرنے لگتے ہیں۔

نئی پیدائش ہمارے اندر خدا کا کام ہے

ایمان کے اِس اقرار کے بیان میں ہماری نئی پیدائش کے بارے میں بھی بات کی گئی ہے۔ ہم اِس لئے خدا کی طرف رجوع لاتے ہیں کیوں کہ ہم اِس بات کے قائل ہو گئے تھے کہ ہم ''گناہ، موت کے خطرے اور بے بسی'' کی حالت میں ہیں اور ہمیں ''مسیح کی نجات'' کی ضرورت ہے۔ یہ بات کیسے واقع ہوئی؟ کس نے ہمیں قائل کیا؟ یہ کام ''خدا کی نیا بنانے والی روح'' نے کیا۔ اِس بیان میں اِس خیال کی تائید میں کلامِ مقدس کے دو حوالے پیش کئے گئے ہیں:

> ''وہ یہ سن کر چپ رہے اور خدا کی تمجید کر کے کہنے لگے کہ پھر تو بے شک خدا نے غیر قوموں کو بھی زندگی کے لئے توبہ کی توفیق دی ہے'' (اعمال ۱۱:۱۸)۔
>
> ''کیونکہ تم کو ایمان کے وسیلہ سے فضل ہی سے نجات ملی ہے اور یہ تمہاری طرف سے نہیں۔ خدا کی بخشش ہے'' (افسیوں ۲:۸)۔

اگر ہم یہ سمجھیں کہ ہماری نئی پیدائش خدا کے کام کے علاوہ، ہمارے کچھ کرنے سے رُونما ہوتی ہے تو پھر ہم سراسر غلط ہیں۔ جیسے کہ ہم اِس بات پر غور کر چکے ہیں کہ کوئی شک نہیں کہ اِس میں ہمارا حصہ بھی ہے لیکن نئی پیدائش یا

ہماری تبدیلی اِس سے کہیں بڑھ کر ہے۔ کلامِ مقدس میں لکھا ہے کہ اِس میں ضروری ہے کہ ہمارے دل تبدیل ہوں، ہمارے ذہن نئے بنائے جائیں اور ہماری روحوں کو زندگی ملے۔ ہم اِن میں سے کوئی کام بھی نہیں کر سکتے۔ ہر انسان کو جس تبدیلی کی ضرورت ہے وہ نہایت بنیادی نوعیت کی ہے۔ یہ ہماری جڑیں تبدیل کرنے کا کام ہے اور یہ صرف خدا ہی کر سکتا ہے۔ پہلی بات اُسی نے ہمیں خلق کیا تھا اِس لئے وہی ہمیں نیا بنا سکتا ہے۔ ہماری جسمانی پیدائش کا ذمہ دار وہ ہے، لہٰذا وہی ہمیں نئی پیدائش دے سکتا ہے۔ ہمیں تبدیل ہونے کے لئے خدا کی ضرورت ہے۔

انیسویں صدی کے مبلغ چارلس سپرجن نے اپنی زندگی کا ایک واقعہ بتایا کہ وہ لندن کی ایک گلی میں جا رہا تھا تو ایک شرابی آدمی اُس کے پاس آیا اور قریب ہی لگے ہوئے روشنی کے کھمبے کا سہارا لے کر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا، ''مَیں آپ کے تبدیل شدہ لوگوں میں سے ایک ہوں۔''

سپرجن نے جواب دیا، ''آپ میرے ہی تبدیل شدہ لوگوں میں سے ہوں گے کیونکہ آپ یقیناً خدا کے نہیں ہو سکتے۔''

اچھا اور بُرا پھل

جب کوئی کلیسیا نئی پیدائش کے متعلق بائبل کی تعلیم کو غلط سمجھتی ہے تو ہو سکتا ہے کہ وہ ایسے لوگوں سے بھر جائے جنہوں نے اپنی زندگی کے کسی موڑ پر خلوصِ دل سے اقرار کیا ہو لیکن اُنہوں نے اُس انقلابی تبدیلی کا تجربہ نہیں کیا جس کو بائبل مقدس نئی پیدائش کا نام دیتی ہے۔

حقیقی تبدیلی میں ایک جذباتی تجربہ بھی ہو سکتا ہے اور نہیں بھی۔ تاہم اِس کا ثبوت اِس کے پھل سے ملے گا۔ کیا زندگیاں پرانی فطرت کو چھوڑ کر نئ فطرت کو اپنانے سے تبدیلی کا اظہار کرتی ہیں؟ کیا کلیسیا کے افراد خواہ ڈگمگا ہی رہے ہوں اپنے گناہ کے خلاف جنگ کرنے میں دلچسپی لیتے ہیں؟ کیا وہ مسیحیوں کے ساتھ رفاقت سے لطف اندوز ہونے میں نئ دلچسپی ظاہر کر رہے ہیں اور شاید غیر مسیحیوں کے ساتھ وقت گزارنے میں اُن کے محرکات تبدیل ہو گئے ہیں؟ کیا مسیحی ہونے کے بعد زندگی کے مصائب اور چیلنجوں کے لئے اُن کا ردِعمل پہلے سے مختلف ہو گیا ہے؟

نئ پیدائش کے بارے میں صحیح سمجھ نہ صرف پیغامات میں نظر آئے گی بلکہ اِس کا اظہار بپتسمے اور عشائے ربانی کے لئے کلیسیا کے تقاضوں میں بھی ہو گا۔ احتیاط کو ملحوظِ خاطر رکھا جائے گا۔ پاسبانوں پر جلدبازی سے اور بغیر جانچ پڑتال کئے بپتسمہ دینے کے لئے دباؤ نہیں ڈالا جائے گا۔

اِس کا اظہار کلیسیا کی رکنیت کے لئے کلیسیا کی توقعات سے بھی ہو گا۔ ہر ایک کو فوری طور پر کلیسیا کے رکن کے طور پر قبول نہیں کر لیا جائے گا۔ شاید رکن بننے سے پہلے کلیسیا کے ممبر بننے پر باقاعدہ تعلیم دینے کا انتظام کیا جائے۔ رکن بننے کے امیدوار سے اپنی گواہی پیش کرنے کی درخواست کی جائے اور ساتھ ہی اُسے خوش خبری کی وضاحت کرنے کے لئے کہا جائے۔

تبدیلی کا اظہار اُس وقت بھی ہو گا جب کلیسیا کسی بھی ممبر کے کسی معلوم گناہ کو ہلکا تصور نہیں کرے گی بلکہ اُس کے تدارک کے لئے باقاعدہ انتظام کرے گی۔ جواب دہی، نصیحت اور وقتاً فوقتاً سرزنش کرنا غیر معمولی باتیں نہیں بلکہ معمول

ہوں گی۔ کلیسیائی تنبیہ و تربیت پر عمل کیا جائے گا، اِس پر ہم بارھویں باب میں غور کریں گے۔

نئی پیدائش کے متعلق بائبل کی تعلیم کو سمجھنا ایک صحت مند کلیسیا کی اہم نشانی ہے۔

باب 9

صحت مند کلیسیا کی ایک اہم علامت:
بشارت کی بائبلی سمجھ

اب تک ہم اِس بات پر غور کر چکے ہیں کہ تفسیری وعظ، بائبلی علمِ الٰہی اور خوش خبری اور نئی پیدائش کے متعلق بائبلی سمجھ رکھنا صحت مند کلیسیاؤں کی علامات ہیں۔ اِس کا مطلب ہے کہ جب کلیسیائیں بائبل سے نہیں سکھاتیں اور صحیح تعلیم نہیں دیتیں تو وہ بیمار ہو جاتی ہیں۔

ایک بیمار کلیسیا کیسی ہوتی ہے؟ یہ وہ کلیسیا ہے جہاں پیغام اکثر اپنے موضوع سے ہٹا ہوا اور غیر منطقی خیالات سے بھرا ہوتا ہے اور ایک ہی طرح کی باتیں بار بار سنائی جاتی ہیں۔ تاہم اِس سے بھی بد تر حالت یہ ہے کہ کلیسیا اخلاق پرست اور خود بین ہو جاتی ہے اور خوش خبری کو "اپنی روحانی مدد آپ" کے اصول سے کچھ ہی بہتر سمجھ لیتی ہے۔ نئی پیدائش کو انسان کا ارادہ سمجھا جاتا ہے اور کلیسیا کی حالت اُس وقت بدتر سے بدترین ہو جاتی ہے جب اُس میں اور اُس کے ارد گرد کی گنہگار دنیا میں فرق ختم ہو جاتا ہے۔

ایسی کلیسیا کم از کم یسوع مسیح کی نجات کی بڑی خبر دنیا تک نہیں پہنچا سکتی۔

نئ پیدائش کی سمجھ سے تشکیل پانے والی بشارت

صحت مند کلیسیا کی ایک اَور اہم علامت بشارت کی بائبلی سمجھ ہے۔ یہ بات قابلِ غور ہے کہ اِس علامت کے بارے میں ہماری سوچ بڑی حد تک گذشتہ حصوں میں بیان کردہ علامتوں (ضروری اور اہم) کی سمجھ سے تشکیل پائے گی۔

ایک طرف اگر ہماری سوچ خدا کے کلام کی تعلیم کے مطابق تشکیل پائے کہ خدا کون ہے، وہ کس طرح کام کرتا ہے اور ساتھ یہ کہ انجیل کی خوش خبری کیا ہے اور گنہگار انسان کو حتمی طور پر کس کی ضرورت ہے تو پھر بائبل کی صحیح اور درست سمجھ بوجھ حاصل ہو سکے گی۔ ہم بشارت کرنے کے طریقہ کار سیکھ کر نہیں بلکہ بنیادی طور پر خوش خبری کی تعلیم اور اُس پر غور و خوض کرنے سے بشارتی خدمت کو آگے بڑھانے کی کوشش کریں گے۔

مجھے ہمیشہ اِس بات سے خوشی ہوتی ہے کہ نئے مسیحی اپنی نجات کی پُرفضل نوعیت سے باطنی طور پر آگاہ نظر آتے ہیں۔ ہوسکتا ہے آپ نے گذشتہ مہینوں میں اِس طرح کی گواہیاں سنی ہوں جن میں اقرار کیا گیا کہ نئ پیدائش خدا کا کام ہے (افسیوں ۲:۸،۹)۔ اِس طرح کی گواہیاں عموماً اِن الفاظ سے شروع ہوتی ہیں ''مَیں مکمل طور پر گناہ میں گر چکا تھا...''

دوسری طرف، بائبل میں نئ پیدائش کے سلسلے میں خدا کے کام کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے اُسے اگر ہماری کلیسیا ئیں ایک طرف رکھ دیں تو بشارت ہمارا کام بن جائے گی یعنی کسی سے زبانی اقرار کروانے کے لئے ہم جو کچھ کر سکتے

ہیں۔ کوئی کلیسیا جو نئی پیدائش اور بشارت کی بائبلی سمجھ نہیں رکھتی اُس کی ایک نشانی یہ ہو سکتی ہے کہ اُس کے ارکان کی فہرست اُس کے حاضرین سے بہت زیادہ ہے۔ ایسی کلیسیا کو اپنی سرگرمیاں روک کر اپنے آپ سے یہ سوال پوچھنا چاہئے کہ اُس کی بشارت سے ایسے اراکین کی بڑی تعداد کیوں پیدا ہو رہی ہے جو کلیسیا میں کبھی نہیں آتے لیکن محسوس کرتے ہیں کہ وہ نجات پا کر بچ گئے ہیں۔ ہم اُنہیں مسیح میں شاگردیت کے مطلب کے متعلق کیا بتائیں؟ ہم اُنہیں خدا، گناہ اور دنیا کے بارے میں کیا تعلیم دیں؟

کلیسیا کے تمام اراکین کے لئے اور خاص طور پر رہنماؤں کے لئے جن پر تعلیم دینے کی ذمہ داری ہے، بشارت کی بائبلی سمجھ رکھنا بہت ضروری ہے۔

بشارت کیا ہے؟

بائبل کے مطابق مسیحیوں کو غیر ایمانداروں کی فکر کرنے،اُن سے بات کرنے حتیٰ کہ اُنہیں قائل کرنے کے لئے بلایا گیا ہے (۲۔ کرنتھیوں ۵:۱۱)، لیکن ہمیں ایسا ''حق ظاہر کر کے'' کرنا ہے یعنی '' شرم کی پوشیدہ باتوں کو ترک'' کرنا ہے (۲۔کرنتھیوں ۴:۲)۔

دوسرے الفاظ میں کسی شخص پر اپنے نظریات ٹھونس کر ہر صورت میں اُس سے مسیح کا اقرار کروانا نہیں۔ اپنی قابلیت سے کسی کو روحانی پیدائش کا تجربہ کروانے کی کوشش کرنا ایسا ہی ہو گا جیسے حزقی ایل سوکھی ہڈیوں کو جوڑ کر ایک شخص بنانے کی کوشش کرتا (حزقی ایل ۳۷) یا نیکدیمس اپنے آپ کو روح سے پیدا کرتا (یوحنا ۳)۔

نیز، بشارت شخصی گواہی دینا بھی نہیں۔ یہ اپنے ایمان کے دفاع میں مناسب طور پر جواب دینا بھی نہیں، حتیٰ کہ یہ محبت سے خیراتی کام کرنا بھی نہیں حالانکہ کہ یہ تینوں کام بشارت کے ساتھ ہو سکتے ہیں۔ اور نہ ہی ہمیں بشارت کے نتائج کو بشارت کرنے کے ساتھ گڈ مڈ کرنا چاہئے جیسے کہ ہم بشارت کو اُسی صورت میں کامیاب کہیں جب اُس کے نتیجے میں لوگ مسیح کو قبول کریں۔

بشارت خبر پہنچانا ہے۔ یہ خوش خبری پہنچانے میں خدا سے وفادار ہونا ہے جس پر ہم نے آٹھویں باب میں غور کیا تھا کہ مسیح نے صلیب پر جان دے کر اور مردوں میں سے زندہ ہو کر پاک خدا اور گنہگار انسان میں ملاپ کروانے کا راستہ کھول دیا ہے۔ جب ہم یہ خوش خبری پیش کریں گے تو خدا لوگوں کو حقیقی طور پر تبدیل کرے گا (یوحنا ۱:۱۳؛اعمال ۹:۱۸،۱۰)۔مختصر طور پر یہ کہیں گے کہ بشارت مفت خوش خبری دینا اور خدا پر بھروسا رکھنا ہے کہ وہ لوگوں کو نئی پیدائش دے گا (اعمال ۱۶:۱۴)۔''نجات خداوند کی طرف سے ہے'' (یوناہ ۲:۹؛ یوحنا ۱:۱۲،۱۳)۔

بشارت کیسے دیں

جب مَیں کسی کو خوش خبری کا کلام سناتا ہوں تو خوش خبری کے متعلق لوگوں کے فیصلے کے لئے تین باتوں کو پیش کرنے کی کوشش کرتا ہوں:

- یہ فیصلہ قیمت ادا کرنے کا تقاضا کرتا ہے، لہٰذا اِس پر احتیاط سے غور کرنا ضروری ہے (لوقا ۹:۶۲ دیکھیں)۔
- یہ فیصلہ کرنا بہت ضروری ہے، لہٰذا دیر نہ کریں (لوقا ۱۲:۲۰)۔

• یہ فیصلہ قابلِ قدر ہے اِس لئے آپ کو یہ کرنے کی ضرورت ہے۔
(یوحنا ۱۰:۱۰)

یہ وہ پیغام ہے جسے ہمیں شخصی طور پر خاندان اور دوستوں کو سنانے کی ضرورت ہے۔ یہ وہ پیغام ہے جسے ہمیں کلیسیائی سطح پر اجتماعی طور پر سنانے کی ضرورت ہے۔

بشارت کے موضوع پر مفید کتابیں (اور کتابچے) مسیحی اشاعت خانہ سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

صحت مند کلیسیا کی ایک اَور اہم علامت بشارت کی بائبلی سمجھ اور طریقہ کار ہے۔ حقیقی ترقی صرف وہ ہے جو خدا کی طرف سے آتی ہے اور اُس کے لوگوں کے وسیلے سے ہوتی ہے۔

باب 10

صحت مند کلیسیا کی ایک اہم علامت:
کلیسیا کی رکنیت کی بائبلی سمجھ

کیا کلیسیا کی رُکنیت حاصل کرنا ایک بائبلی خیال ہے؟ ایک لحاظ سے ایسا نہیں ہے۔ نئے عہد نامے کا مطالعہ کریں آپ کو ایسا کوئی واقعہ نہیں ملے گا مثلاً یہ نہیں کہا گیا کہ پرسکلہ اور اکولہ روم سے آئے اور اُنہوں نے پہلے ایک کلیسیا دیکھی پھر دوسری اور آخر کار تیسری کے رکن بن گئے۔ اِس سے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ کوئی مسیحی اپنی پسند کی بنیاد پر کسی کلیسیا میں شامل نہیں ہوتا تھا کیونکہ ہر برادری میں صرف ایک ہی کلیسیا ہوتی تھی۔ اِس لحاظ سے آپ کو نئے عہد میں کلیسیا کے افراد کی فہرست نہیں ملے گی۔

لیکن نئے عہد نامے کی کلیسیاؤں کے پاس لوگوں کی فہرستیں ہوتی تھیں جیسے کہ اُن بیواؤں کی فہرست جن کی کلیسیا مدد کرتی تھی (ا۔تیمتھیس ۵)۔ اِس سے بھی اہم بات یہ کہ نئے عہد نامے کے کئی حصوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ کلیسیائیں کسی طریقے سے اپنے اراکین کی شناخت اپنے پاس رکھتی تھیں۔ وہ جانتی تھیں کہ کون اُن کی جماعتوں سے وابستہ ہے اور کون نہیں۔

مثال کے طور پر کرنتھس کی کلیسیا میں کوئی شخص ایسی حرام کاری میں زندگی بسر کر رہا تھا ''جو غیر قوموں میں بھی نہیں ہوتی'' (ا۔کرنتھیوں ۵:۱)۔

پولس نے اُنہیں خط میں لکھا کہ وہ اُس شخص کو اپنی جماعت سے نکال دیں۔ اب آپ یہاں رکیں اور اِس کے متعلق سوچیں۔ آپ کسی ایسے شخص کو باقاعدہ طور پر نکال نہیں سکتے جسے پہلے باقاعدہ طور پر شامل نہ کیا گیا ہو۔

پولس نے اِسی کلیسیا کے نام اپنے دوسرے خط میں بظاہر اُس شخص کے متعلق لکھا: ''سزا جو اُس نے اکثروں کی طرف سے پائی'' (۲۔کرنتھیوں ۲:۶)۔ ایک بار پھر یہاں رکیں اور اِس کے بارے سوچیں ۔ اگر آپ کے پاس لوگوں کا ایک خاص گروہ ہے تو اُسی صورت میں آپ کے پاس ''اکثریت'' ہو گی اور اِس طرح یہ کلیسیا کی واضح رکنیت ہے۔

پولس کو اِس بات کی فکر تھی کہ ''کون اندر ہے اور کون باہر''۔ وہ اِس لئے فکر کرتا تھا کیونکہ خداوند یسوع مسیح نے خود کلیسیاؤں کو اختیار دیا کہ انسانی طور پر جس قدر بہتر طور پر وہ کر سکتے ہیں اپنے اور دنیا میں حد بندی کریں تا کہ وہ دنیا سے الگ ہوں۔

''مَیں تُم سے سچ کہتا ہوں کہ جو کچھ تُم زمین پر باندھو گے وہ آسمان پر بندھے گا اور جو کچھ تم زمین پر کھولو گے وہ آسمان پر کھلے گا'' (متی ۱۸:۱۸؛ ۱۶:۱۹؛ یوحنا ۲۰:۲۳)۔

ہم غور کر چکے ہیں کہ صحت مند کلیسیائیں وہ جماعتیں ہیں جو خدا کا کردار ظاہر کرنے میں مسلسل ترقی کرتی رہتی ہیں۔ اِس لئے ہم چاہتے ہیں کہ کلیسیا کے اراکین کے متعلق ہماری فہرستوں میں جہاں تک ممکن ہو سکے اُن ہی لوگوں کے نام ہوں جن کے نام برہ کی کتابِ حیات میں لکھے ہیں (فلپیوں ۴:۳؛ مکاشفہ ۲۱:۲۷)۔

ایک صحت مند کلیسیا ایمان کے اقرار کی بنیاد پر افراد کو کلیسیا میں شامل کرنے اور خارج کرنے کی خواہش کرتی ہے جیسے نئے عہد نامے کے مصنفین نے ہدایت کی ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ کلیسیا، کلیسیائی ممبرشپ کے بارے میں بائبلی سمجھ بوجھ کے مطابق کام کرتی ہے۔

بائبلی رکنیت سے مراد عہد کرنا ہے

ایک عمارت کی اینٹیں ہوتی ہیں۔ ایک گلے میں بھیڑیں ہوتی ہیں۔ درخت کی شاخیں ہوتی ہیں اور ایک جسم کے اعضا ہوتے ہیں۔ ایک لحاظ سے کلیسیا کی رکنیت اُس وقت شروع ہوتی ہے جب مسیح ہمیں بچا لیتا اور اپنے بدن کا حصہ بنا لیتا ہے۔ لیکن اُس کے اِس کام کو ایک حقیقی مقامی کلیسیا کے اندر دیکھا جاتا ہے۔ اِس لحاظ سے کلیسیا کی رکنیت اُس وقت شروع ہوتی ہے جب ہم کسی مقامی کلیسیا کا حصہ بن جاتے ہیں۔ مسیحی ہونے کا مطلب ہے کسی مقامی کلیسیا کا فرد ہونا۔

اِس لئے ہمیں کلامِ مقدس میں نصیحت کی گئی ہے کہ ہم باقاعدگی سے جمع ہوں تاکہ ہم باقاعدگی سے اپنی مشترکہ امید میں خوشی منا سکیں اور ایک دوسرے کی محبت اور بھلائی کے کام کرنے میں حوصلہ افزائی کر سکیں (عبرانیوں ۱۰:۲۳-۲۵)۔ کلیسیا کی رکنیت محض حاضری لگانا نہیں، نہ ہی یہ ایک جذباتی احساس ہے۔ یہ کسی مقبول جگہ کے لئے محبت کا اظہار نہیں۔ یہ والدین کے ساتھ فرماں برداری اور نا فرمانی کا اظہار بھی نہیں بلکہ اِس سے ایک زندہ عہد کا اظہار ہونا چاہئے۔ اگر ایسا نہیں تو یہ بے کار ہے بلکہ یہ بے کار سے زیادہ بد تر

ہے اور یہ خطرناک ہے۔ کچھ دیر کے بعد ہم اِس بات پر غور کریں گے۔

بائبلی رکنیت سے مراد ذمہ داری لینا ہے

کسی کلیسیا کی رکنیت کا پتا اُس وقت چلتا ہے جب مسیحی ایک دوسرے کی ذمہ داری لیتے اور ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ کسی خاص مقامی کلیسیا سے منسلک ہو کر ہم کلیسیا کے پاسبان اور دوسرے اراکین کو یہ پیغام دیتے ہیں کہ ہم نہ صرف اُن کے ساتھ وابستہ ہیں بلکہ ہم نے اُن کے ساتھ جمع ہونے، ہدیہ دینے، اُن کے لئے دعا کرنے اور اُن کی خدمت کرنے کا عہد کیا ہے۔ ہم اُن سے یہ کہہ رہے ہوتے ہیں کہ ہم سے کچھ مخصوص کاموں کی توقع رکھیں اور اگر ہم وہ کرنے میں ناکام ہوں تو ہم سے جواب طلب کریں۔ کلیسیا میں شامل ہونا یہ کہنا ہے، ''اب مَیں آپ کی ذمہ داری ہوں اور آپ میری ذمہ داری ہیں'' (یہ بات یقیناً ہماری گناہ آلودہ فطرت کے برعکس ہے)۔

بائبلی رکنیت کا مطلب ذمہ داری لینا ہے۔ یہ ذمہ داری ہمارے باہمی فرائض سے اخذ ہوتی ہے جو کلامِ مقدس کے اُن حصوں میں بیان کئے گئے ہیں جن میں ''ایک دوسرے'' کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ جیسے کہ ایک دوسرے سے محبت رکھو، ایک دوسرے کی خدمت کرو، ایک دوسرے کو نصیحت کرو۔ اِن تمام احکام کو ایک صحت مند کلیسیا کے عہد میں سمو دیا گیا ہے (ضمیمہ دیکھیں)۔

پچھلی تین علامات کو درست طریقے سے سمجھنے سے اِس علامت کو درست طریقے سے سمجھنے میں مدد ملے گی۔ کلیسیا کے افراد جتنا زیادہ خوش خبری کو عزیز

رکھیں گے، نئ پیدائش کو خدا کا کام سمجھیں گے اور ''متلاشیوں'' کو اِس ہدایت کے ساتھ بشارت دیں گے کہ وہ پیروی کی قیمت کا حساب لگا لیں اُسی قدر وہ اپنی باہمی ذمہ داریوں کو زیادہ پہچاننے لگیں گے۔ پھر مسیحی کلیسیا کو ایک مسیحی مال یا مارکیٹ نہیں سمجھیں گے جہاں وہ اپنی خوشی سے جب چاہیں آ سکتے اور اپنی پسند کی چیز حاصل کر سکتے ہیں۔ وہ اسے ایک بدن سمجھنے لگیں گے جس کے تمام اعضا ایک دوسرے کی فکر کرتے ہیں۔ کلیسیا اُن کے لئے ایک گھر ہو گی جہاں سب مل کر رہتے ہیں۔

افسوس کی بات ہے کہ عام طور پر کلیسیا کی رکنیت کی فہرست اور باقاعدگی سے شرکت کرنے والے لوگوں کی تعداد میں ایک بڑا فرق پایا جاتا ہے۔ ایک ایسی کلیسیا کے متعلق سوچیں جس کی فہرست میں دو سو افراد ہیں جب کہ کلیسیا میں صرف پچاس لوگ ہی مل کر عبادت کرتے ہیں۔ مجھے افسوس ہے کہ آج بہت سے انجیلی مسیحی پاسبان اپنے کلیسیائی افراد کی کلیسیا میں شریک نہ ہونے والی بڑی تعداد کے لئے فکرمند ہونے کے بجائے اپنے برائے نام اراکین پر فخر کرتے ہیں۔

کیا ہمارے ہدیہ دینے کی صورتِ حال بہتر ہے؟ کون سی کلیسیاؤں کے بجٹ اپنے اراکین کی دہ یکی ملا کر اُن کی سالانہ آمدنی کے برابر ہیں؟

جغرافیائی مشکلات لوگوں کی حاضری اور مالی مشکلات ہدیہ دینے میں رکاوٹ بن سکتی ہیں۔ لیکن کوئی اِس بات پر حیران ہوسکتا ہے اگر کلیسیاؤں نے لوگوں کی تعداد کو اپنے بُت بنا لیا ہے۔ تراشے ہوئے بتوں کی طرح ہندسے بھی زیادہ آسانی سے ہمارے بت بن سکتے ہیں۔ تاہم میرا خیال ہے کہ خدا

ہماری تعداد دیکھنے کے بجائے ہماری زندگیوں کو پرکھے گا اور ہمارے کاموں کو تولے گا۔

بائبلی رکنیت سے مراد نجات کی تصدیق ہے

کلیسیا میں شرکت نہ کرنے اور ذمہ داری نہ اٹھانے والے افراد کے بارے میں کون سی بات بہت خطرناک ہے؟ ایسے افراد کلیسیا کے حقیقی اراکین اور غیر مسیحیوں دونوں کو الجھن میں ڈال دیتے ہیں کہ مسیحی ہونے کا کیا مطلب ہے۔ کیونکہ کلیسیا اجتماعی طور پر اِس بات کی توثیق کرتی ہے کہ اُس میں شامل ہونے والے فرد نے نجات پائی ہے۔ اِس لئے فعال اراکین برائے نام اراکین کو محض کلیسیا کی فہرست میں رکھ کر اُن کی مدد کا باعث نہیں بنتے۔ کیا آپ یہ بات سمجھ گئے ہیں؟ کسی فرد کو اپنی کلیسیا کا رکن کہنے سے آپ یہ کہتے ہیں کہ اُس شخص کے پاس بطور مسیحی آپ کی کلیسیا کی تصدیق ہے۔

لہٰذا اگر کسی کلیسیا نے اپنے کسی رکن کو مہینوں حتیٰ کہ سالوں سے دیکھا ہی نہیں تو وہ کیسے گواہی دے سکتی ہے کہ وہ ایمان کی دوڑ وفاداری سے دوڑ رہا ہے؟ اگر کوئی شخص عملی طور پر اپنی کلیسیا کے ساتھ نہیں لیکن وہ بائبل پر ایمان رکھنے والی کسی اَور کلیسیا میں بھی شامل نہیں ہوا تو ہم کیسے جان سکتے ہیں کہ وہ حقیقی طور پر کبھی ہمارا حصہ تھا (ا۔یوحنا ۲:۱۹ دیکھیں)؟ یہ ضروری نہیں کہ ہم کلیسیا میں شرکت نہ کرنے والے لوگوں کے متعلق جان سکیں کہ وہ حقیقی مسیحی ہیں یا نہیں لیکن ہم اُن کے مسیحی ہونے کی تصدیق نہیں کر سکتے۔ ہمیں ایسے شخص کو یہ نہیں کہنا، ''ہم جانتے ہیں کہ آپ جہنم میں جائیں گے'' بلکہ ہم

صرف یہ کہہ سکتے ہیں ''اب ہم اعتماد سے نہیں کہہ سکتے کہ آپ آسمان پر جائیں گے''۔ جب کوئی شخص لگاتار کلیسیا سے غیر حاضر رہتا ہے تو اُس کی مسیحی زندگی کے بارے میں کلیسیا کی تصدیق یا تو بے وقوفانہ ہوگی یا بد دیانتی ہوگی۔

وہ کلیسیا جو کلیسیا کی رکنیت کے سلسلے میں بائبل پر عمل کرتی ہے وہ اپنے اراکین سے کامل ہونے کے بجائے فروتنی اور دیانت داری کا تقاضا کرتی ہے۔ وہ اُنہیں محض فیصلے کرنے کے لئے نہیں بلکہ حقیقی شاگرد بننے کے لئے کہتی ہے۔ وہ کسی فرد کے خدا کے بارے میں شخصی تجربات کو کم اہم نہیں سمجھتی، لیکن نہ ہی وہ اُن کے بارے میں یہ توقع قائم کرتی ہے کہ وہ بہت زیادہ کامل ہو گئے ہیں۔ اِسی لئے نئے عہد نامے میں بتایا گیا ہے کہ جو کلیسیا میں شامل ہوئے ہیں وہ خدا اور ایک دوسرے کے ساتھ عہد میں شامل ہیں اور یوں وہ ایک دوسرے کی تصدیق کرتے ہیں۔

بائبلی رکنیت بامقصد ہے

میری خواہش ہے کہ کلیسیا کے اراکین کی فہرستیں زیادہ سے زیادہ بامقصد بن جائیں اور وہ صرف فہرستوں میں ہی موجود نہ ہوں بلکہ حقیقی طور پر کلیسیا میں شریک ہوں۔ ہمیں وقتاً فوقتاً اُن لوگوں کے نام اپنی فہرست میں سے خارج کرنے ہیں (لیکن انہیں دل سے نہیں نکالنا) جو کبھی کلیسیا میں شریک نہیں ہوتے۔ اِس کے ساتھ ہی ہمیں کلیسیا کے نئے اراکین کو اکثر سکھاتے رہنا ہے کہ کلیسیا کے لئے خدا کا ارادہ کیا ہے اور جو لوگ پہلے سے کلیسیا کے اراکین ہیں اُنہیں کلیسیائی زندگی کے ساتھ اُن کی وفاداری مسلسل یاد دلانی

ہے۔ ہم اپنی کلیسیا میں یہ کام کئی ایک طریقوں سے کرتے ہیں۔ عشائے ربانی میں کلیسیا کے عہد کو بلند آواز سے پڑھا جاتا ہے اور کلیسیا کی رکنیت کے متعلق باقاعدہ طور پر بھی سکھایا جاتا ہے۔

جب ہماری کلیسیا صحت مند ہو گئی تو اتوار کی عبادت میں لوگوں کی حاضری فہرست میں موجود تعداد سے بڑھ گئی۔ یقیناً آپ کو بھی اپنی کلیسیا کے لئے یہی خواہش رکھنی چاہیئے۔

ہم اپنے پرانے دوستوں سے یہ نہیں چاہتے کہ وہ جذباتی وجوہات کی بنا پر ہماری جماعتوں کے رُکن بنے رہیں، بلکہ ہم اُن کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں کہ وہ کسی ایسی کلیسیا میں شامل ہوں جہاں وہ ہفتے میں کم از کم ایک بار، بلکہ روز مرہ زندگی میں دوسروں سے محبت کا اظہار کر سکیں اور دوسرے لوگ اُن سے محبت رکھیں۔ اِس لئے کلیسیائی عہد میں ہم اِس بات کا وعدہ کرتے ہیں کہ ''جب ہم اِس جگہ سے دوسرے علاقے میں منتقل ہوں گے تو ہم جتنی جلدی ممکن ہو سکے کسی دوسری کلیسیا میں شامل ہوں گے جہاں ہم اِس عہد کے جذبے اور خدا کے کلام کے اصولوں پر عمل کرنا جاری رکھ سکیں''۔ یہ عہد یا وابستگی خاص طور پر ہمارے اِس زوال پذیر دور میں صحت مند شاگردیت کا حصہ ہے۔

کلیسیا کی رکنیت میں احتیاط برتنے سے بہت سے فوائد ہو سکتے ہیں۔ اِس سے غیر مسیحیوں میں ہماری کلیسیاؤں کی گواہی زیادہ واضح ہو جائے گی۔ اِس سے کمزور بھیڑ کے لئے مشکل ہو جائے گا کہ وہ گلّے سے الگ ہو جائے اور پھر بھی اپنے آپ کو بھیڑ کہتی رہے۔ اِس سے زیادہ بالغ مسیحیوں کی

شاگردیت پر زیادہ توجہ دینے میں مدد ملے گی۔ اِس سے مسیحی رہنماؤں کو یہ جاننے میں مدد ملے گی کہ کون لوگ اُن کی ذمہ داری ہیں اور اِن سب باتوں میں خدا کو جلال ملے گا۔

دعا کریں کہ کلیسیا کی رکنیت پہلے سے زیادہ بامعنی ہو جائے۔ اِس طرح ہم پہلے سے بہتر طور پر جان سکیں گے کہ ہم نے کس کے لئے دعا کرنی ہے اور کس کی ایمان میں حوصلہ افزائی کرنی اور چیلنج دینا ہے۔کلیسیا کا رکن بننے کا مطلب مسیح کے بدن میں عملی طریقوں سے شامل ہونا ہے۔ اِس سے مراد اِس دنیا میں اجنبیوں اور مسافروں کی طرح اپنے آسمانی گھر کی طرف مل کر سفر کرنا ہے۔صحت مند کلیسیا کی ایک اَور یقینی نشانی کلیسیائی رکنیت کی بائبلی سمجھ ہے۔

باب 11

صحت مند کلیسیا کی ایک اہم علامت: کلیسیا کا بائبلی نظم و ضبط

کلیسیائی رکنیت کی بائبلی سمجھ سے کلیسیا کا بائبلی نظم و ضبط پیدا ہوتا ہے۔ کلیسیا کی رکنیت کلیسیا کی حد بندی کرتی ہے اور اِس طرح اُسے دوسری دنیا سے الگ کر دیتی ہے۔ نظم و ضبط کلیسیا کی مدد کرتا ہے کہ وہ اِس حد بندی کے اندر رہے اور جن باتوں کی بنیاد پر یہ حد بندی قائم کی گئی ہے اُن پر عمل کرتی رہے۔ اِس سے کلیسیا کی رکنیت بامقصد بن جاتی ہے اور یوں صحت مند کلیسیا کی ایک اَور علامت سامنے آتی ہے۔

اصل میں کلیسیائی نظم و ضبط ہے کیا؟ یہ خاص لحاظ سے کسی ایسے شخص کو کلیسیا کی رکنیت سے خارج کرنا ہے جو مسیحی ہونے کا اقرار کرے اور کسی سنجیدہ قسم کے گناہ سے توبہ کئے بغیر عشائے ربانی میں شرکت کرے۔

خدا کے کردار کو ظاہر کرنا

کلیسیا کے نظم و ضبط کو سمجھنے کے لئے تیسرے باب کی یاد دہانی ہمارے لئے مفید ہو سکتی ہے جس میں کائنات، انسان، اسرائیل اور کلیسیا کی تخلیق کے لئے خدا کے مقصد پر غور کیا گیا تھا۔ خدا نے اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے

کائنات خلق کی تھی اور اِسی مقصد کے تحت اُس نے انسان کو خاص طور پر اپنی شبیہ پر خلق کیا (پیدائش ۱:۲۷)۔ آدم اور حوا نے اُس کا جلال ظاہر نہ کیا اِس لئے اُس نے اُنہیں باغِ عدن سے نکال دیا۔

پھر خدا نے اسرائیل کو بلایا کہ وہ اُس کا جلال ظاہر کرے۔ خاص طور پر دوسری قوموں کے سامنے اُس کی پاکیزگی اور کردار کو پیش کرے جیسے کہ وہ شریعت میں ظاہر کیا گیا ہے (احبار ۱۹:۲؛ اَمثال ۲۴:۱،۲۵)۔ اِس کے ساتھ ہی اِس شریعت کی بنیاد پر بعض لوگوں کی اصلاح کی جاتی، حتیٰ کہ بعض لوگوں کو قوم سے نکالا جاتا تھا (گنتی ۱۵:۳۰،۳۱) اور بالآخر یہی شریعت اسرائیل کو ملکِ موعود سے نکالنے کی بنیاد بن گئی۔

آخر میں خدا نے کلیسیا خلق کی تاکہ وہ خدا کا کردار منعکس کرنے میں مسلسل آگے بڑھے جیسے وہ خدا کے کلام میں ظاہر کیا گیا ہے۔ اِس طرح بائبل کی بنیادی کہانی کی مطابقت سے کلیسائی نظم و ضبط ایسے شخص کو کلیسیا سے خارج کرنا ہے جو بے پروائی سے خوش خبری کے پیغام کے لئے بدنامی کا باعث بنے اور کلیسیا کے لئے اپنی وابستگی یا عہد کا اظہار نہ کرے۔ نظم و ضبط سے کلیسیا کو مدد ملتی ہے کہ وہ زیادہ وفاداری سے خدا کا پُرجلال کردار ظاہر کرے۔ یہ کلیسیا کی مدد کرتا ہے کہ وہ پاک رہے۔ یہ آئینے سے داغ دھبے صاف کر کے اُسے چمک دار بنانے کی ایک کوشش ہے (۲۔کرنتھیوں ۶:۱۴-۷:۱؛ ۱۳:۲؛ ۱۔تیمتھیس ۶:۳-۵؛ ۲۔تیمتھیس ۳:۱-۵)۔ کلیسیا میں نظم و ضبط کیوں قائم کیا جائے؟ تاکہ خدا کا پاک اور محبت بھرا کردار زیادہ واضح ہو اور زیادہ جلال کے ساتھ ظاہر ہو سکے۔

نظم وضبط کا نفاذ

نظم وضبط کا عمل کیسے نافذ کیا جاتا ہے؟ چونکہ گناہ کرنے کی حالتیں بہت مختلف ہوتیں ہیں اِسی لئے پاسبان کو بہت زیادہ حکمت کی ضرورت ہے تا کہ وہ ہر مخصوص صورتِ حال کو حل کر سکے۔

متی کی انجیل کے اٹھارھویں باب میں یسوع کے الفاظ ایک عمومی حد بندی پیش کرتے ہیں (متی ۱۸:۵-۱۷)۔ گناہ کرنے والے بھائی یا بہن سے پہلے علیٰحدگی میں بات کی جائے اگر وہ توبہ کرلے تو نظم وضبط کے عمل کو یہاں روک دیا جائے۔ لیکن اگر وہ ایسا نہ کرے تو پھر کسی اَور مسیحی کو ساتھ لے کر اُس سے بات کی جائے۔ اور اگر وہ پھر بھی اپنے گناہ پر قائم رہے تو یسوع نے کہا ہے'' تو کلیسیا سے کہہ اور اگر کلیسیا کی بھی سُننے سے انکار کرے تو تُو اُسے غیر قوم والے اور محصول لینے والے کے برابر جان'' (متی ۱۸:۱۷) یعنی اُسے کلیسیا سے باہر کا فرد سمجھا جائے۔

کیا آپ کسی کی عدالت کر سکتے ہیں؟

آج کے دور میں بہت سے لوگوں کو یہ بات سخت لگ سکتی ہے۔ اِس کے علاوہ یہ بات بھی ہے کہ کیا یسوع نے اپنے پیروکاروں کو دوسروں کی عدالت کرنے یا اُن کے متعلق فیصلہ کرنے سے منع نہیں کیا؟ ایک لحاظ سے اُس نے یقیناً کہا ہے، ''عیب جوئی نہ کرو کہ تمہاری بھی عیب جوئی نہ کی جائے'' (متی ۷:۱۔ اُردو زبان میں جس لفظ کا ترجمہ ''عیب جوئی کرنا'' کیا گیا

ہے اُس میں **عدالت** کرنے، **فیصلہ** کرنے یا **پرکھنے** کا واضح مفہوم پایا جاتا ہے)۔ لیکن اِسی انجیل میں یسوع نے کلیسیاؤں کو اپنے اراکین کو اُن کے گناہ کے باعث علیٰحدگی میں ملامت کرنے کے بعد سب کے سامنے مذمت کرنے کے لئے بھی کہا ہے (متی ۱۸: ۱۵-۱۷؛ لوقا ۱۷: ۳)، لہٰذا یسوع کا ''عیب جوئی نہ کرو'' یعنی ''عدالت نہ کرو'' سے جو بھی مطلب ہے اُس سے اُس کی یہ مراد نہیں کہ ہر اُس بات پر غور کرنے سے انکار کر دیا جائے جسے آج ''عیب جوئی کرنا'' کہا جا سکتا ہے۔

خدا خود ایک عادل یا منصف ہے۔ اُس نے باغِ عدن میں آدم کی عدالت کی۔ پرانے عہد نامے میں اُس نے قوموں اور افراد کے متعلق فیصلے صادر کئے۔ نئے عہد نامے میں اُس نے کہا ہے کہ مسیحیوں کا اُن کے کاموں کے موافق فیصلہ کیا جائے گا (۱۔کرنتھیوں ۳) اور اُس نے وعدہ کیا ہے کہ آخری دن وہ تمام انسانیت کے منصف کی حیثیت سے ظاہر ہو گا (مکاشفہ ۲۰)۔

خدا کبھی ناراستی سے عدالت نہیں کرتا۔ وہ ازل سے راست باز ہے (یشوع ۷؛ متی ۲۳؛ لوقا ۲؛ اعمال ۵؛ رومیوں ۹)۔ بعض اوقات اُس کی عدالت کا مقصد اپنے فرزندوں کی اصلاح کرنا، نجات دینا اور بحال کرنا ہوتا ہے اور بعض اوقات بے دین لوگوں پر اپنا غضب انڈیلنے کے لئے وہ انہیں سزا دیتا، انتقام لیتا اور ختم کر دیتا ہے (عبرانیوں ۱۲)، لیکن اُس کا مقصد خواہ کچھ بھی ہو اُس کی عدالت ہمیشہ راست ہوتی ہے۔

آج بہت سے لوگوں کو اِس بات سے حیرانی ہو سکتی ہے کہ خدا گاہے بگاہے اپنی عدالت کے لئے انسانوں کو استعمال کرتا ہے۔ ریاست کو

اپنے شہریوں کی عدالت کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی ہے (دیکھئے رومیوں ۱۳)۔ مسیحیوں کو اپنے آپ کو آزمانے یا پرکھنے کے لئے کہا گیا ہے (ا۔کرنتھیوں ۱۱:۲۸؛ عبرانیوں ۴؛ ۲۔پطرس ۱:۵)۔ کلیسیاؤں کو کہا گیا ہے کہ وہ وقتاً فوقتاً اپنے اراکین کو پرکھتی رہیں (اگرچہ خدا کی طرح اُنہیں حتمی طور پر کوئی فیصلہ صادر نہیں کرنا)۔

متی ۱۸، ا۔کرنتھیوں ۵ اور بائبل میں دیگر مقاموں پر بھی کلیسیا کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنے لوگوں کو پرکھنے کا کام کرے۔ اِس کا مقصد انتقام لینا نہیں بلکہ گناہ سے چھڑانا ہے (رومیوں ۱۲:۱۹)۔ پولس نے کرنتھس کی کلیسیا کو حرام کاری کرنے والے شخص کے متعلق کہا کہ اُسے ''جسم کی ہلاکت کے لئے شیطان کے حوالے کیا جائے تاکہ اُس کی روح خداوند یسوع کے دن نجات پائے'' (ا۔کرنتھیوں ۵:۵)۔ یہی بات اُس نے اِفسُس میں جھوٹے استادوں کے بارے میں تیمتھیس سے کہی (ا۔تیمتھیس ۱:۲۰)۔

کھلا یا بند؟

ہمیں اِس بات سے حیران نہیں ہونا چاہئے کہ خدا ہمیں چند طریقوں سے پرکھنے یا نظم و ضبط قائم کرنے کے لئے بلاتا ہے۔ اگر کلیسیائیں توقع رکھتی ہیں کہ اُنہیں اِس معاملے پر بات کرنے کی ضرورت ہے کہ مسیحیوں کو کس طرح کی زندگی گزارنی ہے تو اُنہیں اِس کے متعلق بھی بات کرنی ہے کہ مسیحیوں کو کس طرح زندگی نہیں گزارنی۔ تاہم مجھے فکر ہے کہ بہت سی کلیسیاؤں میں شاگردیت کا طریقہ کار سوراخ والی بالٹی میں پانی ڈالنے کی طرح ہے۔ ساری

توجہ اِس بات پر دی جاتی ہے کہ کسی کو کیا سکھایا جا رہا ہے اور اِس بات پر بالکل غور نہیں کیا جاتا کہ اُس تعلیم کو کس طرح قبول کیا جاتا اور اُس پر عمل کیا جاتا ہے۔ اِس رُجحان کی ایک نشانی گذشتہ چند نسلوں میں کلیسیائی نظم و ضبط کے زوال میں نظر آتا ہے۔

کلیسیا کی نشو ونما پر لکھنے والے ایک مصنف نے پھلتی پھولتی کلیسیاؤں کے متعلق اپنی حکمتِ عملی کا خلاصہ اِن الفاظ میں پیش کیا: ''سامنے والا دروازہ کھول دیں اور پچھلا دروازہ بند کر دیں۔'' اِس سے اُس کا مطلب یہ ہے کہ کلیسیائیں باہر کے لوگوں کے لئے اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ کھلا رکھیں یعنی دوسرے لوگ آسانی سے اُن تک پہنچ سکیں اور پھر اُن کا فالو اپ بھی کریں۔ یہ اچھے مقاصد ہیں۔ تاہم مجھے شک ہے کہ آج زیادہ تر پاسبان اور کلیسیائیں اِس پر عمل کر رہے ہیں اور اِس کے کثرتِ استعمال کی وجہ سے اِس حکمتِ عملی میں غلطیاں کرنے لگے ہیں، لہٰذا مَیں آپ کو ایک ایسی حکمتِ عملی دینا چاہتا ہوں جس کے متعلق مجھے یقین ہے کہ یہ اُس سے زیادہ بائبلی حکمتِ عملی ہے: ''سامنے والے دروازے کی احتیاط سے نگرانی کریں اور پچھلا دروازہ کھول دیں۔'' دوسرے الفاظ میں کلیسیا میں شمولیت کے عمل کو مشکل بنائیں اور دوسری طرف خارج کرنے کے عمل کو آسان بنائیں۔ یاد رکھیں زندگی کی طرف جانے والا راستہ تنگ ہے نہ کہ کشادہ۔ مجھے یقین ہے اِس طرح کرنے سے کلیسیاؤں کو دنیا سے مختلف ہونے کے اُس فرق کو دریافت کرنے میں مدد ملے گی جس کا خدا اُن کے لئے ارادہ رکھتا ہے۔

لہٰذا نظم و ضبط قائم کرنے کے ابتدائی اقدام میں سے ایک یہ ہو گا کہ

نئے اراکین شامل کرنے کے لئے نہایت احتیاط سے کام لیا جائے۔کلیسیا کے رکن بننے کے ہر امیدوار سے خوش خبری کے متعلق پوچھنا چاہئے اور ہر ایک کچھ نہ کچھ ثبوت دے کہ وہ مسیح کی تعظیم کرنے والی زندگی کو سمجھتا ہے۔ نئے اراکین کو یہ جاننے سے مدد ملے گی کہ کلیسیا اُن سے کیا توقع رکھتی ہے اور کلیسیا کے ساتھ عہد کرنے یا اُس کے ساتھ وابستہ ہونے کی اہمیت کیا ہے۔ اگر کلیسیائیں نئے افراد شامل کرتے ہوئے احتیاط سے کام لیں تو بعد میں اُنہیں افراد کی اصلاح کرنے کی کم ضرورت پیش آئے گی۔

ذمہ داری سے نظم و ضبط قائم کرنا

کلیسیائی نظم وضبط کو غلط طریقے سے نافذ کیا جا سکتا ہے۔ نئے عہد میں ہمیں سکھایا گیا کہ ہم اُن محرکات کے لئے دوسروں کو نہ پرکھیں جو ہم اُن کے بارے میں فرض کر لیتے ہیں (دیکھئے متی ۷:۱) یا ایسے معاملات کے لئے ایک دوسرے کی عدالت نہ کریں جو ضروری نوعیت کے نہیں (رومیوں ۱۴-۱۵)۔ نظم و ضبط پر عمل کرتے ہوئے ہمارا رویہ انتقامی نہیں بلکہ محبت بھرا ہو جس سے ''خوف کھا کر رحم'' کرنے کا اظہار ہو (یہوداہ ۲۳ آیت)۔ اِس میں کوئی شک نہیں کہ کلیسیائی نظم و ضبط کی خدمت مسائل سے بھری ہے اِس لئے نہایت حکمت اور خدا کے خوف کے تحت پاسبانی ذمہ داری کو استعمال کریں، لیکن ہمیں یاد رکھنا ہے کہ پوری مسیحی زندگی مشکل اور زیادتی سے دو چار ہونے کے خطرے میں رہتی ہے۔تاہم ہماری مشکلات کسی بات پر عمل نہ کرنے کا بہانہ نہیں بنی چاہئیں۔

ہر مقامی کلیسیا کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے رہنماؤں اور اراکین کی

زندگی اور تعلیمات کو پرکھیں خاص طور پر اُس وقت جب وہ خوش خبری کے لئے کلیسیا کی گواہی پر سمجھوتا کریں (اعمال ۱۷:۱؛ ۱۔کرنتھیوں ۵؛ ۱۔تیمتھیس ۳؛ یعقوب ۱:۳؛ ۲۔پطرس ۳؛ ۲۔یوحنا)۔

کلیسیا کا بائبلی نظم و ضبط سادہ الفاظ میں خدا کی فرماں برداری اور اِس بات کا اقرار ہے کہ ہمیں مدد کی ضرورت ہے۔ کیا آپ ایسی دنیا کا تصور کر سکتے ہیں جس میں خدا نے کبھی بھی ہمارے ساتھی انسانوں کو اپنے فیصلے نافذ کرنے کے لئے استعمال نہ کیا ہو، والدین نے کبھی بھی اپنے بچوں کی تربیت نہ کی ہو، ریاست نے کبھی بھی قانون شکن لوگوں کو سزا نہ دی ہو اور کلیسیاؤں نے کبھی بھی اپنے اراکین کی ملامت نہ کی ہو؟ اگر ایسا ہو تو ہم سب زمینی عدالت کا مزہ چکھے بغیر خدا کے تختِ عدالت کے سامنے پہنچیں گے، لہٰذا ہمیں یہاں ایک بڑی عدالت کے لئے خبردار کیا جا رہا ہے۔ خدا کس قدر رحیم ہے کہ وہ اِسی دنیا میں عارضی سزا سے ہمیں ایک اٹل انصاف کے متعلق سکھا رہا ہے (دیکھئے لوقا ۱۲:۴،۵)۔

یہاں کلیسیائی نظم و ضبط قائم کرنے کی پانچ مثبت وجوہات بیان کی گئی ہیں۔ اِس سے پتا چلتا ہے کہ اِن چیزوں یا لوگوں سے ہمیں کتنی محبت ہے:

۱۔ تربیت یافتہ فرد کی اچھائی کے لئے۔

۲۔ دوسرے مسیحیوں کے لئے جب وہ گناہ کے خطرے کو دیکھتے ہیں۔

۳۔ مجموعی طور پر کلیسیا کی صحت کے لئے۔

۴۔ کلیسیا کی اجتماعی سطح پر گواہی دینے کے لئے اور اِس لئے غیر مسیحیوں کے لئے بھی۔

۵۔ خدا کی محبت اور جلال کے لئے۔ ہماری پاکیزگی سے خدا کی پاکیزگی منعکس ہوتی ہے۔

اِس سے مراد یہ ہونی چاہیئے کہ ہم اپنے فخر کے لئے نہیں، بلکہ خدا کے نام کی خاطر کلیسیا کا رکن بنیں۔ کلیسیا کا بائبلی نظم وضبط صحت مند کلیسیا کی ایک اہم علامت ہے۔

باب 12

صحت مند کلیسیا کی ایک اہم علامت:
بائبلی شاگردیت اورنشو ونما

صحت مند کلیسیا کی ایک اَور اہم علامت کلیسیا کی بائبل کے مطابق نشو ونما کے لئے فکر کرنا ہے۔ اِس کا مطلب ہے کہ کلیسیا کی صرف تعداد ہی نہ بڑھائی جائے، بلکہ اراکین نشو ونما بھی پائیں۔

آج کل بعض لوگ یہ سوچتے ہیں کہ ایک شخص ساری زندگی کے لئے عملی طور پر بچہ یا نابالغ مسیحی رہ سکتا ہے۔نشو ونما پانے کو سرگرم شاگردوں کے لئے ایک اضافی عمل سمجھا جاتا ہے، لیکن نشو ونما پانا زندگی کی علامت ہے۔ اگر ایک درخت زندہ ہوگا تو وہ بڑھے گا۔ اگر ایک جانور زندہ ہوگا تو وہ نشو ونما پائے گا۔ زندہ ہونے کا مطلب نشو ونما پانا اورنشو ونما پانے کا مطلب کم ازکم موت تک ترقی کرنا اور آگے بڑھتے رہنا ہے۔

پولس رسول کو امید تھی کہ کرنتھس کے مسیحی ایمان میں ترقی کریں گے (۲۔کرنتھیوں ۱۰: ۱۵) اور یہ کہ اِفسُس کی کلیسیا اُس کے ساتھ جو سر ہے یعنی مسیح کے ساتھ پیوستہ ہوکر ہرطرح سے بڑھتی جائے (افسیوں ۴: ۱۵؛ کلسیوں ۱: ۱۰؛ ۲۔تھسلنیکیوں ۱: ۳)۔ پطرس نے اپنے قارئین کو نصیحت کی ’’نوزاد بچوں کی مانند خالص روحانی دودھ کے مشتاق رہو تاکہ اُس کے ذریعہ سے نجات حاصل

کرنے کے لئے بڑھتے جاؤ'' (ا۔ پطرس ۲:۲)۔

پاسبان حتیٰ کہ بعض اراکین کے لئے بھی یہ ایک آزمائش ہے کہ وہ شمار کے لحاظ سے اپنی کلیسیا کی تعداد، بپتسمے، ہدیہ جات اور رکنیت، اتنی ہی رہنے دیں جسے وہ آسانی سے سنبھال سکیں۔ تاہم ایسے شماریات اُس حقیقی ترقی سے بہت دور ہیں جو نئے عہد نامے کے مصنفین نے بیان کی ہے اور جس کی خدا خواہش رکھتا ہے۔

پاکیزگی میں ترقی

ہم کیسے جان سکتے ہیں کہ کب مسیحی فضل میں ترقی کر رہے ہیں؟ اِن باتوں کی وجہ سے ہم حتمی طور پر کچھ نہیں جان سکتے کہ وہ پُرجوش ہیں، مذہبی زبان کثرت سے استعمال کرتے ہیں یا کلامِ مقدس کے متعلق اُن کا علم روز بروز بڑھ رہا ہے۔ نہ ہی کلیسیا کے لئے اُن کی بڑھتی ہوئی محبت کا اظہار یا اپنے ایمان پر اُن کا اعتماد ہی اِس بات کا تعین کر سکتے ہیں۔ اگر وہ خدا کے لئے جذبے اور غیرت کا اظہار کریں تو اِس سے بھی ہم اُن کی نشو ونما اور ترقی کے بارے میں یقین سے کچھ نہیں کہہ سکتے۔ نشو ونما کی علامات میں سے ایک نہایت اہم اور عام طور پر نظر انداز ہونے والی علامت جس کا مشاہدہ کرنا ضروری ہے ''پاکیزگی میں ترقی'' ہے جس کی جڑیں مسیحی خود انکاری میں ہیں (دیکھئے یعقوب ۲:۲۰-۲۴؛ ۲۔پطرس ۱:۵-۱۱)۔ یہ کلیسیا کی خصوصیت ہونی چاہیئے کہ وہ اپنے اراکین کی فکر کرتی ہے کہ اُن کی زندگیوں میں پاکیزہ دین داری بڑھتی جائے۔

کلیسیا کے نظم و ضبط کو نظر انداز کرنے کی طرح پاکیزگی کو نظر انداز کرنے

سے ایسے شاگرد پیدا ہوں گے جن کا نشو ونما پانا مشکل ہو گا۔ جن کلیسیاؤں میں بے دین رویوں سے بے پروائی برتی جاتی ہے وہاں شاگرد مسیح کی تعظیم کرنے والی زندگی کے متعلق الجھاؤ کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یہ ایسے باغ کی طرح ہوتے ہیں جہاں جھاڑیاں کبھی نہیں نکالی جاتیں اور اچھا بیج کبھی نہیں بویا جاتا۔

نشو ونما کیا ہے اور کیا نہیں

کلیسیا کا یہ فرض ہے کہ وہ لوگوں کی فضل میں ترقی کے لئے خدا کا وسیلہ بنے۔ ایمانداروں کی جماعت میں بالغ اور پاکیزگی کے متلاشی رویے خدا کے ہاتھ میں ایسے ذرائع بن سکتے ہیں جن کی مدد سے خدا اپنے لوگوں کی نشو ونما کرے۔ جب خدا کے لوگ پاکیزگی اور پُر ایثار محبت میں مل کر آگے بڑھتے ہیں تو اُنہیں نظم وضبط قائم کرنے اور شاگردیت کی حوصلہ افزائی کرنے کے لئے اپنی قابلیت کو بڑھانا چاہیئے۔

جب آپ کلیسیا کی زندگی پر نگاہ ڈالتے ہیں تو اِس کے اراکین کی ترقی مختلف باتوں میں نظر آ سکتی ہے۔ یہاں چند باتیں دی جا رہی ہیں:

- زیادہ لوگ مشنری خدمت کے لئے تیار ہوں گے۔ وہ اِس طرح کے خیالات کا اظہار کریں گے: ''مَیں نے فلاں شخص کے ساتھ خدمت کی اور اب مجھے لگتا ہے کہ خدا مجھے فلاں جگہ خدمت کرنے کے لئے بُلا رہا ہے۔''
- کلیسیا کے بزرگ افراد میں بشارتی خدمت اور نوجوان اراکین کو شاگرد بنانے کے لئے نئے سرے سے ذمہ داری کا احساس اجاگر

ہو گا اور وہ نوجوانوں سے تعلق پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔۔۔
''کیا آپ آج شام ہمارے ساتھ کھانا کھائیں گے؟''

- نوجوان لوگ بزرگوں کا خیال رکھنے اور اُن سے محبت کا اظہار کرنے لگیں گے جیسے کہ ''جب مَیں ہوسٹل میں تھا تو وہ اکثر مجھے اپنے گھر کھانے پر بلاتے تھے''۔
- کلیسیا دعائیہ زندگی میں ترقی کرے گی اور زیادہ دعائیں بشارتی اور کلیسیائی خدمت کے لئے کی جائیں گی۔ پھر اِس طرح کی دعائیہ درخواستیں آئیں گی: ''مَیں اپنے آفس میں بشارتی بائبل سٹڈی شروع کر رہا ہوں لیکن کچھ گھبراہٹ بھی محسوس کر رہا ہوں۔ اِس لئے کیا کلیسیا اِس بات کے لئے دعا کرے گی؟''
- کلیسیا کے زیادہ تر افراد باہر کے لوگوں کو خوش خبری کا پیغام سنانے لگیں گے۔
- کلیسیا کے اراکین چرچ کے پروگراموں پر کم انحصار کرنے لگیں گے اور کلیسیائی سرگرمیاں خود ترتیب دینے لگیں گے ۔۔۔ ''پاسٹر صاحب مَیں اور میری بیوی چرچ میں بشارتی خدمت کے لئے کرسمس پر خواتین کی چائے پارٹی کا انتظام کرنا چاہتے ہیں۔آپ کا اِس کے متعلق کیا خیال ہے؟''
- کلیسیا کے اراکین کے غیر رسمی اجتماع میں روحانی گفتگو ہونے لگے گی اور ساتھ ہی لوگ اپنے گناہ کا اقرار کرتے ہوئے نظر آئیں گے جیسے کہ ''بھائی جان مَیں اپنی زندگی کے اِس پہلو میں جد و جہد کر رہا ہوں...''
- لوگ زیادہ ایثار کے ساتھ اپنی مٹھی کھولنے لگیں گے۔ شاید بیوی اپنے

خاوند سے کہے، ''مَیں نے سوچا ہے کہ اگر ہم اپنے ماہانہ بجٹ میں سے پانچ سو روپے بچائیں تو ہم فلاں شخص کی مدد یا چرچ کے کام کے لئے دے سکتے ہیں۔''

- کلیسیا میں روح کا پھل زیادہ نظر آنے لگے گا۔
- لوگ خدمت کرنے کے لئے اپنی ترقی قربان کرنے لگیں گے ''کیا آپ نے سنا ہے کہ مسٹر جاوید نے اپنے آفس میں تین بار ترقی کرنے کے مواقع ہاتھ سے جانے دیئے تاکہ کلیسیا میں ایلڈر کی خدمت کرنے کے لئے اُن کے پاس کافی وقت ہو؟''
- خاوند اپنی بیویوں کا محبت سے زیادہ خیال رکھنے لگیں گے۔ شاید وہ اپنی بیویوں سے کہیں ''مَیں کس طرح تمہاری مدد کرسکتا ہوں جس سے تمہارے لئے میری محبت کا اظہار ہو؟''
- بیویاں بڑی محبت سے اپنے خاوندوں سے کہیں گی'' آج مَیں کس طرح آپ کی مدد کرسکتی ہوں؟''
- والدین اپنے بچوں کی روحانی تربیت پر توجہ دیں گے،'' آج شام ہم فلاں ملک میں مسیحی خدمت کرنے والے لوگوں کے لئے دعا کریں گے۔''
- کلیسیا میں اپنے گناہ پر توبہ نہ کرنے والے شخص کو تنبیہ کرنے کے لئے کلیسیا اجتماعی طور پر متفق ہو گی۔
- ایسے شخص کے لئے کلیسیا اجتماعی سطح پر محبت اور فکر مندی کا اظہار کرے گی اور اُس کے خلاف قدم اٹھانے سے پہلے اُسے اپنا موقف بیان کرنے کا موقع دے گی۔

یہ کلیسیائی ترقی کی چند مثالیں ہیں جن کے لئے مسیحیوں کو دعا اور کوشش کرنی چاہیئے۔ کیا صحت مند کلیسیا ئیں تعداد کے لحاظ سے بڑھتی ہیں؟ اکثر اُن کے اراکین کی تعداد بڑھ جاتی ہے کیونکہ وہ موثر طریقے سے انجیل کی گواہی دیتی ہیں، لیکن ہمیں یہ فرض نہیں کر لینا چاہیئے کہ اُن کی تعداد ضرور ہی بڑھے گی۔ بعض اوقات خدا کے مقاصد مختلف ہوتے ہیں جیسے کہ وہ اپنے لوگوں کو صبر کرنا سکھاتا ہے۔ ہماری توجہ وفادار رہنے اور حقیقی روحانی ترقی پر مرکوز رہنی چاہیئے۔

ایسی ترقی کس طرح ہوتی ہے؟ بائبل کے تفسیری وعظ سے، صحیح بائبلی علمِ الٰہی سے اور انجیل کے پیغام کو مرکزی مقام دینے سے اور نئ پیدائش، بشارت، کلیسیا کی رکنیت، نظم و ضبط اور قیادت کی بائبلی سمجھ سے کلیسیا نشو ونما پاتی اور ترقی کرتی ہے۔

لیکن اگر کلیسیا ئیں ایسا مقام ہوں جہاں پاسٹر صاحب کے خیالات سکھائے جائیں اور خدا کی پرستش کرنے سے زیادہ اُس پر سوال اٹھائے جائیں، جہاں خوش خبری کے پیغام کو ہلکا بنایا جائے اور بشارت کو مسخ کر دیا جائے، جہاں کلیسیا کی رکنیت بے مقصد ہو اور دنیا کے دوسرے مشہور لوگوں کی طرح پاسبان کی شخصیت کی پرستش کی جائے تو پھر کوئی ایسی جماعت سے بمشکل ہی توقع رکھ سکتا ہے جس میں یک جہتی ہو یا وہ اخلاقی اور روحانی طور پر ترقی کر سکے۔ ایسی کلیسیا سے خدا کو جلال نہیں ملے گا۔

کلیسیا کی ترقی سے خدا کو جلال ملتا ہے

جب ہم ایسی کلیسیا دیکھتے ہیں جس کے افراد مسیح کی مانند بننے میں ترقی کر رہے ہوں تو جلال کس کو ملتا ہے؟ خدا کو، کیونکہ پولس نے کہا ہے،'' بڑھایا خدا نے۔ پس نہ لگانے والا کچھ چیز ہے نہ پانی دینے والا مگر خدا جو بڑھانے والا ہے'' (۱۔کرنتھیوں۳:۶ب -۷؛ کلسیوں۲:۱۹)۔

اِسی طرح پطرس نے ابتدائی مسیحیوں کے ایک گروہ کو اپنے دوسرے خط کے اختتام پر لکھا: ''ہمارے خداوند اور منجی یسوع مسیح کے فضل اور عرفان میں بڑھتے جاؤ۔ اُسی کی تمجید اب بھی ہو اور ابد تک ہوتی رہے۔ آمین'' (۲۔پطرس ۳:۱۸)۔ ہم سوچ سکتے ہیں کہ ہماری ترقی سے ہمیں جلال ملے گا، لیکن پطرس ہم سے بہتر طور پر جانتا ہے۔ اِس لئے اُس نے کہا ہے،'' غیر قوموں میں اپنا چال چلن نیک رکھو تاکہ جن باتوں میں وہ تمہیں بدکار جان کر تمہاری بدگوئی کرتے ہیں تمہارے نیک کاموں کو دیکھ کر اُنہی کے سبب سے ملاحظہ کے دن خدا کی تمجید کریں'' (۱۔ پطرس۲:۱۲)۔ یہ واضح ہے کہ پطرس کو یسوع کے الفاظ یاد تھے''اِسی طرح تمہاری روشنی آدمیوں کے سامنے چمکے تاکہ وہ تمہارے نیک کاموں کو دیکھ کر'' تمہاری تمجید کریں؟ نہیں ، بلکہ لکھا ہے،''تمہارے باپ کی جو آسمان پر ہے تمجید کریں'' (متی ۵:۱۶)۔صحت مند کلیسیا کی ایک اَور علامت مسیحی شاگردیت اور نشو ونما پانے کو فروغ دینا اور اُس کے لئے کام کرنا ہے۔

باب 13

صحت مند کلیسیا کی ایک اہم علامت: کلیسیا کی بائبلی قیادت

ایک صحت مند کلیسیا کی قیادت کیسی ہوتی ہے؟ کیا جماعت نے اِس بات کو یقینی بنانا ہے کہ انجیل کا پیغام وفاداری سے پیش کیا جائے؟ جی ہاں (گلتیوں ۱)۔ کیا ڈیکن (Deacon) نے کلیسیا کے کاموں میں مثالی خدمت کا نمونہ پیش کرنا ہے؟ جی ہاں (اعمال ۶)۔ کیا پاسبانوں نے وفاداری سے خدا کا کلام سنانا ہے؟ جی ہاں (۲۔تیمتھیس ۴)۔ لیکن کلیسیاؤں کو صحت مند بننے کے لئے بائبل میں قیادت کے لئے ایک اَور نعمت دی گئی ہے اور وہ نعمت بزرگ (Elder) کا عہدہ ہے۔

بائبل میں سے کلیسیائی قیادت کے متعلق ہم بہت سی مفید باتیں کہہ سکتے ہیں، تاہم مَیں بنیادی طور پر بزرگوں کے عہدے کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں کیونکہ مجھے لگتا ہے کہ بہت سی کلیسیائیں نہیں جانتیں کہ وہ کس نعمت سے محروم ہیں۔ ایک پاسبان کی حیثیت سے مَیں دعا کرتا ہوں کہ مسیح ہماری کلیسیاؤں میں ایسے آدمی رکھے جن کی روحانی نعمتوں اور پاسبانی فکر سے ظاہر ہو کہ خدا نے اُنہیں بطور بزرگ خدمت کرنے کے لئے بلایا ہے۔

اگر خدا نے کلیسیا میں کسی شخص کو مثالی کردار، پاسبانی حکمت اور تعلیم

دینے کی قابلیتوں سے نوازا ہے اور اگر دعا کرنے کے بعد کلیسیا اُس کی اِن نعمتوں کو پہچان لے تو پھر اُسے کلیسیا میں بزرگ مقرر کیا جانا چاہیئے۔

بزرگ کون ہوتا ہے؟

اعمال کی کتاب کے چھٹے باب میں یروشلیم کی نوخیز کلیسیا بیواؤں میں راشن تقسیم ہونے کے متعلق مسائل کا شکار ہونے لگی، لہٰذا رسولوں نے کلیسیا کو کہا کہ وہ اپنے میں سے کچھ آدمی چُن لے جو راشن تقسیم کرنے کے کام کی نگرانی کرسکیں۔ رسولوں نے فیصلہ کیا کہ وہ یہ خاص کام دوسرے لوگوں کے سپرد کریں گے تاکہ وہ خود ''دعا میں اور کلام کی خدمت میں مشغول'' رہ سکیں (اعمال ۶:۴)۔

یہاں سادہ الفاظ میں بزرگ اور ڈیکن کے کام میں فرق بتایا گیا ہے جس پر بقیہ نیا عہد نامہ استوار کیا گیا ہے۔ بزرگ کلیسیا میں خاص طور پر دعا اور کلام کی خدمت کے لئے ہیں جب کہ ڈیکن کلیسیا کے دیگر انتظامی کاموں کو سنبھالنے میں مدد کرتے ہیں۔

اَے کلیسیاؤ! کیا آپ سمجھنا شروع ہوگئی ہیں کہ بزرگ کی خدمت آپ کے لئے کیسی نعمت ہے؟ خدا لازمی طور پر یہ کہہ رہا ہے کہ ''مَیں تم میں سے کئی آدمی اپنے لئے الگ کرنے والا ہوں تاکہ وہ تمہارے لئے دعا کریں اور تمہیں میرے بارے میں سکھائیں۔''

بزرگ اور جماعتیں

تمام کلیسیاؤں میں ایسے افراد مقرر ہیں جو بزرگوں کی خدمت سرانجام

دیتے ہیں لیکن اُنہیں مختلف ناموں سے پکارا جا سکتا ہے جیسے کہ ڈیکن یا ڈائریکٹر۔ نئے عہد نامے میں اِس عہدے کے لئے تین نام باری باری استعمال ہوئے ہیں: اپِسکوپوس (episcopos = نگہبان یا بشپ)، پریسبُوتروس (elder = presbuteros، بزرگ) اور پوئے مین (poimain = چرواہا یا پاسبان) ۔ یہ تینوں نام ایک ہی عہدہ رکھنے والے آدمیوں کے لئے استعمال ہوئے ہیں جیسے کہ اعمال ۲۰:۱۷ اور ۲۰:۲۸ میں یہ آئے ہیں۔

تاہم بہت سے ممالک میں جب انجیلی مسیحی لفظ ''ایلڈرز'' سنتے ہیں تو اُن میں سے زیادہ تر کے ذہن میں فوری طور پر ''پریسبٹیرین'' کا خیال آتا ہے، لیکن سولھویں صدی میں جماعتی طرز (Congregationalists) کی کلیسیاؤں نے سکھایا کہ نئے عہد نامے میں بزرگوں کا عہدہ تھا ۔ امریکہ کی بپٹسٹ کلیسیاؤں میں بھی اٹھارھویں اور اُنیسویں صدی میں بزرگ موجود تھے۔ ہمارے ملک پاکستان میں بھی کئی کلیسیاؤں میں بزرگ مقرر کئے جاتے ہیں۔

بپٹسٹ اور پریسبٹیرین طرز کی کلیسیائیں بزرگوں کے تعلق سے دو پہلوؤں میں ایک دوسرے سے متفق نہیں ہوتیں (اور میرا خیال ہے کہ جو مسائل یہاں پیش کئے جارہے ہیں وہ اُن کلیسیاؤں سے بھی تعلق رکھتے ہیں جو بپٹسٹ یا پریسبٹیرین طرز کی نہیں ہیں)۔ پہلی اور سب سے زیادہ بنیادی بات یہ ہے کہ بپٹسٹ طرز کی کلیسیائیں ایمان رکھتی ہیں کہ بائبل کی تعلیم یہ ہے کہ کلیسیا کے معاملات کے متعلق حتمی فیصلہ نہ کلیسیا کے بزرگ اور نہ ہی کلیسیا سے باہر کا کوئی شخص، بلکہ اجتماعی طور پر جماعت کرتی ہے۔ جب یسوع شاگردوں کو ایک گنہگار بھائی سے بات کرنے کے بارے میں سکھا رہا تھا تو اُس نے کہا کہ

آخر کار اُسے نہ ایلڈر، نہ بشپ یا پوپ اور نہ ہی کسی کونسل کے سامنے پیش کرے بلکہ اُسے حتمی فیصلے کے لئے جماعت یعنی کلیسیا کے سامنے پیش کیا جائے (متی ۱۸:۱۷)۔ جیسے کہ ابھی ہم نے غور کیا کہ جب رسولوں نے ڈیکن منتخب کرنے تھے تو اُنہوں نے یہ کام جماعت کو سونپا تھا۔

پولس کے خطوط میں بھی حتمی فیصلہ کرنے کی ذمہ داری جماعت کی نظر آتی ہے۔ ا۔کرنتھیوں ۵ باب میں پولس نے ایک آدمی کے گناہ کو برداشت کرنے کا الزام پاسبان، ایلڈر یا ڈیکن کے بجائے جماعت پر لگایا ہے اور کرنتھیوں کے دوسرے خط کے دوسرے باب میں اُس شخص کو سزا دینے والوں کو ''اکثروں'' کہا ہے یعنی وہ اکثریت کلیسیا کے افراد کی ہے۔ گلتیوں کے خط کے پہلے باب میں اُس نے جماعتوں کو خود جھوٹی تعلیم کو پرکھنے کے لئے کہا جو اُنہیں سنائی جا رہی تھی۔ یہ ضروری ہے کہ ایلڈر رہنمائی کا کام کریں لیکن اُن کی رہنمائی جماعت کی مقرر کی ہوئی حدود کے اندر رہتے ہوئے بائبل کے مطابق ہو۔ اِس لحاظ سے بپٹسٹ طرز کی کلیسیاؤں میں ایلڈر اور ہر بورڈ یا کمیٹی پوری جماعت کی طرف سے مشاورتی کونسل کی حیثیت سے حتمی فیصلہ کرتی ہے۔

دوم، بپٹسٹ اور پریسبٹیرین طرز کی کلیسیائیں ایلڈروں کے کردار اور ذمہ داریوں پر بھی ایک دوسرے سے اتفاق نہیں کرتیں اور اِس کی بڑی وجہ پولس کے تیمتھیس کو لکھے ہوئے درج ذیل الفاظ کو مختلف طور پر سمجھنا ہے ''جو بزرگ اچھا انتظام کرتے ہیں۔ خاص کر وہ جو کلام سنانے اور تعلیم دینے میں محنت کرتے ہیں دوچند عزت کے لائق سمجھے جائیں'' (ا۔تیمتھیس ۵:۱۷)۔ اِس آیت کے متعلق پریسبٹیرین طرز کی کلیسیاؤں کا خیال ہے کہ دوقسم کے

ایلڈر مقرر کرنے کی ضرورت ہے: ایک نظم و ضبط سنبھالنے والے اور دوسرے تعلیم دینے والے۔ بپٹسٹ طرز کی کلیسیائیں اِس تقسیم کو نہیں مانتیں۔ اُن کے مطابق اِس آیت کا مطلب ہے کہ ایلڈروں کے گروہ میں کچھ افراد کو تبلیغ کرنے اور تعلیم دینے کے لئے زیادہ وقت دیا جائے، کیونکہ پہلے خط میں پولس نے تیمتھیس کو واضح طور پر لکھا کہ ایلڈر کی بنیادی قابلیت یہ ہے کہ وہ "تعلیم دینے کے لائق ہونا چاہئے" (۱۔تیمتھیس ۳:۲ اور طِطُس ۱:۹ بھی دیکھیں)۔ اِس لئے بپٹسٹ طرز کی کلیسیائیں اکثر اُن افراد کو ایلڈر مقرر نہیں کرتیں جو کلامِ مقدس سکھانے کی قابلیت نہیں رکھتے۔

بزرگوں کی تعداد

اٹھارھویں صدی میں بپٹسٹ اور پریسبٹیرین طرز کی کلیسیائیں اِس بات پر متفق تھیں کہ ایک مقامی کلیسیا میں کئی بزرگ ہونے چاہئیں۔ نئے عہد نامے میں کسی خاص کلیسیا کے لئے کبھی بھی بزرگوں کی ایک خاص تعداد نہیں بتائی گئی لیکن اِس میں اُن کے لئے واضح طور پر اور مسلسل صیغہ جمع "بزرگوں" استعمال ہوا ہے (اعمال ۱۴:۲۳؛ ۱۶:۴؛ ۲۰:۱۷؛ ۲۱:۱۸؛ طِطُس ۱:۵؛ یعقوب ۵:۱۴)۔

آج نہ صرف بپٹسٹ طرز کی کلیسیائیں بلکہ بہت سی دوسری خود مختار کلیسیائیں بائبل کے اِس بنیادی خیال کو بہتر طور پر سمجھنے میں مسلسل ترقی کر رہی ہیں۔

ایلڈروں کی زیادہ تعداد کا یہ مطلب نہیں کہ پاسبان کا امتیازی کردار نہیں۔ نئے عہد نامے میں تعلیم دینے اور اساتذہ کے متعلق بہت سے حوالے

ہیں جن کا اطلاق جماعت کے تمام ایلڈروں یا بزرگوں پرنہیں ہوتا۔ مثال کے طور پر پولس نے کرنتھس کی کلیسیا میں اپنے آپ کو صرف تعلیم دینے کی خدمت کے لئے مخصوص کیا کہ کلیسیا کے بزرگ اُس طرح سے نہیں کر سکتے تھے (اعمال ۱۸:۵؛ ا۔کرنتھیوں ۹:۱۴؛ ا۔تیمتھیس ۴:۱۳؛ ۵:۱۷)۔ اِسی طرح وہ تعلیم دینے والے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتے ہوئے بھی نظر آتے ہیں (رومیوں ۱۰:۱۴، ۱۵) جب کہ ایسا لگتا ہے کہ بزرگ اپنی مقامی کلیسیا میں ہی رہتے ہیں (طِطس ۱:۵)۔

باقاعدگی سے خدا کا کلام سُنانے اور وفادار استاد ہونے کی وجہ سے پاسبان کے ساتھ کلیسیا اور دوسرے بزرگ اِس طرح پیش آئیں گے جیسے وہ برابر حیثیت رکھنے والے لوگوں میں اول ہو اور خاص طور پر دوچند عزت کے لائق ہو (ا۔تیمتھیس ۵:۱۷)،لیکن مبلغ یا پاسبان بنیادی طور پر بزرگ یا ایلڈر ہی ہے اور باقاعدہ طور پر جماعت کی طرف سے اِس خدمت کے لئے مقرر ہونے والے دوسرے افراد کے برابر ہے۔

بزرگ مقرر کرنے کے فوائد

بحیثیت پاسبان میرا تجربہ اِس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ نئے عہد نامے کے مطابق مقامی کلیسیا کے افراد کے ساتھ جہاں ممکن ہو، پاسبانی ذمہ داریاں بانٹنا فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔

کلیسیا کے متعلق وہ فیصلے جن میں تمام اراکین کو متوجہ کرنے کی ضرورت نہیں وہ صرف پاسبان ہی نہ کرے بلکہ تمام بزرگوں کو مل کر کرنے چاہئیں۔

ایسا کرنا بعض اوقات مشکل ہو سکتا ہے، لیکن اِس کے بہت سے فوائد ہیں۔ جن باتوں میں پاسبان کمزور ہے وہ اُس کی مدد کرتے ہیں اور اُس کی جانچ پڑتال کو بہتر بنانے میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔ وہ جماعت کو کئے گئے فیصلوں کی حمایت کرنے کے لئے تیار کرتے اور اتحاد قائم رکھنے میں مدد کرتے ہیں۔ اِس طرح رہنماؤں پر ناجائز تنقید کم ہوتی ہے۔ اِس طرح قیادت زیادہ مستقل بنیادوں پر قائم ہو جاتی ہے اور بلوغت کی طرف بڑھنا جاری رکھتی ہے۔ اِس سے کلیسیا کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے کہ وہ اپنی روحانیت کی زیادہ ذمہ داری لے اور اُسے مدد ملتی ہے کہ وہ خدمت کرنے والے لوگوں پر کم انحصار کرے۔

آج مقامی کلیسیا میں زیادہ بزرگ مقرر کرنے کا دستور بپٹسٹ طرز کی کلیسیاؤں میں معمول کی بات نہیں رہا لیکن اِس کا رجحان بپٹسٹ اور دیگر کلیسیاؤں میں مفید وجہ کی بنیاد پر بڑھ رہا ہے۔ نئے عہد نامے کی کلیسیاؤں میں اِیسا کرنے کی ضرورت تھی اور آج ہماری کلیسیاؤں میں بھی ایسا ہی کرنے کی ضرورت ہے۔

ڈیکن کے متعلق کیا خیال ہے؟

کئی جدید کلیسیاؤں میں بزرگوں کو چرچ کے سٹاف یا ڈیکن کے ساتھ ملانے کا رجحان پایا جاتا ہے۔ جیسے کہ ہم دیکھ چکے ہیں کہ نئے عہد نامے میں ڈیکن کا عہدہ بھی ہے جس کی بنیاد اعمال چھے باب ہے۔ دو عہدوں میں حتمی طور پر فرق بیان کرنا مشکل ہے۔ ڈیکن کا کام عام طور پر کلیسیائی زندگی کی عملی باتوں سے منسلک ہے جیسے کہ انتظام سنبھالنا، دیکھ بھال کرنا اور کلیسیا کے

اراکین کی جسمانی ضروریات کا خیال رکھنا۔ آج بہت سی کلیسیاؤں میں ڈیکنوں نے یا تو روحانی نگہبان بننے کی ذمہ داری سنبھال لی ہے یا اِسے مکمل طور پر ایک شخص یعنی پاسبان کے ہاتھوں میں چھوڑ دیا ہے۔ کلیسیاؤں کو ایلڈر اور ڈیکن کی ذمہ داریوں میں فرق جاننے سے فائدہ ہوگا۔ کیا کلیسیاؤں کو دونوں طرح کے خادمین کی ضرورت نہیں؟

بوجھ اور عزت بانٹنا

بزرگ مقرر ہونا ایک بائبلی عہدہ ہے اور مَیں بطور پاسبان اِس عہدے پر ہوں یعنی مَیں باقاعدہ طور پر کلام سنانے والا بزرگ ہوں، لیکن کلیسیا کی ترقی کے لئے مَیں بزرگوں کے ایک گروہ کے ساتھ کام کرتا ہوں۔ اُن میں سے کچھ سٹاف ہیں یعنی کلیسیا اُن کی مالی مدد کرتی ہے، لیکن اُن کی اکثریت سٹاف نہیں۔ ہم دعا اور تبادلہ خیال کرنے کے علاوہ ڈیکن اور پوری جماعت کے لئے تجاویز پیش کرنے کے لئے بھی باقاعدگی سے رفاقت رکھتے ہیں۔ میرے لئے الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے کہ اِن بزرگوں نے پاسبانی خدمت کے بوجھ اور عزت کو بانٹنے سے میرے اور پوری جماعت کے لئے کس قدر محبت کا اظہار کیا ہے۔ مَیں اِن ساتھی خدمت گاروں کے لئے باقاعدگی سے خدا کا شکر ادا کرتا ہوں۔

یہ واضح ہے کہ بزرگ مقرر کرنا ایک بائبلی اصول ہے جس کی عملی طور پر اہمیت ہے۔ اگر کلیسیاؤں میں بزرگ مقرر کئے جائیں تو اِس سے پاسبانوں کو بہت زیادہ مدد ملے گی کہ وہ اپنے کندھوں کا بوجھ کم کر سکیں اور اپنی کلیسیاؤں

اور اپنی کلیسیاؤں کے آمر حکمران بننے سے بچ سکیں۔ نیز پولس نے ایک بزرگ کی جو خوبیاں گنوائی ہیں اُن میں سے تعلیم دینے کے علاوہ باقی تمام خوبیاں اپنی زندگی میں پیدا کرنے کے لئے ہر مسیحی کو کوشش کرنی چاہئے (۱۔تیمتھیس ۳؛ طِطس ۱)۔ بعض افراد کی سب کے سامنے مثالی لوگ ہونے کی تصدیق کرنے سے اُنہیں مدد ملتی ہے کہ وہ دوسرے مسیحیوں خاص طور پر مردوں کے لئے نمونہ بنیں۔ خدا پرست، صاحبِ ادراک اور قابلِ اعتبار افراد کو ایک بزرگ کی حیثیت سے پہچان لینا یقیناً صحت مند کلیسیا کی ایک اَور علامت ہے۔

حاصلِ کلام

میری کلیسیا کے ایک ایلڈر نے حال ہی میں مجھے کہا، ''مَیں نے کئی بار اِس کلیسیا کو چھوڑنا چاہا ہے کیونکہ جو لوگ خود گنہگار ہیں وہ میری خدمت اور گناہ کے ساتھ میری جد و جہد کے متعلق مجھ سے جواب طلب کرتے رہتے ہیں۔''

اپنی بات جاری رکھتے ہوئے اُس نے مزید بتایا، ''لیکن مجھے احساس ہوا ہے کہ میری ایسی سوچ کی وجہ یہ ہے کہ مَیں ابھی بھی گنہگار ہوں۔ میری خواہش ہے کہ میری زندگی سے گناہ ختم ہو جائے۔ مجھے ضرورت ہے کہ مَیں کسی کو جواب دِہ رہوں اور اِس کے ساتھ مجھے محبت، دیکھ بھال اور توجہ کی بھی ضرورت ہے۔ جسمانی طور پر تو مجھے اِن سب باتوں سے نفرت ہے، لیکن اگر یہ سب باتیں میری زندگی میں نہ ہوں تو مَیں غالباً اپنی بیوی کو طلاق دے دوں اور پھر دوسری اور تیسری شادی کروں۔ اپنے بچوں کا کبھی بھی خیال نہ رکھوں۔ خدا اپنی کلیسیا کے وسیلے سے میرے لئے اپنے فضل اور فکر کا اظہار کرتا ہے۔''

صحت مند کلیسیاؤں میں (جو کہ خدا کے ویسے کردار کو منعکس کرنے میں مسلسل ترقی کرتی ہیں جیسے وہ خدا کے کلام میں ظاہر کیا گیا ہے) رہنا ہمیشہ آسان نہیں ہوتا۔ وہاں پیغام لمبے ہو سکتے ہیں۔ توقعات بلند ہو سکتی ہیں۔ غالباً بہت سے لوگوں کو محسوس ہو گا کہ یہاں گناہ کے متعلق بہت زیادہ بات کی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ بعض اوقات ایسا محسوس ہو سکتا ہے کہ ذاتی زندگی میں مداخلت

کی جا رہی ہے، لیکن کلیسیا کے صحت مند ہونے میں بنیادی الفاظ ''مسلسل'' یا ''روز بروز'' ترقی کرنا ہے۔ اگر ہم نے خدا کا کردار ظاہر کرنے میں ''روز بروز'' ترقی کرنی ہے تو پھر یہ بات واضح ہے کہ ہماری زندگیوں میں انفرادی اور اجتماعی سطح پر ایسے پہلو ہیں جن میں ہم خدا کا کردار ظاہر نہیں کر رہے، یعنی آئینے پر ضرور کوئی دَھبا ہے جسے صاف کرنا ہے اور شیشے میں خم ہے جسے سیدھا کرنا ہے اور ایسا کرنے کے لئے ہمیں محنت کرنے کی ضرورت ہے۔

خدا نے اپنے فضل کے باعث ہمیں بلایا ہے کہ ہم مل کر مسیحی زندگی گزاریں۔ اِس طرح ہماری باہمی محبت اور فکر خدا کی محبت اور فکر کو منعکس کرتی ہے۔ دنیا میں تعلقات وفاداری کا تقاضا کرتے ہیں اور کلیسیا میں بھی یقیناً ایسا ہی ہے۔ خدا کبھی بھی یہ نہیں چاہتا کہ ہم دوسروں سے الگ تھلگ تنہائی میں کسی جزیرے پر نشو ونما پائیں بلکہ اُس کی خواہش ہے کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ اور ایک دوسرے کے وسیلے سے آگے بڑھیں۔

تو کیا ایک صحت مند کلیسیا خوشی کا تجربہ رکھتی ہے؟ یقیناً وہ خوش ہوتی ہے۔ وہ حقیقی تبدیلی کی خوشی سے واقف ہے۔ وہ بندھن ٹوٹنے کی خوشی سے آگاہ ہے۔ وہ بامقصد رفاقت اور اصل اتحاد کی خوشی سے واقف ہے۔ ایسا اتحاد جو اپنے لئے نہیں بلکہ یہ مشترکہ نجات اور پرستش کا اتحاد ہے۔ وہ مسیح جیسی محبت دینے اور پانے کی خوشی کو جانتی ہے۔ سب سے حیران کن بات یہ ہے کہ وہ خداوند کا جلال منعکس کرنے اور اُسی جلالی صورت پر درجہ بدرجہ بدلتے جانے کی خوشی کا تجربہ رکھتی ہے (۲۔کرنتھیوں۳:۱۸)۔

تیسرے حکم (خروج ۲۰:۷؛ استثنا ۵:۱۱) میں خدا نے اپنے لوگوں کو تنبیہ

کی ہے کہ وہ اُس کا نام بے فائدہ نہ لیں۔ اُس کا مطلب محض یہ نہیں تھا کہ وہ بے ادبی یا گستاخی سے اُس کا نام نہ لیں بلکہ وہ ہمیں اِس بات سے بھی خبردار کرنا چاہتا تھا کہ اُس کے لوگوں کی حیثیت سے زندگی گزارتے ہوئے ہمارے الفاظ اور عمل میں تضاد نہ ہو۔ یہ حکم کلیسیا کے لئے ہے۔

آج بہت سی کلیسیائیں بیمار ہیں۔ ہم ذاتی مفاد کو روحانی ترقی سمجھنے کی غلطی کرتے ہیں اور ہم محض جذبات کو حقیقی پرستش سمجھنے کی غلطی کرتے ہیں۔ ہم الٰہی منظوری کی بجائے دنیاوی طور پر قبول کئے جانے کو زیادہ عزیز رکھتے ہیں۔ الٰہی منظوری اُس زندگی کے لئے ہے جو عام طور پر دنیاوی مخالفت کو برداشت کرتی ہے۔ اپنی کلیسیا کی تعداد کے حساب کتاب سے قطع نظر آج بہت ساری کلیسیائیں اُس اہم بائبلی علامت سے بے پروا لگتی ہیں جو ایک زندہ اور پھلتی پھولتی کلیسیا کی امتیازی خوبی ہونی چاہیئے۔

تمام مسیحیوں کو کلیسیا کی صحت کی فکر کرنی چاہیئے خاص طور پر اُن لوگوں کو جنہیں کلیسیا کے رہنما بننے کے لئے بلایا گیا ہے۔ ہماری کلیسیاؤں کا مقصد مخلوقات کے سامنے خدا اور اُس کی جلالی خوش خبری کو ظاہر کرنا ہے۔ ہم نے مل کر اپنی زندگیوں سے اُسے جلال دینا ہے۔ اُسے ظاہر کرنے کا یہ بوجھ، ہماری زبردست ذمہ داری اور بہت بڑا اعزاز ہے۔

آئیں ہم اپنے ابتدائی نکتے کی طرف واپس چلیں۔ آپ کلیسیا میں کیا چاہتے ہیں؟ کیا آپ ایک ایسی کلیسیا کی تلاش میں ہیں جو آپ کی اور آپ کی کمیونٹی کی اقدار کو منعکس کرے یا اِس دنیا کے برعکس وہ خدا کے پُر جلال کردار کو منعکس کرے؟ اِن دونوں میں سے کون سی کلیسیا تاریکی میں ڈوبی ہوئی دنیا

کے لئے زیادہ بہتر طور پر روشنی کا مینار بن سکتی ہے؟

اِس موضوع پر مزید مطالعہ کرنے کے لئے ایم۔آئی۔ کے سے مفید کتابیں مل سکتی ہیں۔

.....

کلیسیا کے لئے ایک نوٹ

اگر آپ نے اِس کتاب کے کسی باب سے کوئی بات سیکھی ہے تو اپنی کلیسیا میں تبدیلی لانے کے متعلق اپنے پاسبان سے احتیاط سے بات کریں۔ دوسروں کے لئے دعا کریں، اُن کی خدمت کریں، حوصلہ افزائی کریں، اپنی زندگی سے اچھی مثال قائم کریں اور تحمل سے کام لیں۔ ایک صحت مند کلیسیا اُن افراد پر مشتمل گروہ ہے جو صحیح طریقے سے ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں اور محبت کا عام طور پر بہترین اظہار اُن حالات میں ہوتا ہے جنہیں ہم پسند نہیں کرتے۔ اَے مسیحیو! صرف اِس بات پر غور کریں کہ مسیح نے ہم سے کس طرح محبت رکھی۔

.....

پاسبان کے لئے ایک نوٹ

اگر آپ نے اِس کتاب سے کوئی بات سیکھی ہے تو اپنی کلیسیا میں تبدیلی لانے کے لئے احتیاط برتیں۔ صبر سے کام لیں، لوگوں سے محبت رکھیں اور کلام کی منادی کریں۔

ضمیمہ

صحت مند کلیسیا کا ایک رِوایتی عہد

جیسے کہ ہمارا ایمان ہے کہ خدا کے فضل سے ہم نے اپنے گناہوں سے توبہ کی اور خداوند یسوع پر ایمان لائے اور اپنا آپ اُسے سونپ دیا۔اپنے ایمان کا اقرار کرنے کے باعث ہم نے خدا باپ، بیٹے اور روح القدس کے نام میں بپتسمہ لیا اور اب ہم اُس کی پُر فضل مدد پر انحصار کرتے ہوئے سنجیدگی اور خوشی سے ایک دوسرے کے ساتھ اپنے عہد کی تجدید کرتے ہیں۔

ہم روح کے بند میں صلح کی یگانگت قائم کرنے کے لئے کام اور دعا کریں گے۔

مسیحی کلیسیا کے رُکن بن کر ہم دوسرے مسیحیوں کا برادرانہ محبت اور فکر مندی سے خیال رکھیں گے،وفاداری سے نصیحت کریں گے اور موقعے کی مناسبت سے اگر ضرورت ہو تو التجا بھی کریں گے۔

ہم جمع ہونے سے باز نہیں آئیں گے اور نہ ہی اپنے لئے اور دوسروں کے لئے دعا کرنا چھوڑیں گے۔

جن لوگوں کو ہمارے سپرد کیا جائے گا ہم جاں فشانی سے کوشش کریں گے کہ وہ خداوند کی پہچان میں آگے بڑھیں اور اپنے خاندان اور دوستوں کے لئے ایک پاک اور محبت بھری مثال بنیں گے تا کہ وہ نجات تک پہنچیں۔

ہم ایک دوسرے کی خوشی میں شامل ہوں گے اور ایک دوسرے کے دکھ اور بوجھ اٹھانے کے لئے نرمی اور ہمدردی سے پیش آئیں گے۔

خدا کی مدد سے ہم اِس دنیا میں محتاط زندگی بسر کرنے کی کوشش کریں گے۔ بے دینی کے کاموں اور دنیا کی شہوتوں سے منہ موڑ لیں گے اور یاد رکھیں گے کہ بپتسمہ کی صورت میں ہم دنیا کے لئے دفن ہوئے اور ایک علامتی قبر سے جی اٹھے۔ لہٰذا اب ہم پر ایک نئی اور پاک زندگی گزارنے کی خاص ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔

ہم اِس کلیسیا کی پرستش، رہنماؤں کے تقرر، نظم و ضبط اور عقائد میں انجیلی خدمت کو قائم رکھنے کے لئے وفاداری سے کام کریں گے۔ خدمت کے کام، چرچ کے اخراجات، غریبوں کی مدد اور تمام قوموں میں خوش خبری کا پیغام پھیلانے کے لئے ہم خوشی اور باقاعدگی سے مالی معاونت فراہم کریں گے۔

جب ہم اِس علاقے سے کسی اَور علاقے میں منتقل ہوں گے تو جتنی جلدی ممکن ہو سکے ہم کسی ایسی کلیسیا میں شامل ہوں گے جہاں ہم اِس عہد کی روح اور خدا کے کلام کے اصولوں پر عمل کرنا جاری رکھ سکیں۔

خداوند یسوع مسیح کا فضل، خدا باپ کی محبت اور روح القدس کی شراکت ہم سب کے ساتھ رہے۔ آمین

IX نو نشانیاں

مستحکم وصحت مند کلیسیاؤں کی تعمیر

کیا آپ کی کلیسیا مستحکم وصحت مند ہے؟

''نو نشانیاں'' کا مقصد کلیسیائی رہنماؤں کو بائبلی رُؤیا اور عملی وسائل کے ساتھ تیار کرنا ہے تا کہ وہ مستحکم وصحت مند کلیسیاؤں کے وسیلے سے قوموں میں خدا کا جلال ظاہر کر سکیں۔

اِس مقصد کو پورا کرنے کے لئے ہم کلیسیاؤں کو صحت مند ہونے کی نو نشانیوں میں بڑھنے میں مدد دینا چاہتے ہیں جنہیں اکثر نظر انداز کر دیا جاتا ہے:

۱۔ تفسیری وعظ
۲۔ بائبلی علمِ الٰہی
۳۔ خوش خبری کی بائبلی سمجھ
۴۔ ایمان لانے کی بائبلی سمجھ
۵۔ بشارت دینے کی بائبلی سمجھ
۶۔ بائبلی کلیسیائی ممبرشپ
۷۔ بائبلی کلیسیائی نظم وضبط
۸۔ بائبلی شاگردیت
۹۔ بائبلی کلیسیائی لیڈرشپ

''نو نشانیاں'' کے تحت ہم مضامین، کتابیں، کتابوں پر تبصرے اور آن لائن روزنامے لکھتے ہیں۔ ہم کانفرنسیں منعقد کراتے، انٹرویو لیتے اور دیگر وسائل بناتے ہیں جن سے کلیسیائیں خدا کا جلال ظاہر کرنے کے لئے تیار ہو سکیں۔

یہ مواد ۴۰ سے زائد زبانوں میں دستیاب ہے۔ اِس کے لئے ہماری ویب سائٹ وِزِٹ کریں اور آن لائن مفت روزنامہ حاصل کرنے کے لئے سائن اَپ ہوں۔ ہماری دیگر زبانوں کی ویب سائٹس کی مکمل فہرست اِلنک پر موجود ہے:

9marks.org/about/international-efforts/

9Marks.org

آپ کلیسیا کے رُکن ہیں یا رہنما، صحت مند کلیسیاؤں کے متعلق کتابوں کے اِس سلسلے کا مقصد بائبل مقدس کے احکام پر عمل کرنے میں آپ کی راہنمائی کرنا ہے تا کہ آپ کلیسیا کو صحت مند بنانے میں اپنا کردار ادا کرسکیں۔ ہم خداوند یسوع مسیح کی خوش خبری پر قائم ہو کر، نجات کے لئے اُس پر بھروسا کر کے اور خدا کی پاکیزگی، یگانگت اور محبت سے ایک دوسرے سے محبت رکھ کر ایسا کر سکتے ہیں۔ اُمید ہے کہ یہ کتابیں آپ کی مدد کریں گی کہ آپ یسوع کی مانند اپنی کلیسیا سے محبت کرسکیں۔

9 781720 563587